جمالِ غوثیہ

مصنّف

سیّد نصیر الدین ہاشمی قادری برکاتی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ۔ پاکستان

کرامات و فضائل حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

سید عبد القادر جیلانی

جمالِ غوثیہ

مصنف

سید نصیر الدین ہاشمی قادری برکاتی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	جمال غوثیہ	85057
موضوع	کرامات وفضائل حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	
مصنف	سید نصیرالدین ہاشمی قادری برکاتی	
تاریخ اشاعت	فروری 2006ء	
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور	
تعداد	ایک ہزار	
کمپیوٹر کوڈ	1Z200	
قیمت	روپے	

ملنے کے پتے

کرامت نمبر | صفحہ نمبر

فہرست مضامین

پہلا باب

کرامات سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

"پہلی فصل"

تقدیر مبرم (اٹل) کے بدلنے کے بیان میں

"دوسری فصل"

مردے کو زندہ کرنے کے بیان میں

کرامت نمبر		صفحہ نمبر

"تیرھویں فصل"

وعظ مبارک کے دوران کرامات کے بیان میں

"چودھویں فصل"

آپ کی شان جلالت کے بیان میں

"پندرھویں فصل"

متفرق کرامات کے بیان میں

دوسرا باب

فضائل سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

"پہلی فصل"

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی دعویٰ از قسم سکر یا شطحیات کے نہیں

صفحہ نمبر		ترتیب نمبر

"چوتھی فصل"

معراج غوثیہ کے بیان میں

"پانچویں فصل"

آپکے مشرب محمدی اور قدم نبی پر ہونے کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرض مصنف

نام کتاب اور وجہ تصنیف

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد ثنا اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ یہ تصنیف محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، شہباز لامکانی غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی کرامات اور آپ کے فضائل میں لکھی گئی ہے اور اس کا نام "جمال غوثیہ" رکھا گیا ہے۔ کتاب لکھنے کی ایک وجہ تو بارگاہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنا ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ کے بعض خصوصی فضائل جو بزرگان دین کی مستند کتابوں میں چیدہ چیدہ پائے جاتے ہیں ان کو حسب استطاعت یکجا کرنا اور تیسرے یہ کہ آپ کی کرامات کو جمع کرنا اور ان کی تشریح بیان کرنا ہے۔ یوں تو آپ کی کرامات اکثر کتابوں میں کم و بیش پائی جاتی ہیں لیکن ان کی تشریح کسی کتاب میں نظر سے نہیں گزری۔ تشریح کا فائدہ یہ ہے کہ کرامت کے ضمن میں جو دیگر کمالات پوشیدہ ہوتے ہیں جس سے صاحب

کرامت کی عظمت اور زیادہ محسوس ہوتی ہے ان کو اجاگر کیا جائے۔ اس کے علاوہ بہت سی متعلقہ باتوں کا قاری کو پتہ چلتا ہے۔ مثلاً ایک تاجر کی تقدیر مبرم (اٹل) تبدیل کرنے کے سلسلے میں کرامت بیان کی گئی ہے لیکن تشریح میں بیان کیا گیا ہے کہ تقدیر کی کتنی قسمیں ہیں' ان کی کیا نوعیت ہے اور سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا محبوبیت میں کیا مرتبہ ہے اور آپ اٹل تقدیر کس طرح تبدیل فرماتے ہیں وغیرہ۔

تشریح میں اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ آپ کی کوئی کرامت سیدعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کسی معجزے سے مطابقت رکھتی ہو اور اسی قبیل سے ہو تو اس معجزے کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور سیرت کی مستند کتابوں سے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامات سیدعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معجزات کی مظہر ہیں۔ بلکہ سیدعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معجزے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بطور کرامات ظاہر ہوئے ہیں۔ کرامات اور فضائل کو مستند کتابوں کے حوالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب' کرامات و کمالات پر بیشمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور قیامت تک لکھی جاتی رہیں گی لیکن تشنگی پھر بھی باقی رہے گی کیونکہ آپ کے فضائل و مناقب کا احاطہ ناممکنات میں سے ہے۔ جس کسی نے لکھا اپنی استعداد کے مطابق لکھا۔ مصنف نے بھی اس کتاب کو اپنی استعداد اور محدود علم کے مطابق لکھا ہے

تاکہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے تحریری طور پر توصیف بیان کرنے والوں میں شمار ہو جائے۔ مصنف کی پہلی تالیف "مظہر جمال مصطفائی" سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب کے علاوہ آپ کے قصائد شریفہ' الہامات مبارکہ اور دیگر کئی مضامین پر مشتمل ہے۔ موجودہ کتاب "جمال غوثیہ" مصنف کی دوسری سعی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمائے۔

تذکرہ جمال غوثیہ

محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی محبوبیت عالمگیر ہے اور آپ کا علم و تصرف بھی عالمگیر ہے۔ آپ مظہر ذات و صفات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ آپ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جمال و کمال کے نمونہ اور پرتو ہیں۔ آپ فنا فی النبی ﷺ کے مرحلے سے گزر کر بقا باالنبی ﷺ کے مرتبے پر پہنچ گئے۔ آپ ؓ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم اور مشرب پر ہیں۔ جہاں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم رکھا وہاں وہاں آپ نے بھی اپنا قدم رکھا' جو کمال متابعت کی دلیل ہے۔ آپ کا ہر قول اور دعویٰ حالت صحو و تمکین سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کا قرب اور وصل الٰہی کے لحاظ سے خاص مقام "مخدع" ہے اولیائے کاملین بھی کماحقہ جاننے سے قاصر ہیں۔ اقلیم ولایت کی شہنشاہی آپ ہی کو شایاں ہے۔

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ آپ کا فرمان عالی ہے۔ اولیائے اولین ہوں' ہمعصر یا آخرین' سب کو آپ کے قدم مبارک کے نیچے

اپنی گردنیں خم کرنے پر فخر ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جس کی گردن پر آپ کا قدم نہیں وہ ولی نہیں۔ معراج کی رات سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدموں کے نیچے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گردن پیش کی اور روحانی طور پر قاب قوسین پہنچے۔ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین متین کو جو لوگوں کی بد عملی اور بدعات کے سبب کمزور اور لاغر ہو رہا تھا نئی زندگی عطا کی اور "محی الدین" آپ کا لقب ہوا۔ آسمان معرفت کے شہباز جو فرشتوں میں "بازا شہب" کے لقب سے مشہور ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو خود سب سے بڑا فریاد رس ہے اپنے محبوب سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو "غوث اعظم" کا خطاب عطا فرمایا یعنی بہت بڑے فریاد رس' جو کہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ پھر کائنات کی فریاد رسی کے لیئے آپ کو اپنی صفت دستگیری کا مظہر بنایا اور آپ کو وہ علوم اور تصرفات عطا فرمائے جن کی کائنات میں دستگیری اور فریاد رسی کے لیئے ضرورت ہے۔

آپ کی روحانیت سارے عالم میں ساری (سرایت کیئے ہوئے) ہے اور آپ کا روحانی فیض ہر سلسلہ طریقت میں جاری ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ سے عہد لیا جو کہ آپ کی ہتھیلی پر لکھا تھا جس کا باطنی طور پر شیخ حماد وباس رحمۃ اللہ علیہ نے مشاہدہ بھی کیا تھا کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی راندۂ درگاہ نہیں کرے گا۔ آپ نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ آپ کا کوئی مرید بغیر توبہ کے نہیں مرے گا۔ حضرت خضر علیہ السلام جو دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیئے آپ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوتے ہیں۔ اس جہان کے تاجدار آپ کے در کے گدا ہیں' صرف آپ ہی کو

بادشاہی زیب دیتی ہے۔ اصفیاء کے باغ کا سرو اور اولیاء کے سروں کا تاج ہیں۔ جس فقر پر سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فخر فرمایا اس فقر کے سلطان ہیں اور سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقر کے وارث ہیں۔ ایک نگاہ سے چور کو قطب بنانے والے ہیں۔ آپ کے نام مبارک میں اسم اعظم کی تاثیر ہے۔ "یا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ" کا ورد ہر مشکل میں اکسیر ہے۔ محبوبیت میں آپ کا وہ مرتبہ ہے جس سے کہ آپ تقدیر مبرم بھی بدل دیتے ہیں۔ صرف انس و جن کے ہی نہیں بلکہ آپ فرشتوں کے بھی پیرو مرشد ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام اور منکر نکیر پر بھی آپ کا تصرف ہے۔ آپ دنیا میں عدن کے موتی اور آخرت میں جنت ماویٰ عطا فرمانے والے ہیں۔ رحمت کے لحاظ سے بحرالطاف اور شفقت کے لحاظ سے کان احسان ہیں۔ غرضیکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس قدر فضائل و مناقب ہیں جو بیان سے باہر ہیں۔ یہاں بطور تمہید تبرکا" چند ایک کا اجمالی ذکر کیا گیا۔

ترتیب کتاب

اس کتاب "جمال غوثیہ" کے دو باب ہیں پہلا باب "کرامات سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ" اور دوسرا باب "فضائل سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ" کے بیان میں ہے۔ کرامات کی نوعیت کے مطابق فصلیں اور عنوانات قائم کیئے گئے ہیں اور ہر کرامت کی ایک سرخی ہے۔ جس سے قاری کو مطلوبہ کرامت بذریعہ فہرست مضامین تلاش کرنے میں آسانی رہے گی۔ فضائل کے باب میں فصلیں اور عنوانات قائم کیئے گئے ہیں۔ ہر کرامت کے بعد تشریح بیان کی گئی

ہے جو اس کتاب کی خصوصیت ہے۔ کرامت کے اصل متن اور تشریح کو تسلسل کے ساتھ لکھا گیا ہے البتہ دونوں میں فرق کرنے کے لیئے قلم کے سائز میں فرق رکھا گیا ہے اور دونوں کے درمیان حاشیہ بھی دیا گیا ہے۔

انتساب

اس تصنیف کو میں اپنے پیر و مرشد استاد محترم سراج اہل تقویٰ شمع بزم عارفاں حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ کی ذات اقدس کی طرف منسوب کرتا ہوں جن کی روحانی توجہ و امداد سے یہ عاجز اس تصنیف کے قابل ہوا۔ آپ کے توسط سے اس کتاب کی بارگاہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ میں شرف قبولیت کا امیدوار ہوں۔

مصنف کتاب "جمال غوثیہ"
سگ درگاہ جیلانیؒ
سید نصیرالدین ہاشمی قادری برکاتی
۱۶۰ - د گلشا پارک، راج گڑھ، لاہور۔

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۹۹ء

پہلا باب

کرامات سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

نذرانۂ عقیدت

شاہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بادشاہِ ہر دو عالم شاہِ عبدالقادر است

سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادر است

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم

نورِ قلب از نورِ اعظم شاہِ عبدالقادر است

کتبہ، محمد اعظم منور رقم

85957

کثرت کرامات سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامات کی کثرت پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے۔ شیخ علی بن ابی نصر الهیتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے زمانے میں کوئی شخص حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر صاحب کرامت نہیں دیکھا۔ جس وقت بھی کوئی شخص آپ کی کرامت دیکھنا چاہتا دیکھ لیتا۔ شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات جس قدر تواتر کے ساتھ منقول ہیں اور کسی ولی کی نہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس کثرت کے ساتھ معتبر اور ثقہ راویوں کی زبانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات ہم تک پہنچی ہیں اور کسی ولی کی کرامات نہیں پہنچیں۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔

واضح رہے کہ کسی نبی کا معجزہ اس کے ولی کی کرامت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے حضرت آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت تخت بلقیس کے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں لانے کے سلسلے میں، دراصل حضرت سلیمان علیہ السلام ہی کا معجزہ تھا جو اس ولی کی کرامت کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس بات سے اس ولی کے بلند مرتبے کے ساتھ ساتھ اس کے نبی کی عظمت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ لہٰذا سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی عظیم کرامات کے ذریعہ سیدعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

معجزات ہی کو ظاہر کیا جن سے نہ صرف آپ کی بزرگی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور بزرگی کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ کیونکہ جس نبی کے امتی کا یہ حال ہو اس کے نبی کی عظمت کا کیا عالم ہو گا۔ جس طرح سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حسن ذات و صفات سے اللہ تعالیٰ کے حسن ذات و صفات ازلی کو ظاہر فرمایا اسی طرح سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے حسن ذات صفات سے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن ذات و صفات کو ظاہر کیا۔ اس لیئے آپ مظہر جمال مصطفائی ہیں۔

"شریف التواریخ" میں "مسالک السالکین" کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت مخدوم گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ صاحب مقامات عالیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات و مناقب کثیرہ اس قدر ہیں کہ اگر تمام زمین کے درخت کے پتے کاغذ بن جائیں اور شاخیں قلم بن جائیں اور تمام مخلوق زمین و آسمان کی جمع ہو کر ان کو لکھے تو ہرگز ختم نہ ہوں بلکہ لکھنے والے عاجز و قاصر آجائیں۔

شیخ نور اللہ سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک منظوم فارسی منقبت میں جو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں لکھی ہے فرماتے ہیں کہ اگر نو آسمان کاغذ بن جائیں اور سات سمندر سیاہی اور تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام مخلوق جس کو قوت گویائی ملی ہے مل کر سلطان محی الدین سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کے فضائل و کرامات کو ضبط تحریر میں لانا چاہیں تو اس کا ایک جزو بھی احاطہ تحریر میں نہ لاسکیں۔

"بہجۃ الاسرار" میں ہے کہ شیخ عثمان صریفینی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سیدنا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات سلک مروارید کی طرح تھیں جس میں یکے بعد دیگرے لگاتار موتی ہیں۔ اگر ہم میں سے ہر روز کوئی جتنی کرامات دیکھنا چاہتا دیکھ لیتا۔

"اخبار الاخیار" میں ہے کہ آپ کی ذات بابرکات سے ہر قسم کی کرامات کا صدور بحد تواتر سے ہوا جیسا کہ خلقت کے ظاہر و باطن میں تصرف، جنات و انسان پر حکم کا جاری کرنا، پوشیدہ باتوں کا علم اور اس پر اطلاع، اسرار کا ظاہر کرنا، دلوں کے بھیدوں سے آگاہ ہونا، ملک و ملکوت کے مخفیات سے خبر رکھنا، حقائق جبروت و اسرار لاہوت کا مکشوف ہونا، مواہب غیبیہ کا عطا ہونا، حوادث کی تبدیلی، محو و اثبات الٰہی سے عالم میں تصرف، مردوں کو زندہ کرنے کی صفت سے متصف ہونا، کوڑھ اور برص کے امراض کو دور کرنا، بیماروں کو صحت دلانا، طئی زمان و مکان، زمین و آسمان میں امر کا نافذ کرنا، پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، لوگوں کے ارادوں کو پھیر دینا، اشیاء کی طبائع کو بدلنا، غیب سے اشیاء کا حاضر کرنا، گذشتہ اور آئندہ خبروں سے بلاشک و شبہ واقف ہونا وغیرہ تمام اقسام کی کرامات و خوارق بر سبیل اتصال و دوام بین الخاص و العام ارادتاً اظہار دعویٰ برحق کے طور پر آپ کو حاصل تھیں۔

"اخبار الاخیار" ہی میں ہے کہ امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کرامات حضرت سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ سے اس قدر حد تواتر کو پہنچی ہیں اور بالاتفاق معلوم ہے کہ کسی اولیائے زمانہ سے اس قدر کرامتیں ظاہر نہیں ہوئیں جیسا کہ آپ سے ظاہر ہوئیں۔

"شریف التواریخ" میں ہے کہ بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات میں مداحین نے مبالغے سے کام لیا ہے اور ایسے ایسے واقعات آپ سے منسوب کیئے ہیں جو صرف شایان بارگاہ ربوبیت ہیں۔ اس قسم کا اعتراض "بہجۃ الاسرار" پر بھی کیا گیا ہے جو آپ کے حالات میں جامع اور مفصل کتاب ہے۔ اس کا جواب علامہ کاتب چلپی رحمۃ اللہ علیہ نے "کشف الظنون" میں اس طرح دیا ہے کہ "میں کہتا ہوں ایسے مبالغات کون سے ہیں جو آپ کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہیں اور آپ پر ان کا اطلاق جائز نہیں۔ میں نے ہر چند جستجو کی مگر مجھے کوئی نقل ان میں ایسی نہیں ملی جس میں دوسروں نے اس کی متابعت نہ کی ہو۔ ان حالات کا اکثر حصہ جس کو صاحب "بہجۃ الاسرار" نے ذکر کیا ہے وہی ہے جس کو امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے "اسنہ المفاخر، نشر المحاسن اور روض الریاحین" میں اور شمس الدین الزکی الحلبی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الاشراف" میں نقل کیا ہے اور بڑی سے بڑی بات جو آپ سے منسوب ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے مردوں کو مثلاً مرغی کو زندہ کر دیا۔ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ اس واقعہ کو امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے اور یہ ابن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے بھی منقول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو دنیا و آخرت میں جو تصرف عطا فرمایا اسے وہ غبی، جاہل، حاسد کیونکر سمجھ سکتا ہے جس نے اپنی عمر مضامین کے سمجھنے میں ضائع کی اور تزکیہ نفس اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کو چھوڑ کر اس پر قناعت کی اور یہ سمجھنے کی کوشش نہ کی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں اپنے اولیاء کو تصرف عطا کیا ہے۔ اس لیئے حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے طریقے کی تصدیق ولایت ہے۔

پہلی فصل

تقدیر مبرم (اٹل) کے بدلنے کے بیان میں

کرامت نمبرا : تاجر کو نقصان اور موت سے بچانا

شیخ ابو مسعود احمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ابوالمظفر حسن بن نجم بن احمد تاجر بغدادی حضرت شیخ حماد و باس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہنے لگے کہ اے میرے سردار میں نے ملک شام کی طرف قافلے کے ساتھ تیاری کی ہے اور سات سو دینار کا مال ہے۔ حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر تم اس سال سفر کرو گے تو قتل ہو جاؤ گے اور تمہارا مال بھی چھن جائے گا۔ تب وہ ان کے پاس سے غمزدہ ہو کر نکلے اور سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہی بات کی جو شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ سے کی' تب ان سے سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم سفر کرو' تم صحیح سلامت مال اور منافع لے کر واپس آؤ گے' میں اس کا ضامن ہوں۔ تب وہ شام کی طرف روانہ ہوئے اور ہزار دینار میں اپنا مال فروخت کر دیا۔ ایک دن حلب کے سرائے میں ٹھہرے اور وہاں کے استنجا خانے میں داخل ہوئے اور ہزار دینار طاق میں رکھ کر بھول گئے اور باہر نکل آئے' اپنے ڈیرے پر آ کر سو گئے۔ خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ گویا وہ قافلے میں ہیں جس پر ڈاکو لوٹنے کو دوڑے ہیں' سب کا مال لوٹ کر لے گئے اور

سب لوگوں کو قتل بھی کر دیا۔ ان میں سے ایک نے آ کر ان کو بھی خنجر مار کر ہلاک کر دیا' تب گھبرا کر نیند سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ خون کا اثر گردن پر پایا اور ضرب کے درد کو محسوس کیا۔ ان کو اپنا مال یاد آیا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور استنجا خانے میں جا کر دیکھا تو طاق میں ان کی رقم موجود تھی' اس کو لیا اور بغداد کی طرف سفر کر کے آئے۔ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ ان کو سلطانی بازار میں ملے اور کہنے لگے کہ اے ابوالمظفر سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں' انہوں نے تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سترہ (۱۷) دفعہ دعا مانگی ہے حتیٰ کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے بیداری میں لکھا تھا اس کو خواب میں کر دیا۔ وہ پھر سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے پہلے ہی فرمایا کہ تم کو شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے تمہارے لیئے سترہ مرتبہ حق تعالیٰ سے دعا کی ہے مجھے اپنے رب کی قسم میں نے تمہارے لیئے ستر (۷۰) مرتبہ دعا مانگی ہے حتیٰ کہ جو قتل تمہارے لیئے بیداری میں لکھا تھا وہ خواب میں کر دیا گیا اور جو مال لٹنا تھا وہ نسیان اور بھول میں کر دیا۔ (بھجۃ الاسرار' صفحہ ۷۳)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : تقدیر کی تین قسمیں ہیں :

۱۔ تقدیر مبرم (اٹل)

۲۔ تقدیر شبیہ بالمبرم (اٹل سے مشابہ)

۳۔ تقدیر معلق

تقدیر مبرم : اٹل تقدیر کو کہتے ہیں۔ جس سے انبیاء اور خواص اولیاء کو قبل از وقت آگاہ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی تبدیلی کی دعا نہ کریں' کیونکہ ان کی دعا رد بھی نہیں کرنی۔

تقدیر شبیہ بالمبرم : اس کو کہتے ہیں کہ جو اٹل سے مشابہ ہوتی ہے لیکن قابل تبدیل ہوتی ہے مگر یہ صرف ان اولیائے کاملین کی دعاؤں سے تبدیل ہوتی ہے جو مقامات غوث' قطب' ابدال وغیرہ پر فائز ہوتے ہیں۔ اسی لیئے اہلسنت والجماعت ان بزرگوں کے دربار پر حاضری دیتے ہیں اور ان کا واسطہ اور وسیلہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ جب ان بزرگوں کی دعا ان کے شامل حال ہو جاتی ہے تب تقدیر شبیہ بالمبرم بدل جاتی ہے اور انسان کی مشکل آسان ہو جاتی ہے جو کہ انسان کے اپنے دعا مانگنے سے یا دیگر عام مومنین کی دعاؤں سے یہ تقدیر نہیں بدلتی۔

تقدیر معلق : تیسری قسم تقدیر معلق کی ہے جو عام مومنین کی دعاؤں سے اپنے لیئے یا دوسروں کے لیئے دعا مانگنے سے یا کوشش اور اسباب اختیار کرنے سے بدل جاتی ہے۔ (از استفادہ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ)

تقدیر مبرم (اٹل) کی بھی ایک خاص نوعیت ایسی ہے کہ اکابر اولیاء کو لوح محفوظ میں مبرم ہی معلوم ہوتی ہے لیکن سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا مقام محبوبیت میں ایک ایسا مرتبہ ہے کہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ لوح محفوظ میں تو وہ تقدیر اٹل ہے لیکن کیا اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ قابل تبدیل ہے۔ پس اگر قابل تبدیل ہے تب آپ مقام محبوبیت سے دعا فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تقدیر مبرم کو آپ کی دعا سے بدل دیتا ہے۔ یہ کرامت اسی قبیل سے ہے کیونکہ حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ نے تاجر کا

نقصان اور موت لوح محفوظ میں تقدیر مبرم میں دیکھ کر بتایا تھا لیکن سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی خصوصی دعا سے تبدیل کروا دیا۔

کرامت نمبر ۲ : طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ کی ازلی شقاوت کو سعادت میں بدل دینا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے اپنے وقت کے ایک بہت بڑے عالم فاضل اور بزرگ حضرت شیخ محمد طاہر بندگی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے درس لیتے تھے' ایک دن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم کشف میں دیکھا کہ طاہر بندگی لاہوری شقی ہیں۔ حضرت نے اس بات کا تذکرہ اپنے بیٹوں سے کر دیا جو یہ سن کر پریشان ہو گئے۔ اس دن جب ان کے استاد طاہر لاہوری ان کو پڑھانے کے لیئے آئے تو یہ پریشانی ان کے چہروں پر عیاں ہو رہی تھی۔ سبب دریافت کیا تو انہوں نے اپنے والد گرامی کے حوالے سے وہ شقاوت والی بات کہہ دی۔ یہ بات سن کر ان کو بھی پریشانی ہوئی۔ پھر وہ اپنے شاگردوں سے کہنے لگے کہ آپ کے والد گرامی بلند پایہ ولی اللہ ہیں' جس خدا نے ان کو میری شقاوت سے آگاہ فرمایا ہے وہ خدا ان کی دعا سے میری شقاوت کو سعادت میں تبدیل کر سکتا ہے۔ بچے استاد کی شفقت اور احسان سے زیربار ہو کر اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ضد کی کہ آپ ہمارے استاد کے حق میں دعا فرمائیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بچوں کے اصرار پر دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے تو لوح محفوظ پر درج شیخ طاہر لاہوری کی شقاوت کے احوال منکشف ہوئے۔ انہوں نے دعا کی تو جواب آیا کہ شیخ طاہر لاہوری کی شقاوت

تقدیر مبرم سے ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس وقت میں تذبذب میں تھا کہ مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وہ قول مبارک یاد آگیا کہ میری دعا سے قضائے مبرم بھی بدل سکتی ہے۔ میں نے پھر دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کی کہ خدایا میں تجھے تیرے محبوب عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ شیخ طاہر لاہوری کی تقدیر بدل دے۔ پھر حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کے واسطے سے شیخ طاہر لاہوری کی شقاوت جو تقدیر مبرم تھی سعادت میں بدل گئی۔

(مظہر انوار مصطفائی، صفحہ ۴۷۱)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں میرے حضرت قبلہ آگاہی (حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے بعض رسالوں میں تحریر فرمایا ہے کہ قضائے مبرم میں تبدیلی کرنے کی کسی میں بھی مجال نہیں ہے مگر مجھے یہ حق حاصل ہے کہ اگر میں چاہوں تو اس میں بھی تصرف کر سکتا ہوں۔ حضرت قبلہ آگاہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات پر بہت تعجب فرمایا کرتے تھے اور اس بات کو بعید از فہم تصور فرماتے تھے۔ یہ بات بہت مدت تک اس فقیر (مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کے ذہن میں رہی یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے مجھے اس دولت سے مشرف فرمایا اور اپنے فضل و کرم سے اس فقیر پر ظاہر فرمایا کہ قضائے معلق دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک وہ قضا ہے جس کا معلق ہونا لوح محفوظ میں ظاہر ہوا ہے اور فرشتوں کو اس سے مطلع کیا گیا ہے۔ دوسری وہ قضا ہے جس کے معلق ہونے کا علم صرف خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور لوح محفوظ میں وہ

قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے اور قضائے معلق کی اس دوسری قسم میں بھی پہلی قسم کی طرح تبدیلی کا احتمال ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی بات بھی اسی اخیر قسم پر موقوف ہے جو قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔ (مظہرانوار مصطفائی' صفحہ ۲۷۴' بحوالہ مکتوبات شریف جلد نمبر۱' مکتوب نمبر۲۱۷' صفحہ ۱۹۹' مطبوعہ لاہور)

گذشتہ اوراق میں ایک کرامت کی تشریح میں لکھا ہے کہ تقدیر تین قسم پر ہے۔ تقدیر مبرم' شبیہ بالمبرم اور معلق ۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا تقدیر معلق کی دو قسمیں ہیں جس میں ایک لوح محفوظ میں مبرم کی صورت رکھتی ہے یہی شبیہ بالمبرم ہے۔ لہٰذا دونوں باتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

کرامت نمبر۳ : مردود کو مقبول بنانا

نقل ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک ولی کی ولایت سلب ہو گئی اور سب اسے مردود کہنے لگے۔ اس نے تین سو ساٹھ اولیاء کاملین سے التجا کی اور سب نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کی لیکن کسی کی سفارش قبول نہ ہوئی۔ انہوں نے اس کا نام لوح محفوظ میں اشقیاء کی فہرست میں لکھا دیکھا تو اسے خبر دی کہ تم کبھی فلاح نہ پا سکو گے۔ پھر اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ آخرکار وہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا اگر تو مردود ہو گیا ہے تو میں خدائے بزرگ کے اذن سے مقبول بنا سکتا ہوں' پھر آپ نے اس کے لیئے دعا کی۔ ندا آئی کیا تم نہیں جانتے کہ تین سو ساٹھ اولیاء نے اس کے لیئے

سفارش کی تھی۔ میں اس کا نام لوح محفوظ میں شقی بدبخت لکھ چکا ہوں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا الٰہی تو مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود بنانے پر قادر ہے۔ ندا آئی اے عبدالقادر! اسے میں نے تیرے سپرد کر دیا جو چاہو بنا دو۔ تمہارا مردود میرا مردود اور تمہارا مقبول میرا مقبول ہے۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۴۸)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح: سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو اولیاء میں یہ مقام حاصل ہے کہ تقدیر مبرم (اٹل) کو بھی مقام محبوبیت کی بناء پر تبدیل کروا دیتے ہیں۔ اس کی تشریح گذشتہ کرامات میں تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

دوسری فصل

مردے کو زندہ کرنے کے بیان میں

کرامت نمبر ۴ : بارہ سال بعد ڈوبی برات کو زندہ نکالنا

نقل ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ ایک بار دریا کے پاس سے گزر رہے تھے کہ اس دوران چند عورتیں پانی بھرنے کے لیئے آئیں اور واپس جانے لگیں، لیکن ایک بڑھیا نے اپنا برتن بھر کر زمین پر رکھ دیا اور دریا کے کنارے کھڑے ہو کر رونے لگی۔ آپ نے اس کی حالت دیکھی اور اس کا حال دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ اس کا ایک بیٹا تھا جس کی شادی کر کے برات کے ساتھ واپس آرہی تھی کہ دریا میں بھنور آگیا اور کشتی تمام براتیوں سمیت ڈوب گئی، سوائے اس بوڑھی کے اور کوئی زندہ نہ نکلا۔ اس واقعے کو بارہ برس ہو گئے تھے۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تیرا لڑکا بمع اپنی دلہن اور براتیوں کے زندہ ہو کر آجائے گا۔ آپ کے یہ فرماتے ہی اچانک دریا میں طغیانی پیدا ہوئی اور اس جگہ سے کشتی نمودار ہوئی جس جگہ ڈوبی تھی اور اس بڑھیا کا بیٹا بمع اپنی بیوی اور براتیوں کے اسی شان و شوکت کے ساتھ صحیح سالم باہر نکل آیا۔ یہ کرامت دیکھ کر سب حیران رہ گئے۔ بعد ازاں دولہا آپ کا مرید ہو گیا اور خلافت بھی حاصل کی۔ ان کا مزار گجرات میں ہے اور

(تفسیر نعیمی حصہ دوم پارہ ۷ درضمن آیت نمبر ۱۱۰ سورۃ المائدہ حضرت علامہ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ' اقتباس الانوار صفحہ ۲۰۸ از شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ علیہ)

تشریح نمبر ۱: ''تفسیر نعیمی'' (از حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب گجراتیؒ) میں علامہ صاحب نے جلد دوم سورۂ معائدہ آیت نمبر ۱۱۰ کے ضمن میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی دعا سے یا ان کے معجزات و کرامات سے لوگوں کو دوبارہ عمر دیتا ہے جو پہلے اپنی عمر پوری کر کے فوت ہو چکے تھے۔ یہ فائدہ تخرج الموتیٰ باذنی سے حاصل ہوا۔ دیکھو جن گلے سڑے مردوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ فرماتے تھے وہ اپنی عمریں پوری کر کے فوت ہوئے تھے مگر آپ کے معجزے سے انہیں پھر عمریں عطا ہوئی تھیں۔ لہٰذا اگر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ برس کی ڈوبی برات کو صحیح سلامت نکالا اور وہ لوگ بہت عرصہ زندہ رہے ہوں تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ جو لوگ اس واقعہ پر اعتراض کرتے ہیں وہ اس آیت کریمہ واذ تخرج الموتیٰ باذنی میں غور فرمائیں۔

تشریح نمبر ۲: ''شریف التوارخ'' میں سید شریف احمد شرافت نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بعض مخالفین اس کرامت پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مردے بارہ سال بعد زندہ ہوگئے۔ اس سے متعلق منقول ہے کہ ایک مرتبہ صاحبزادہ خواجہ محمد الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ شمس الدین چشتی نظامی سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ یہ بات جو لوگوں میں مشہور ہے کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال کی غرق شدہ کشتی کو بمعہ مسافروں کے صحیح سالم نکال لیا' یہ ممکنات میں سے ہے یا نہیں۔ انہوں نے فرمایا بارہ سال کا عرصہ زیادہ ہوتا ہے یا سو سال کا۔ کیا تم نے قرآن مجید میں حضرت عزیر علیہ السلام کا قصہ نہیں پڑھا کہ خدا تعالیٰ نے ان کو سو سال کے بعد زندہ کیا۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا

کہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے مگر کشتی والا معاملہ حضرت پیر دستگیر سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے۔ حضرت خواجہ سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ صاحب منزل بقاباللہ تھے، جو بزرگ اس مقام تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں وہ اوصاف الٰہی سے متصف ہو جاتے ہیں۔ صورت بشری کا ایک پردہ درمیان میں رہ جاتا ہے ورنہ ہر ایک فعل جو ان سے سرزد ہوتا ہے اس میں وہ اختیارات ربانی سے مختار ہوتے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ

(سورۃ انفال، آیت ۲۔ شریف التواریخ بحوالہ ذکر حبیب ﷺ حصہ سوم)

کرامت نمبر ۵ : مسلمان اور عیسائی کے جھگڑے پر مردے کو زندہ کرنا

نقل ہے کہ ایک روز سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ ایک محلے سے گزرے تو دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک عیسائی آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے سبب دریافت کیا تو مسلمان نے کہا یہ عیسائی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہیں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے عیسائی سے دریافت کیا کہ تم کس وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتے ہو؟ اس نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہوں اگر میں مردے کو زندہ کر دوں پھر تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت کو تسلیم کر لے گا' اس نے کہا ضرور۔ پھر آپ نے اس سے کہا کہ قبرستان میں کوئی پرانی قبر کی نشاندہی کر جس کے مردے کو میں زندہ کروں اور مردہ جو دنیا میں پیشہ کیا کرتا تھا اس کا اظہار کرتا ہوا اٹھے۔ چنانچہ اس نے ایک پرانی قبر کی طرف اشارہ کیا سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا قم باذن اللہ پس قبر شق ہوئی اور مردہ زندہ ہو کر گاتا ہوا باہر نکلا۔ یہ کرامت دیکھ کر عیسائی مسلمان ہو گیا۔ (تفریح الخاطر' صفحہ ۳۶)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : یہ کرامت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی اس قبیل سے ہے جس میں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردے کو زندہ فرمایا۔ روایت

ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی۔ اس شخص نے کہا میں اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک میری بیٹی جو مرچکی ہے آپ زندہ نہ فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی قبر دکھاؤ۔ اس شخص نے قبر دکھائی' تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکی کو آواز دی' لڑکی نے جواب دیا "لبیک و سعدیک" یعنی میں حاضر ہوں فرمانبردار ہو کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرے گی؟ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ نہیں۔ میں نے اپنے رب کو اپنے ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا۔

(مدارج النبوت حصہ اول' صفحہ ۳۵۹)

اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہمان بن کر تشریف لے گئے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بکری ذبح کی تھی۔ ان کے بڑے لڑکے نے یہ دیکھ کر اپنے چھوٹے بھائی پر چھری پھیر دی' بعد میں جب غلطی کا احساس ہوا تو بڑے لڑکے نے گھبرا کر چھت پر سے چھلانگ لگا دی اور وہ بھی انتقال کر گیا۔ پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دونوں بیٹوں کو زندہ فرمایا۔

(مدارج النبوت حصہ اول' صفحہ ۳۵۹)

کرامت نمبر۶ : ملک الموت سے ارواح کا چھڑانا

نقل ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا ایک خادم فوت ہو گیا' اس کی بیوی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور التجا کی کہ اس کا شوہر زندہ کر دیا جائے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ملک الموت اس روز قبض کی ہوئی ارواح کو آسمان کی طرف لے جا رہا ہے تو آپ نے اسے روکا اور فرمایا کہ

مجھے فلاں خادم کی روح واپس کر دے۔ ملک الموت نے معذرت کی کہ یہ ارواح بحکم الٰہی قبض کر کے لے جا رہا ہوں' آپ کو کیسے دے سکتا ہوں۔ پس جناب سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مرتبہ محبوبیت کی بناء پر قوت غوثیہ سے ملک الموت سے ارواح لے لیں' ارواح متفرق ہو کر اپنے اپنے جسموں میں واپس چلی گئیں۔ ملک الموت نے حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے پروردگار تو جانتا ہے تیرے بندے سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے روحیں لے لی ہیں' حق تعالیٰ نے فرمایا کوئی بات نہیں' وہ میرا محبوب اور مطلوب ہے۔　　(تفریح الخاطر' صفحہ ۴۱)

☆☆☆☆☆☆☆☆

تشریح نمبر۱: اس کرامت سے معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف نہ صرف زمین والوں پر تھا بلکہ آسمان والوں یعنی ملائکہ پر بھی تھا۔ کیونکہ آپ فرشتوں کے بھی پیر و مرشد ہیں۔

تشریح نمبر۲: معلوم ہوا کہ ایک شخص کے طفیل اس روز کی قبض کی ہوئی بیشمار ارواح اپنے جسموں میں واپس چلی گئیں اور یہ سب مُردے بہ یک وقت زندہ ہو گئے۔ یہ بھی آپ کی عظیم کرامات سے ہے۔

کرامت نمبر۷: غرق شدہ لڑکے کو زندہ کرنا

نقل ہے کہ ایک لڑکا دریا میں غرق ہو گیا' اس کی والدہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ

یاسیدی مجھے کامل یقین ہے کہ آپ چاہیں تو میرے لڑکے کو زندہ کر سکتے ہیں' براہ کرم میری درخواست قبول کیجئے۔ آپ نے فرمایا گھر لوٹ جا اپنے لڑکے کو پا لے گی۔ تین دن بعد وہ لڑکا صحیح سالم زندہ ہو کر گھر پہنچ گیا۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے مقام محبوبیت میں عرض کیا اے پروردگار! تو نے اس لڑکے کو تین روز بعد زندہ کیا اور مجھے اس عورت کے سامنے خفت محسوس ہوئی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ! تمہاری جو دل شکنی ہوئی ہے ہم اس کا بدلہ دیتے ہیں۔ ہم نے تمہارے نام کو اپنے نام کے ساتھ کیا۔ جس نے تمہارا نام لیا تاثیر و برکت میں اور ثواب میں ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے ہمارا نام لیا۔ (تفریح الخاطر' صفحہ ۳۷)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں' ایک قسم اللہ تعالیٰ کی محب ہے اور دوسری محبوب' جو اولیاء محب ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں اور جو اولیاء محبوب ہیں اللہ تعالیٰ ان کی رضا چاہتا ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیونکہ انبیاء کرام میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب ہیں باقی سب محب' اسی طرح اولیاء اللہ میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ اور بعض دیگر اولیاء محبوب ہیں اور باقی سب محب۔ پھر محبوب

اولیاء کے سردار سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کو برکت، تاثیر اور ثواب میں اپنے نام کے ساتھ رکھا۔ ایسے اولیاء مقام فقر پر ہوتے ہیں۔ ایک الہام میں حق تعالیٰ نے سیدنا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے نزدیک فقیر وہ نہیں جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو بلکہ فقیر وہ ہے کہ جس چیز کو کہے کہ "کن" (ہو جا) تو وہ ہو جائے۔

کرامت نمبر۸ : بھنی ہوئی مرغی کو زندہ کرنا

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قائد اوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک عورت حضرت شیخ محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنا لڑکا لائی اور کہنے لگی کہ میں اس لڑکے کا دل دیکھتی ہوں کہ آپ کی طرف بہت تعلق رکھتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے لیئے اور آپ کے لیئے اپنے حق سے درگزر کرتی ہوں۔ تب آپ نے اس کو قبول کیا اور اس کو مجاہدہ اور ریاضت کے طریق پر چلنے کی تلقین کی۔ پھر ایک روز اس کی والدہ اپنے لڑکے کو ملنے آئی تو دیکھا کہ وہ بھوک اور بیداری کی وجہ سے زرد رنگ کا ہو رہا ہے اور جو کا ٹکڑا کھا رہا ہے۔ پھر وہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ کے سامنے بھنی ہوئی مرغی کی ہڈیاں پڑی تھیں جو کہ آپ ابھی کھا کر فارغ ہوئے تھے۔ اس نے کہا اے میرے سردار! آپ خود تو مرغی کھاتے ہیں اور میرا بیٹا جو کی روٹی کھاتا ہے۔ تب آپ نے اپنا دست مبارک ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا کہ اس اللہ کے حکم سے کھڑی ہو جا جو کہ ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا جو کہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی۔ اسی وقت وہ

مرغی زندہ ہو کر کھڑی ہو گئی اور چلائی۔ تب حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جب تیرا بیٹا اس درجہ تک پہنچے گا تو جو چاہے کھائے۔

(بھجۃ الاسرار، صفحہ ۱۹۲)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح نمبر۱ : قرب و معرفت الٰہی حاصل ہونے سے قبل خواہش نفس کی اتباع کرتے ہوئے کھانا پینا اور دیگر کام ناجائز ہیں خاص طور پر سلوک کی راہ میں قدم رکھنے والے طالبین ہیں، ان کے لیئے یہ روحانی اور باطنی نقصان کا باعث ہے۔ جب نفس کے خلاف مجاہدہ اور ریاضت کرتے کرتے نفس کو مغلوب کر لیا پھر وہ نفس امارہ نفس لوامہ اور پھر نفس مطمئنہ بن جاتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر جو کچھ بھی کھائے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا، کیونکہ ایسی صورت میں اس شخص کے لیئے دال اور مرغی میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا۔ اسی واسطے سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے لڑکے کو دوران ریاضت مرغ کھانے سے روکے رکھا۔

تشریح نمبر۲ : مردے کو زندہ کرنا ویسے ہی بڑا کمال ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اس مردے کو جس کی صرف ہڈیاں رہ گئی ہوں جیسے بھنی ہوئی مرغی کی، جس کا گوشت پوست ختم ہو چکا تھا۔ اسے اصلی حالت میں لانا اور زندہ کرنا آپ کی عظیم کرامات سے ہے۔

"قصیدہ غوثیہ" میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ۔

ولو القیت سری فوق میت
لقام بقدرۃ المولٰی مشی لی۔

اگر میں اپنا راز مردے پر ڈالوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہو اور چلنے لگے۔ (مظہر جمال مصطفائی' صفحہ ۱۱۳' شعر نمبر ۱۵)

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے جو فرمایا کر دکھایا' ان واقعات سے ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو آپ کے قصائد شریف کو شطحیات سے کہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مردوں کو زندہ کرنے کے بیشمار اور انوکھی کرامات اس دعوے کی دلیل ہیں جو آپ نے مندرجہ بالا شعر میں فرمایا ہے۔ للہذا حقائق پر مبنی ہیں۔

تیسری فصل

بیمار کو تندرست کرنے کے بیان میں

کرامت نمبر۹ : اندھے' جذامی اور فالج زدہ کو تندرست کرنا

شیخ ابوالحسن قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں اور شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں جو باب ازج کے پاس تھا موجود تھے۔ تب آپ کے پاس ابوغالب فضل اللہ بن اسمٰعیل سوداگر حاضر ہوا اور آپ سے عرض کرنے لگا کہ اے میرے سردار! آپ کے نانا رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی دعوت میں بلایا جائے اس کو دعوت قبول کرنی چاہیئے۔ میں حاضر ہوں کہ آپ میرے غریب خانہ پر دعوت کے لیئے تشریف لے چلیں۔ ہم آپ کے ہمراہ اس کے گھر گئے جہاں بغداد کے علماء اور مشائخ جمع تھے اور دسترخوان بچھایا گیا جس میں تمام شیریں اور ترش اشیاء موجود تھیں اور ایک بڑا صندوق لایا گیا جو کہ سربمہر تھا' دو آدمیوں نے اسے اٹھایا ہوا تھا۔ اس کو دسترخوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا۔ تب ابوغالب نے کہا کہ بسم اللہ اجازت ہے۔ اس حال میں شیخ مراقبے میں تھے' نہ آپ نے کھایا اور نہ کھانے کی اجازت دی اور نہ کسی اور نے کھایا۔ اہل مجلس کا یہ حال تھا کہ آپ کی

ہیبت کی وجہ سے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو اور شیخ علی الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کو اشارہ فرمایا کہ وہ صندوق اٹھا لائیں۔ ہم نے اس صندوق کو اٹھایا تو وہ وزنی تھا۔ ہم نے اس کو آپ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اس کو کھولو۔ ہم نے اس کو کھولا تو اس میں ابوغالب کا لڑکا موجود تھا جو کہ مادر زاد اندھا تھا' جذامی اور فالج زدہ تھا۔ تب حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے تندرست ہو کر کھڑا ہو جا۔ ہم نے دیکھا کہ وہ لڑکا بالکل تندرست ہو کر کھڑا ہو گیا اور دوڑنے لگا۔ یہ دیکھ کر مجلس میں شور پڑ گیا اور اسی حالت میں ہم لوگ باہر نکل آئے اور کچھ نہ کھایا۔ اس کے بعد میں ابوسعد قیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ مادر زاد اندھے کو' برص اور جذام والے کو اچھا کرتے ہیں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کرتے ہیں۔

(بھجۃالاسرار - صفحہ ۱۸۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : یہ کرامت سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی اس قبیل سے ہے جس میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیماروں کو تندرست فرمایا۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت اپنے لڑکے کو لائی اور عرض کیا کہ یہ بچہ دیوانہ ہے اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ آپ صلی

اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس بچے کے سینے پر دست اقدس پھیرا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔

(مدارج النبوت' حصہ اول' صفحہ ۳۵۷)

اسی طرح حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے موقع پر میری آنکھ پر چوٹ لگی اور آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل آیا۔ میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی' آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آنکھ کے ڈھیلے کو پکڑ کر اس کے حلقے میں رکھ دیا اور دعا فرمائی اسی وقت میری آنکھ کا درد جاتا رہا اور یہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔

(مدارج النبوت' حصہ اول' صفحہ ۳۵۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ بیمار ہو گئے۔ وہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا فرمائی اور اپنا پاؤں مبارک ان کے جسم پر لگایا وہ فوراً تندرست ہو گئے اور اس کے بعد کبھی اس بیماری میں مبتلا نہیں ہوئے۔ (کتاب الشفاء' جلد اول' صفحہ ۲۹۶)

کرامت نمبر۱۰ : طاعون کے مریضوں کو شفا دینا

ایک مرتبہ بغداد میں طاعون کی بیماری اس کثرت سے واقع ہوئی کہ روزانہ ہزاروں لوگ مرنے لگے۔ لوگوں نے آپ سے اس بات کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا ہمارے مدرسے کی گھاس کوٹ کر مریضوں کو کھلائی جائے اللہ تعالٰی اس کی برکت سے شفا دے گا اور طاعون کی بیماری جاتی رہے گی۔ لوگوں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی' مریض شفا پانے لگے' مریضوں کی کثرت کی وجہ سے آپ نے فرمایا جو ہمارے مدرسے کا ایک قطرہ پانی پی لے گا اسے

بھی شفا ہو گی۔ لوگوں نے آپ کے مدرسے کا پانی پی کر شفاء کاملہ حاصل کی اور طاعون کا مرض جاتا رہا اور آپ کے زمانے میں یہ وباء دوبارہ نہیں آئی۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۷۸)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : آپ کے مدرسے کی گھاس اور پانی میں بھی اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہے۔ آپ نے ایک مقام پر فرمایا کہ جو شخص میرے مدرسے سے ہو کر گزر جائے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ آپ کے مدرسے کی بیشمار برکات ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ ریاض جنت ہے۔ یعنی جنت کی کیاری۔ اس لیئے لوگ وہاں نفل پڑھتے ہیں تاکہ بخشش کا سبب بنے۔ جو ریاض الجنت میں پہنچ گیا وہ گویا جنت میں پہنچ گیا اور یہ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پانی میں لعاب دہن ڈالتے تھے وہ بیماروں کے لیئے شفا کا سبب ہوتا تھا۔

...امت نمبر ۱۱ : استسقاء کے مریض کو شفا دینا

شیخ خضر الحسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں تیرہ سال سیدی عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا اور بہت سی کرامات دیکھتا رہا۔ ان کرامتوں میں سے ایک عظیم کرامت یہ تھی کہ جب طبیب کسی مریض سے عاجز آجاتے اور جواب دے دیتے تو اس مریض کو آپ کی خدمت اقدس میں لایا جاتا۔ آپ اس کے جسم پر ہاتھ پھیر کر دعا فرماتے تو وہ مریض فوراً شفایاب ہو جاتا۔ چنانچہ ایک دفعہ خلیفہ مستنجد باللہ کا ایک قریبی عزیز

مرض استسقاء میں مبتلا ہوا اس کو آپ کے پاس لایا گیا۔ اس کا پیٹ پانی پیتے پیتے پھول گیا تھا۔ جب اس کے پیٹ پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ پھیرا اس طرح دب گیا کہ جیسے اس کو یہ مرض تھا ہی نہیں۔

ایک دفعہ ابوالمعالی بغدادی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا بچہ محمد پندرہ مہینوں سے بخار میں مبتلا ہے اور کسی وقت بھی بخار کم نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا اس کے کان میں کہہ دو کہ "اے ام ملدم! شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا ہے کہ میرے بچے پر سے حلہ کی طرف چلا جا" ابوالمعالی نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے کہنے پر عمل کیا اور بچے کا دیرینہ بخار جاتا رہا۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳۱)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح نمبر۱ : آج کی مادی ترقی یافتہ دنیا میں جبکہ ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی اور طب یونانی اور جراحی وغیرہ عروج پر ہے پھر بھی بہت سی ایسی بیماریاں ہیں جن کا علاج نہیں ہے۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اپنی کرامت سے لاعلاج مریضوں کو تندرست فرماتے جیسا کہ مندرجہ بالا اور دیگر ایسی کرامات میں گزرا۔ ایسے مریضوں کو تندرستی فوراً حاصل ہو جاتی۔ کسی مرحلے یا مشقت سے نہیں گزرنا پڑتا۔

تشریح نمبر۲ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیماروں کو شفا عطا فرماتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **و تبری الاکمہ والا برص باذنی** (سورۃ المائدہ، آیت ۱۱۰) یعنی اے عیسیٰ! تم مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتے ہو۔ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی کرامت سے بیماروں کو تندرستی عطا فرماتے ہیں اور آپ کی کرامات اس ضمن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی مانند ہیں۔

کرامت نمبر ۱۲ : تندرستی کا لباس عطا کرنا

حضرت شیخ علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے شیخ طریقت حضرت شیخ علی بن الہیتی ایک دن مجھے اپنے ساتھ لے کر حضرت سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میرے متعلق آپ سے عرض کیا کہ حضور یہ آپ کا مرید ہے۔ آپ کے جسم اقدس پر ایک جبہ تھا آپ نے اسے اتار کر مجھے پہنا دیا اور ارشاد فرمایا کہ اے علی! تو نے تندرستی و عافیت کا لباس پہن لیا ہے۔ اس جبہ کو پہننے کے بعد ۶۵ سال کا عرصہ ہوا اب تک مجھے کسی قسم کی بیماری لاحق نہیں ہوئی۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۳۸)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : آپ کے روحانی نورانی مقدس جسم مبارک سے وابستہ جبہ مبارک نہ صرف شفا کا سبب ہو گا بلکہ پہننے والے کے لیئے سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات کے حصول کا بھی سبب ہو گا۔ یقیناً تندرستی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے لیکن ہر چیز کے لیئے ظاہری و باطنی اسباب ہوتے ہیں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا جبہ مبارک باطنی اسباب میں سے تھا۔ جسے حضرت ابن ادریس یعقوبی نے پہنا تو بیماری قریب نہ آئی اور یہ کہ جب آپ کے مدرسے کی گھاس اور پانی میں شفا ہے تو آپ کے جسم اقدس سے وابستہ قمیض مبارک میں بدرجہ کمال شفا ہو گی۔ آپ کی یہ کرامت حضرت یوسف علیہ السلام کے معجزے کی مانند ہے جس میں حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی گئی تو ان کی آنکھوں کی بینائی لوٹ آئی۔

چوتھی فصل

بے اولاد کو اولاد عطا کرنے کے بیان میں

کرامت نمبر ۱۳ : بے اولاد عورت کو سات بیٹے عطا کرنا

ایک روز ایک عورت حضرت سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ حضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا کرے۔ تو آپ نے مراقبہ فرما کر لوح محفوظ کا مشاہدہ کیا تو اس عورت کی تقدیر میں اولاد نہیں لکھی تھی۔ پھر آپ نے دو بیٹوں کی دعا کی۔ ندا آئی لوح محفوظ میں ایک بھی نہیں لکھی ہوئی ہے اور آپ دو کے لیئے کہہ رہے ہیں۔ آپ نے تین بیٹوں کے لیئے دعا کی، پھر وہی جواب ملا۔ اسی طرح آپ نے سات بیٹوں کی دعا کی تو یہ بشارت ملی کہ اس عورت کو آپ کی دعا سے سات بیٹے عطا ہوں گے۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۹۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح نمبر ۱ : اس کرامت سے معلوم ہوا کہ آپ تقدیر مبرم (اٹل) کو بھی تبدیل کر دیتے تھے۔ جیسا کہ گذشتہ کرامات میں کسی کرامت کی تشریح میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

تشریح نمبر ۲ : اس کرامت سے آپ کے مقام محبوبیت کا ظہور ہوتا ہے کیونکہ

جب تقدیر میں ایک بھی نہ ہو دو کا مطالبہ کرنا اور دو سے بڑھاتے ہوئے سات تک لے جانا جب تک قبولیت کی نوید نہ ملے' شان محبوبیت نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر سات پر بھی نوید نہ ملتی تو نہ جانے آپ کہاں تک بڑھاتے۔

تشریح نمبر ۳ : اولاد کا دینا یا نہ دینا حق تعالیٰ ہی کا کام ہے بندے کا نہیں۔ لیکن سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ سے لے کر ہی دیتے ہیں از خود تو نہیں دیتے اس لیئے یہ عقیدہ بالکل درست ہے۔

کرامت نمبر ۱۴ : بے اولاد شخص کو بیٹا عطا کیا یعنی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ علی بن محمد عربی بڑے مالدار تھے مگر بوجہ بے اولادی کے ہمیشہ غمگین رہتے تھے۔ جس مجذوب' سالک یا ولی کے پاس جاتے ہر جگہ یہی سنتے کہ یہ درد لاعلاج ہے۔ تیری قسمت میں بیٹا یا بیٹی کچھ بھی نہیں ہے۔ جب انہوں نے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا شہرہ سنا تو حاضر خدمت ہوئے اور منت سماجت کے ساتھ مطلب زبان پر لائے۔ پس آپ نے اپنی پیٹھ ان کی پیٹھ سے رگڑی اور فرمایا کہ میں نے ایک لڑکا اپنے صلب سے تجھے دیا' یہ لڑکا مقبول بارگاہ ایزدی اور قطب زمانہ ہو گا۔ اس کا نام محی الدین رکھنا۔ پس حضرت محی الدین ابن عربی پیدا ہوئے۔ وہ ان کو لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا سبحان اللہ کیسا فرزند ہوا ہے کہ یہ کل اسرار جن کو اولیائے نامدار پوشیدہ کر کے رکھتے تھے انہیں آشکار کرے گا۔

(مسالک السالکین' صفحہ ۳۴۴)

تشریح : حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں آپ نے معرفت و حقیقت کی بیشمار دقیق کتابیں لکھیں ہیں جن میں اسرار و رموز کے موتی بکھیرے ہیں اور حقائق کو آشکار کیا ہے۔ آپ کا لقب شیخ اکبر ہے۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی مندرجہ بالا کرامت میں کئی کرامتیں پوشیدہ ہیں۔ ایک یہ کہ بے اولاد کو اولاد عنایت کی' دوسرے یہ کہ اپنے صلب مبارک سے باطنی طور پر شیخ علی کو منتقل کیا جو کہ بالکل انوکھا طریقہ ہے۔ تیسرے جو لڑکا پیدا ہوا وہ ولی کامل اور اسرارالٰہی کا حامل شیخ اکبر کے لقب سے موسوم ہوا اور جیسا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ویسا ہی اسرارالٰہی کو آشکار کیا کہ دنیا حیران ہے۔ شیخ اکبر کی تصنیفات میں "فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم" بہت مشہور ہوئی ہیں۔ آپ کی دیگر بیشمار تصنیفات ہیں جو تصوف پر لکھی گئی ہیں۔

پانچویں فصل

اشیاء کی حقیقت اور جنس تبدیل کرنے کے بیان میں

کرامت نمبر ۱۵ : علم کلام کو علم لدنی سے بدل دینا

شیخ ابو محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس حالت میں کہ میں جوان تھا علم کلام میں مشغول ہوا اور اس کی میں نے بہت سی کتابیں حفظ کر کے اس علم میں کمال حاصل کیا۔ میرے چچا اس علم سے مجھ کو منع کرتے اور جھڑکتے رہتے تھے لیکن میں باز نہ آتا تھا۔ وہ ایک روز مجھے ساتھ لے کر سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کو گئے اور ان کی خدمت میں بیٹھے' تب میرے چچا نے حضرت شیخ سے عرض کیا کہ اے میرے سردار! یہ عمر میرا بھتیجا ہے' علم کلام میں مشغول ہے' میں اس کو منع کرتا ہوں لیکن یہ باز نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا اے عمر! تم نے کون کون سی کتاب علم کلام کی حفظ کی ہے۔ میں نے کہا فلاں فلاں کتاب۔ تب آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور پھیرا تو خدائے بزرگ کی قسم اس علم کو میرے سینے سے ایسا نکالا کہ مجھ کو ایک لفظ بھی اس کا یاد نہ رہا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں اسی وقت علم لدنی بھر دیا۔ پھر میں آپ کے پاس سے اٹھا تو حکمت کی باتیں کرتا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا اے عمر! تم عراق میں سب سے آخر مشہور ہو گے۔ حضرت شیخ عمر

سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا سیدی عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سلطان طریقت اور حقیقت اور وجود میں تصرف کرنے والے ہیں۔ (بهجة الاسرار، صفحہ ۸۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح: معلوم ہوا کہ علم کا سلب کرنا اور علم کا عطا کرنا سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے تصرفات سے ہے۔ علم کلام کو محو کر دیا یعنی مٹا دیا اور اس کی جگہ علوم معارف و حقیقت جو برسوں کے مجاہدے اور ریاضت سے حاصل ہوتے ہیں ایک ہی توجہ سے عطا فرما دیا۔ آپ کا تصرف اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مظہر ہے جو اس آیت مبارکہ میں بیان ہوا یمحواللّٰہ مایشاء و یثبت یعنی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔

کرامت نمبر۱۶ : علم فلسفہ کو فضائل قرآن سے بدل دینا

شیخ ابو مظفر بن منصور واسطی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ میں سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا، میری بغل میں ایک کتاب تھی جس میں فلسفہ اور روحانیات کا ذکر تھا۔ اس سے پیشتر کہ آپ کتاب دیکھیں یا پوچھیں فرمایا اے منصور! یہ کتاب تیری بڑی رفیق ہے اٹھ اور اسے دھو ڈال ۔ میں نے دیکھا کہ میرا جی اس کے دھونے کی طرف ہرگز راغب نہیں اس لیئے کہ مجھے اس کتاب سے بہت الفت تھی۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کتاب کو گھر میں رکھ چھوڑوں گا اور پھر کبھی آپ کی خدمت میں نہ لاؤں گا۔ آپ نے میری طرف نگاہ کی تو مجھ سے اٹھا نہ گیا، فرمایا کہ یہ کتاب مجھے دے۔ میں نے کتاب کو کھولا تو دیکھا کہ کاغذ سفید ہے اور اس

میں ایک حرف بھی نہیں لکھا تھا۔ میں نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں کتاب دے دی اور انہوں نے ورق الٹے اور فرمایا کہ یہ قرآن مجید کے فضائل ہیں۔ جب کتاب واپس دے دی تو کیا دیکھتا ہوں کہ فضائل قرآن نہایت خوش خط لکھے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کیا تو اس بات سے توبہ کرتا ہے جو دل میں نہ ہو اور تو زبان سے کہے' میں نے کہا ہاں میرے سردار' جو مسائل اس کتاب کے مجھے یاد تھے سب بھول گئے اور باطن سے منسوخ ہو گئے گویا کہ اب تک کبھی دل میں پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔

(بھجۃ الاسرار' صفحہ ۱۳۴ - تحفۃ القادریہ' صفحہ ۸۲)

⭘⭘⭘⭘⭘⭘⭘

تشریح : یہ کرامت بھی اس نوعیت کی ہے جس میں آپ نے حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے سینے سے علم کلام کو علم لدنی میں تبدیل فرما دیا۔ یہاں بھی آپ نے اس کتاب سے علم فلسفہ کو مٹا کر اس کی جگہ علم قرآن ثبت فرما دیا۔ اب وہی کتاب علم فلسفہ کی فضائل قرآن کی ہو گئی۔ یہ آپ کی عظیم کرامت ہے۔ دوسرے یہ کہ جب شیخ واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب دھونے میں تامل کیا تو ان سے بوجہ کوتاہی اٹھا نہ گیا۔ پھر حافظے سے علم فلسفہ کو صاف کر دینا کہ شیخ واسطی کو اس علم سے کچھ بھی یاد نہ رہا ہو اپنی جگہ ایک کمال ہے۔

کرامت نمبر ۱۷ : شراب کو سرکہ سے بدل دینا

حضرت ابی صالح نصر رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ نے کہا کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ

میرے والد مکرم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ایک روز نماز جمعہ کے لیئے نکلے۔ میں اور میرے دو بھائی حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ساتھ تھے۔ راستے میں ہم کو حاکم وقت کے تین شراب کے مٹکے ملے جن کی بو بہت تیز تھی۔ ان کے ساتھ کوتوال اور حکومت کے لوگ تھے۔ ان سے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ٹھہر جاؤ لیکن جانوروں کو دوڑانے میں انہوں نے جلدی کی۔ پھر آپ نے جانوروں سے کہا ٹھہر جاؤ' وہ وہیں اپنی جگہ ایسے ٹھہر گئے گویا کہ وہ پتھر ہیں۔ وہ لوگ انہیں بہت مارتے تھے مگر جانور اپنی جگہ سے نہ ہلتے تھے۔ ان سب لوگوں کو قولنج کا درد شروع ہو گیا اور زمین پر لوٹنے لگے۔ پھر اعلانیہ توبہ و استغفار کرنے لگے۔ پھر ان سے درد جاتا رہا اور شراب کی بو سرکہ میں بدل گئی۔ انہوں نے برتنوں کو کھولا تو وہ سرکہ تھا۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ تو جامع مسجد چلے گئے اور یہ خبر حاکم وقت تک پہنچ گئی' تب وہ خوف سے رونے لگا اور عذر خواہی کے لیئے حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معافی مانگی۔

(بہجۃ الاسرار' صفحہ ۱۱۲)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : یہ آپ کا کمال تصرف ہے کہ شراب کو جو کہ حرام ہے اس کی اصلیت کو سرکے سے بدل دیا جو کہ حلال ہے۔ شراب اور سرکہ کی حقیقت و ماہیت جدا ہے' شراب کی حقیقت کا تبدیل کر دینا بہت بڑی کرامت ہے۔

کرامت نمبر ۱۸ : لڑکیوں کو لڑکے بنا دینا

ایک عورت کے بطن سے بیس لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ اس کا شوہر بیٹیوں کی کثرت سے ناراض ہو کر اس کو طلاق دینے پر آمادہ ہوا۔ وہ گھبرا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور التجا کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تیرا مقصد پورا ہو جائے گا۔ جب وہ گھر آئی تو دیکھا سب لڑکیاں لڑکے ہو گئے تھے۔ (مسالک السالکین، صفحہ ۳۴۵)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : جنس کو تبدیل کر دینا بہت بڑی کرامت ہے۔ ایسی کئی کرامات آپ سے منسوب ہیں، جن میں چند اس کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ اس پر تعجب نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی صفت قادریت کے مظہر ہیں۔ چونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین ولی ہیں۔ لہٰذا باذن الٰہی آپ نے ایسی کرامات کا اظہار فرمایا کہ انسان کی عقل حیران رہ جائے۔ کتنے خوش نصیب تھے وہ لوگ جنہوں نے آپ کے زمانے کو پایا اور آپ سے عقیدت و محبت رکھی۔ جب انہیں کسی قسم کی مصیبت لاحق ہوتی حاضر خدمت ہو کر اس مشکل سے نجات حاصل کر لیتے۔ بعد میں آنے والوں کے لیئے بھی خوشخبری ہے کہ جب بھی آپ کو دل سے پکارے آپ فریاد رسی کو پہنچتے ہیں۔

کرامت نمبر ۱۹ : لڑکی کو لڑکا بنانا

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر

عرض کیا کہ یہ دربار عالی قبلہ حاجات ہے۔ پس میں ایک لڑکا طلب کرنے کے لیئے التجا کرتا ہوں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے وہ چیز عطا فرمائے جو تو چاہتا ہے۔ وہ آدمی روزانہ آپ کی مجلس میں حاضر ہونے لگا۔ قادر مطلق کے حکم سے اس کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ وہ شخص لڑکی کو لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے لڑکے کے لیئے درخواست کی تھی یہ تو لڑکی ہے۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اس کو لپیٹ کر اپنے گھر لے جا اور دیکھ کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ وہ حسب ارشاد اس کو گھر لایا اور دیکھا تو وہ لڑکا تھا۔ (تحفۃ القادریہ، صفحہ ۴۸)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : جنس کو تبدیل کر دینا یہ بھی بڑی کرامت ہے۔ اگرچہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے ہوا مگر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر ہوا۔ لہٰذا آپ کی یہ کرامت بھی ہے اور آپ کا زبردست تصرف جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا تھا۔ دوسرے یہ کہ صدیقین کی بات حق تعالیٰ پوری کرتا ہے۔ جب ان کے منہ سے کوئی بات نکل جاتی ہے۔ چونکہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اس شخص کو اولاد نرینہ کی خوشخبری سنا دی تھی اب بات کو سچا کرنا حق تعالیٰ کے ذمہ کرم پر تھا لہٰذا تقدیر کے مطابق جو لڑکی پیدا ہوئی سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے صدقے تقدیر بھی بدل دی، جنس بھی بدل دی اور آپ کی بات کو سچا کر دکھایا۔

چھٹی فصل

علم غیب اور فریاد رسی کے بیان میں

کرامت نمبر ۲۰ : مجلس وعظ میں تاجر کی دستگیری

شیخ محمد عبداللہ بطائحی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس وعظ میں جو مدرسہ بغداد میں قائم تھی ابوالمعالی محمد بن علی بغدادی تاجر حاضر ہوئے۔ پھر ان کو بول و براز کی حاجت نے اتنا تنگ کیا کہ چلنے پھرنے سے روک دیا' بڑی سخت تکلیف ہوئی۔ انہوں نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ ہو کر فریاد رسی چاہی۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے منبر کی سیڑھی سے نیچے اتر آئے اور لوگوں کو چیرتے ہوئے اس کے پاس آئے جو سوائے اس شخص کے کسی کو نظر نہ آئے اور اپنے رومال سے اس کے سر کو ڈھانپ لیا۔ تاجر کہتا ہے کہ میں ایک دم ایک بڑے جنگل میں پہنچ گیا جس میں نہر ہے' اس کے پاس ایک درخت ہے اس درخت پر میں نے وہ کنجیاں جو میری جھولی میں تھیں لٹکا دیں اور خود حاجت سے فارغ ہوا اور نہر سے وضو کیا اور دو رکعت نفل پڑھے۔ جب سلام پھیر لیا تو آپ نے اپنا رومال اوپر سے اٹھا لیا تو کیا دیکھتا ہوں اسی مجلس میں ہوں اور میرے اعضاء پانی سے تر ہیں اور حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ اپنی کرسی پر ہیں۔ گویا کہ وہ وہاں سے اترے ہی نہیں۔ میں چپ رہا البتہ اپنی کنجیوں کو گم پایا' کسی سے ذکر نہ

کیا۔ پھر وہ تاجر ایک مدت کے بعد بلاد عجم کی طرف قافلہ تیار کر کے چلا۔ بغداد سے چودہ دن تک چلے اور ایک منزل پر جنگل میں اترے جس میں نہر تھی۔ کہنے لگا یہ جنگل اس جنگل سے مشابہ ہے اور یہ نہر اس نہر سے مشابہ ہے تب اس کو وہ واقعہ یاد آیا اور اس جگہ کو پہچان لیا اپنی کنجیوں کو اسی درخت پر لٹکا ہوا پالیا۔ (بهجة الاسرار، صفحہ ۱۴۷)

○○○○○○○

تشریح نمبر ۱ : کرامت کی قسموں میں سے طے ارض بھی ایک قسم ہے کہ کسی کے لیئے زمین کا سکڑ جانا یا فاصلے کا کم ہو جانا ہے۔ یہ کرامت بھی اسی قسم سے ہے۔ کیونکہ اس شخص کے لیئے مجلس وعظ سے جنگل کی منزل چودہ دن کے سفر کے فاصلے پر تھی۔ علاوہ ازیں یہ کرامت آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کی مانند ہے جس سے کہ انہوں نے شہزادی بلقیس کا تخت سینکڑوں میل دور سے ایک آن میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں منتقل کر دیا۔ اسی طرح سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اس تاجر کو ایک آن میں چودہ روز کی مسافت طے کرا دی اور ایک ہی آن میں اس کو واپس بھی لے آئے۔

تشریح نمبر ۲ : اس کرامت سے آپ کے عظیم علم غیب کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وعظ مبارک میں مصروف ہونے کے باوجود مجلس میں موجود اس شخص کی حالت سے باخبر ہو کر اس کی مشکل آسان فرما دی۔ منقول ہے کہ ایک شخص حضرت سلیمان علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ عزرائیل علیہ السلام حیران تھے کہ اس شخص کی موت چند لمحے بعد چین میں آنی تھی جو کہ وہاں سے کئی روز کی مسافت پر تھا۔ اتنے میں اس

شخص کے دل میں خیال آیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت میں نے اپنے ملک چین واپس جانا ہے اور سفر کا حوصلہ نہیں۔ آپ اپنے معجزے سے وہاں پہنچا دیں۔ لہٰذا حضرت سلیمان علیہ السلام نے توجہ فرمائی اور اپنے معجزے سے ایک آن میں اسے چین پہنچا دیا اور عزرائیل علیہ السلام بھی پیچھے پہنچ گئے۔ پس جو معجزہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دکھایا اسی کی مانند کرامت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ظاہر فرمائی۔

کرامت نمبر ۲۱ : قافلے کی ڈاکوؤں سے نجات

شیخ عثمان صریفینی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبدالحق حریمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ہم اپنے شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس مدرسے میں تھے۔ آپ کھڑے ہوئے کھڑاویں پہنے ہوئے تھے۔ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی، جب سلام پھیرا تو للکارا اور ایک کھڑاوٴں پکڑ کر ہوا میں پھینکی جو ہماری نظروں سے غائب ہو گئی۔ پھر دوبارہ للکارا اور دوسری کھڑاویں پھینکی، وہ بھی ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔ کسی میں یہ جرات نہ ہوئی کہ آپ سے کچھ پوچھے۔ پھر تیئس (۲۳) روز کے بعد بلاد عجم سے ایک قافلہ آیا اس نے کہا کہ ہمارے پاس شیخ کی نذر ہے۔ آپ نے لینے کی اجازت دی۔ تب انہوں نے ہم کو دریائی اور ریشمی کپڑے اور سونا اور حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی وہ کھڑاویں دیں جو آپ نے اس روز پھینکی تھیں۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کھڑاویں کہاں سے لیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سفر کر رہے تھے کہ اتفاقاً ہمارے سامنے ڈاکوؤں کا ٹولہ

آ گیا۔ ان کے دو سردار تھے' انہوں نے ہمارا مال لوٹنا شروع کیا۔ پھر وہ جنگل میں اتر کر مال تقسیم کرنے لگے۔ پس اسی وقت ہم نے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو یاد کیا اور ہم نے کچھ مال نذر مانا کہ بچ رہے تو حضرت شیخ کو نذر کریں گے۔ ابھی ہم آپ کو یاد ہی کر رہے تھے کہ ہم نے دو ایسی بلند آوازیں سنیں جس سے تمام جنگل گونج اٹھا۔ پھر وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور کہا اپنا مال واپس لے جاؤ' نہ جانے ہم پر کیا آفت آپڑی ہے۔ پھر وہ ہم کو اپنے سرداروں کے پاس لے گئے جو کہ مرے پڑے تھے اور ہر ایک کے پاس ایک ایک کھڑاؤں پڑی تھی جو پانی سے تر تھی۔ تب ہم نے اپنا مال لیا اور وہ کھڑانویں بھی ساتھ لے آئے۔ (بھجۃالاسرار' صفحہ ۱۹۸)

○○○○○○○

تشریح : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اولیاء اللہ میں سب سے بڑے فریاد رس ہیں۔ رسالہ غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ جو آپ کی تصنیف ہے اس میں آپ نے ساٹھ سے زیادہ الہامات قلم بند فرمائے ہیں۔ ہر الہام سے قبل اللہ تعالیٰ آپ کو "یاغوث اعظم" کے الفاظ سے خطاب فرماتا ہے۔ لہٰذا یہ خطاب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے کسی انسان کا دیا ہوا نہیں ہے۔ جب لقب اور خطاب بخشا تب فریاد رسی اور دستگیری کے لیئے جس علم اور تصرف کی ضرورت تھی عطا کی اور آپ کا یہ منصب غوثیت ہمیشہ کے لیئے ہے۔ ایک قصیدے کے شعر میں آپ نے فرمایا ہمارے اگلوں کے سورج ڈوب چکے لیکن ہمارا سورج ابدالاباد تک افق اعلیٰ پر چمکتا رہے گا' ڈوبے گا نہیں۔ اسی لیئے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے فریاد رسی اور دستگیری طلب کرنا جائز ہے' کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے تصرف سے مخلوق کی دستگیری فرماتے ہیں' جو بھی آپ کو مصیبت میں

پکارے۔ مندرجہ بالا کرامت میں قافلے والوں نے ڈاکوؤں سے نجات کے لیئے آپ کو فریاد رسی کے لیئے پکارا لہٰذا سینکڑوں میل کے فاصلے کے باوجود آپ کی دونوں کھڑاؤں نے ڈاکوؤں کو ہلاک کر دیا اور قافلے والے سلامتی جان و مال کے ساتھ بغداد شریف پہنچے۔

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ایک قصیدے میں ارشاد فرمایا....

(ترجمہ) ہر خوف اور سختی میں ہمارا وسیلہ پکڑ' میں اپنی ہمت کے ساتھ تمام چیزوں میں تیری مدد کروں گا۔ میں اپنے مرید کا نگہبان ہوں' جس چیز سے وہ ڈرے اور میں ہر برائی اور فتنے سے اس کی حفاظت کرتا ہوں۔

(مظہر جمال مصطفائی' دوسرا قصیدہ' صفحہ ۱۱۸ – ۱۱۹)

کرامت نمبر۲۲ : ڈوبتے جہاز کو ترانا

ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مدرسے میں درس و تدریس میں مشغول تھے کہ اچانک آپ کا چہرہ اقدس سرخ ہو گیا اور آپ نے اپنا ہاتھ چادر کے اندر کر لیا۔ کچھ دیر بعد جب باہر نکالا تو آستین سے پانی ٹپک رہا تھا۔ طلباء آپ کے جلال سے مرعوب ہو گئے اور کچھ دریافت نہ کر سکے۔ اس واقعہ کے دو ماہ بعد کچھ سوداگر بحری سفر کر کے بغداد پہنچے اور بہت سے تحائف لے کر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے طلباء کے سامنے ان کا حال پوچھا سوداگروں نے بیان کیا کہ دو ماہ ہوئے ہم پرسکون سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ اچانک تیز و تند ہوا چلنے لگی اور سمندر میں ایک ہولناک طوفان برپا ہو گیا۔ ہمارا جہاز گرداب میں پھنس گیا اور ڈوبنے لگا۔

اس وقت بے اختیار ہماری زبان سے کلمہ یاسید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نکلا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک ہاتھ غیب سے نمودار ہوا اور اس نے جہاز کو کھینچ کر کنارے لگا دیا۔ طلبہ نے اس واقعہ کی تاریخ پوچھی تو وہی تھی جس روز کہ آپ نے بھیگی ہوئی آستین اپنی چادر سے نکالی تھی۔

(تذکرہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۱۶۴)

○○○○○○○

تشریح : یہ کرامت آپ کے علم غیب اور تصرف کے کمال کی دلیل ہے۔ پھر بغیر کہیں گئے بیٹھے بیٹھے جہاز کو گرداب سے نکالنا عظیم واقعہ ہے اور یہ کہ دستگیری اور فریاد رسی کی خاطر آپ کو یاسیدی عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ! پکارنا جائز ہے۔ کیونکہ پکارنے والے کا عقیدہ ہوتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم و تصرف سے ہی مدد فرماتے ہیں۔ آپ نے اپنے ایک قصیدے میں فرمایا....

(ترجمہ) اور میرا مرید مشرق یا مغرب یا چڑھے ہوئے دریا تلے جب بھی مجھ کو پکارے تو میں اس کی دستگیری کرتا ہوں۔ خواہ وہ دوش ہوا پر ہو میں ہر خصومت کے واسطے قضا کی تلوار ہوں۔ (مظہر جمال مصطفائی، آٹھواں قصیدہ، صفحہ ۱۴۰)

کرامت نمبر ۲۳ : شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی دستگیری

شیخ ابوالحسن علی بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ شونیزیہ کے قبرستان میں ایک روز گئے۔ آپ کے ہمراہ بہت سے فقہا و علماء تھے۔ تب آپ حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ شیرہ فروش کی قبر پر دیر تک کھڑے رہے یہاں تک کہ سخت

گرمی ہو گئی۔ پھر آپ ایسے حال میں واپس آئے کہ چہرہ اقدس پر خوشی کے آثار تھے۔ آپ سے طویل قیام اور خوشی کے آثار کے بارے میں پوچھا گیا' آپ نے فرمایا کہ جمعہ کے روز شعبان کے وسط میں شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت کے ساتھ اس لیئے نکلا کہ جمعہ کی نماز جامع الرضافہ میں پڑھی جائے۔ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ساتھ تھے۔ جب ہم نہر کے پل پر پہنچے تو شیخ نے مجھے دھکا دے دیا' وہ شدید سردی کے دن تھے' میں نے کہا بسم اللہ اور جمعہ کے غسل کی نیت کر لی۔ مجھ پر صوف کا جبہ تھا اور میری آستین میں کتاب کے اجزاء تھے۔ تب میں نے اپنا ہاتھ اونچا کر لیا کہ وہ تر نہ ہو جائے۔ وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ میں پانی سے نکلا اور جبہ نچوڑا۔ سردی سے سخت تکلیف محسوس ہوئی۔ تب آپ کے مرید مجھے تنگ کرنے لگے لیکن آپ نے ان کو جھڑکا اور کہا کہ میں نے ان کو اس لیئے تکلیف دی کہ ان کی استقامت کی آزمائش کروں' مگر میں نے ان کو پہاڑ کی طرح مضبوط پایا' جو اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔ پھر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا پس آج جب ان کی قبر میں ان کو دیکھا تو ان کو ایک جوہری لباس پہنے دیکھا۔ ان کے سر پر یاقوت کا تاج ہے' ان کے ہاتھ میں سونے کے کنگن ہیں۔ ان کے پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہیں۔ لیکن ان کا دایاں ہاتھ شل ہے۔ میں نے دریافت کیا تو فرمایا یہ وہی ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو دھکا دیا تھا اور نہر میں پھینکا تھا۔ پھر انہوں نے معذرت کی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کے قصور کی معافی طلب کی۔ میں ان کے لیئے دعا کرتا رہا اور پانچ ہزار اولیاء اللہ جو اپنی قبروں میں تھے میری دعا پر آمین کہتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ کو درست کر دیا جس سے انہوں نے مجھ

سے مصافحہ کیا اور ان کی خوشی پوری ہوئی۔ (بھجۃ الاسرار، صفحہ ۱۵۲)

○○○○○○○

تشریح نمبر۱ : حضرت حماد وباس ﷫ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے استاد تھے اور انہوں نے آپ کو کسی سزا یا تکلیف کی نیت سے نہیں بلکہ صرف آپ کی استقامت آزمانے کے لیئے دھکا دیا تھا۔ جس سے آپ کو اذیت پہنچی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اور گرفت کر لی کیونکہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین ولی ہیں۔ لہٰذا مقام عبرت ہے سب کے لیئے اور خاص طور پر ان لوگوں کے لیئے جو محبوب اولیاء کی شان میں دانستہ طور پر گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں۔ ان کا کس قدر برا انجام ہو گا اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

شیخ صنعان اصفہانی ﷫ ولی کامل تھے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے اس اعلان پر کہ یہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے، اپنی گردن خم کرنے سے انکار کیا خواہ خود کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے، خواہ مرتبہ غوث اعظم ﷜ کو سمجھنے میں دھوکا کھانے کی وجہ سے (واللہ اعلم) گردن خم کرنے سے انکار کرتے ہی ان کی ولایت سلب ہو گئی یہاں تک کہ ولایت تو کہاں ایمان سے بھی جانے لگے اور کفر اختیار کرنے کے قریب تھے کہ ان کے ایک خاص مرید نے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ان کے لیئے فریاد کی جو قبول ہوئی۔ پھر شیخ صنعان کے معافی مانگنے پر ان کی ولایت بحال ہوئی۔

تشریح نمبر۲ : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کرامت ہے کہ ایک تو آپ نے قبر کا حال جان لیا کہ قبر میں حضرت حماد وباس ﷫ کے ساتھ کیا معاملہ ہو رہا

ہے' وجہ بھی جان لی اور اپنے استاد محترم کی اس تکلیف کو بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرما کر دور کروا دیا۔ یعنی علم غیب' تصرف و دستگیری اس کرامت سے عیاں ہے۔

تشریح نمبر ۳ : اس کرامت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا مرتبہ حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر تھا' کیونکہ آپ کی دعا سے ان کی مصیبت دور ہوئی ورنہ عالم برزخ میں قیامت تک ان کا ہاتھ شل رہتا اور آخرت میں نہ جانے کیا معاملہ ہوتا۔ پس استاد ہونے کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے مشکل دور کرنے کا سبب بنایا اور چونکہ اذیت سرد پانی میں گرنے کی سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو پہنچی تھی لہٰذا انہی کی دعا نجات کا سبب بنی۔

کرامت نمبر ۲۴ : گم شدہ اونٹ کا مل جانا

ایک سوداگر شریف مقروضی چودہ اونٹوں پر شکر لاد کر تجارت کے لیئے جا رہا تھا۔ راستے میں ایک لق و دق صحرا میں قافلے کو قیام کرنا پڑا۔ آخر شب جب قافلہ چلنے کے لیئے تیار ہوا تو چار لدے ہوئے اونٹ کہیں غائب ہو گئے۔ سوداگر بہت پریشان ہوا اور بہت تلاش کیا لیکن اونٹ نہ ملے۔ وہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدت مند تھا' پریشانی کے عالم میں آپ کو پکارا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک سفید پوش نورانی بزرگ ایک ٹیلے پر کھڑے ہیں اور ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ جب وہ اس ٹیلے کے پاس پہنچا تو وہ بزرگ غائب ہو گئے' اس نے ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو دوسری جانب چاروں اونٹ سامان سمیت بیٹھے تھے۔ (قلائد الجواہر' صفحہ ۲۳۰)

○○○○○○○

تشریح نمبر۱ : اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بزرگ سفید پوش نورانی آپ ہی ہوں گے کہ سوداگر کی رہنمائی کے لیئے ظاہر ہوئے ہوں یا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے کسی بزرگ کو رہنمائی کے لیئے بھیجا ہو۔ (واللہ اعلم) اس کرامت سے یہ واضح ہو گیا کہ آپ مصیبت زدوں کی فریاد رسی کرتے ہیں۔ جیساکہ آپ کے خطاب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ہی ظاہر ہے۔ اور آپ نے خود بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی مصیبت میں مجھے پکارے میں اس کی دستگیری کرتا ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کو علم بھی ہوتا ہے کہ کون مصیبت میں ہے۔ طول طویل فاصلے سے اس کی فریاد بھی سن لیتے ہیں خواہ وہ فریاد دل ہی میں کرے اور دستگیری کے لیئے پہنچ بھی جاتے ہیں جیساکہ آپ کی شان کے لائق ہے۔

تشریح نمبر۲ : آپ کی یہ کرامت سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت سے مناسبت رکھتی ہے جس میں آپ نے منبر پر مدینہ شریف میں بیٹھے فرمایا تھا کہ اے ساریہ رضی اللہ عنہ پہاڑ کی طرف دیکھ ۔ سینکڑوں میل کے فاصلے پر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے جو لشکر اسلام کے سپہ سالار تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سن کر جب پہاڑ کی جانب دیکھا تو دشمن عقب سے حملہ کرنے والا تھا۔ پھر آپ سنبھل گئے ورنہ دشمن کے نرغے میں آجاتے ۔ آپ نے جنگ کی حکمت عملی تبدیل کر لی اور دشمن پر فتح یاب ہوئے۔

ساتویں فصل

مریدوں کی دستگیری کے بیان میں

کرامت نمبر ۲۵ : آپ کے مریدوں کی ارواح توبہ پر قبض ہونگی

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری اپنے مکاشفات میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے مشاہدے میں دیکھا کہ اہل بغداد نے ایک روز سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو اپنی جگہ پر نہ پایا تو آپ کی تلاش میں نکلے' کیا دیکھتے ہیں کہ آپ دریائے دجلہ کے پانی پر بیٹھے ہیں اور مچھلیاں آپ کی طرف فوج در فوج آکر سلام عرض کرتی ہیں اور ہاتھ پاؤں کو چومتی ہیں۔ پھر ایک سبز رنگ کی جائے نماز سونے چاندی سے مرصع دیکھی جس پر دو سطریں لکھی تھیں۔ پہلی میں الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون لکھا تھا اور دوسری میں سلام علیکم اھل البیت انہ حمید مجید لکھا ہوا تھا۔ یہ وجد میں ہوا پر بچھی ہوئی تھی اور اس پر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ بیٹھے تھے۔ پھر چند مرد باہیبت آئے اور جائے نماز کے پاس کھڑے ہو گئے۔ آپ نے نماز پڑھائی انہوں نے اور بغداد کے اولیائے کرام نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ جب آپ تکبیر کہتے اور تسبیح کہتے تو حاملان عرش اور آسمانوں کے فرشتے بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہتے۔ پھر آپ نے دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ میں تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے مریدوں کی ارواح توبہ پر قبض کرنا اس پر فرشتوں اور حاضرین نے آمین کہی۔ ندا آئی کہ بشارت ہو ہم نے تمہاری دعا قبول کی۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۵۷)

○○○○○○○

تشریح نمبر ۱ : حضرت سہیل بن عبداللہ تستری سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے پہلے گزرے ہیں لیکن بحالت کشف و مشاہدہ یہ واقعہ آپ نے پیشگی مشاہدہ فرمایا۔ اس واقعہ میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں کے لیئے خوشخبری بھی ہے کہ وہ بغیر توبہ کے نہیں مریں گے اور سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے عظیم المرتبت ہونے کی بھی دلیل ہے کہ آپ کی دعا مبارک پر فرشتوں نے بھی آمین کہی اور خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے قبولیت کی بھی نوید مل گئی۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جو آپ کا مرید ہوا اور آخری سانس تک اس ارادت، عقیدت و محبت کو برقرار رکھا تاکہ مریدوں میں شمار رہے اور اس خوشخبری کا مستحق بنے۔ ایک قصیدے میں آپ نے بیان فرمایا...

(ترجمہ) اے میرے مرید میرے دامن کو مضبوطی سے تھام لے اور میرے ساتھ پختہ ارادت ہو تاکہ میں دنیا میں اور قیامت کے روز تیری حمایت کروں۔

(مظہر جمال مصطفائی، تیسرا قصیدہ، صفحہ ۱۲۲)

تشریح نمبر ۲ : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے ایک صحیفہ دیا گیا جس میں قیامت تک آنے والے میرے اصحاب اور مریدوں کے نام درج تھے اور مجھ سے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سب کو میں نے تمہارے سبب بخش دیا ہے۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۹۵)

کرامت نمبر۲۶ : ہندو مرید کا ایمان پر خاتمہ اور کفن دفن

شہر برہان پور میں ایک ہندو رہتا تھا وہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا بہت عقیدت مند تھا اور خود کو آپ کا مرید بتاتا تھا اور ہر سال کھانے پکوا کر علماء اور فقراء کو کھلاتا اور مشعلوں کو روشن کرتا اور مجلس کو مزین کرتا اور یہ سب کچھ آپ کی محبت کی وجہ سے کرتا۔ جب وہ فوت ہوا تو ہندوؤں نے اسے مرگھٹ پر لے جا کر آگ میں ڈالا لیکن اس کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ پھر انہوں نے اتفاق رائے سے اسے دریا میں ڈال دیا۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ایک بزرگ کو خواب میں فرمایا فلاں ہندو میرا روحانی فرزند ہے جس کا نام مردان خدا کے نزدیک سعداللہ ہے اسے پکڑ کر غسل دو اور اس پر نماز پڑھ کر دفن کر دو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے مریدوں کو دنیا اور آخرت کی آگ میں نہ جلاؤں گا اور ان کا خاتمہ ایمان پر اور توبہ پر کروں گا۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۴۲)

○○○○○○○

تشریح نمبر۱ : معلوم ہوا کہ ہندو دل سے مسلمان ہو چکا تھا اور آپ سے عقیدت و محبت رکھتا تھا۔ لیکن کسی مجبوری یا مصلحت کی بناء پر اس نے اس حقیقت کا اظہار کسی سے نہ کیا تھا۔ لیکن سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اس کی باطنی حالت سے واقف تھے اس لیئے اس کے مرنے کے بعد ایک بزرگ کے ذریعہ کفن دفن کا انتظام کروا دیا۔ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گیارھویں شریف منانا جائز ہے اور سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی توجہ اور عنایت اس شخص پر ہوتی ہے جو اہتمام کرتا ہے

جیسا کہ اس ہندو پر ہوئی۔

تشریح نمبر۲ : دلو رام کوثری ایک ہندو شاعر تھے۔ عید میلادالنبی ﷺ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور تعریف میں نعت لکھا کرتے' آخر اس عقیدت کی برکت سے انہیں ایمان نصیب ہوا اور نام عبدالرحمٰن کوثری ہوا۔ آپ ایک نعت شریف میں لکھتے ہیں ۔

ہے عشق پیمبر میں نہیں شرط مسلماں

ہے کوثری ہندو بھی طلبگار محمد ﷺ

دراصل جب وہ ہندو تھے فن شاعری کے سبب نعت لکھتے لکھتے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ہو گیا جو ایمان لانے کا سبب بنا۔ یہ شعر اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ ان کی مثال بھی اس ہندو کی سی ہے جو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے عقیدت رکھنے کے سبب صاحب ایمان ہوا۔

کرامت نمبر۲۷ : سچے ارادت مند کے لیئے قبر سے باہر آنا اور بیعت فرمانا

بغداد شریف سے دور دراز ایک علاقے میں ایک تاجر رہتا تھا جو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا بے حد عقیدت مند تھا اور اس نے یہ عزم کر رکھا تھا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے دست اقدس پر براہ راست بلاواسطہ بیعت کر کے غلامی اور مریدی کا شرف حاصل کرے گا۔ مصروفیات کی وجہ سے وہ چالیس سال تک آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ آخرکار

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیئے سفر طے کر کے بغداد شریف پہنچا تو معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا ہے۔ اپنی مراد پوری نہ ہونے کا اس کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ اس نے اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی ٹھانی۔ پھر خیال آیا کہ جب اتنی دور آیا ہوں تو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پرانوار کی زیارت تو کرلوں چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبرانور کے پاس آیا تو آپ حقیقتاً قبر مبارک سے نکلے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے توجہ دی اور اپنے سلسلے میں بیعت فرما کر مرید بنا لیا۔ اس کے ساتھ تین سو آدمی بھی جو اس وقت حاضری کی خاطر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر موجود تھے انہوں نے بھی اس شخص کے طفیل آپ رحمۃ اللہ علیہ سے براہ راست بیعت کی اور واصل باللہ ہو گئے۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۵۶)

○○○○○○○

تشریح نمبر۱ : اس کرامت سے معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ قبر شریف میں زندہ ہیں۔ اسی طرح دیگر اولیاء کاملین کا حال ہے۔ لہٰذا ارادت مند کی سچی عقیدت ملاحظہ فرمائی تب اس کی دلجوئی کے لیئے حقیقتاً قبرانور سے نکلے اور اس کو اور دیگر حاضر لوگوں کو براہ راست اپنی بیعت میں لے لیا۔ اس واقعے سے آپکے علم اور تصرف کا بھی پتہ چلتا ہے اور یہ کہ جو شخص سچی عقیدت کے ساتھ خود کو آپکی طرف منسوب کرے وہ آپ کے مریدوں میں سے ہی ہے۔ (تحفۃ القادریہ، صفحہ ۴۰)

تشریح نمبر۲ : آپ کی یہ کرامت سیدعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس معجزے کی قبیل سے ہے کہ شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو عرض کی اب تک میری روح آپ کی خدمت اقدس میں سلام پیش کرنے کے لیئے حاضر ہوا کرتی تھی اب میں خود حاضر ہوں۔ پس قبر انور سے سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا دست اقدس باہر نکالا جسے شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے چوما اور آنکھوں سے لگایا۔

(سیرت غوث الثقلین صفحہ ۱۹۹، بحوالہ علامہ یافعی روض الریاحین)

تشریح نمبر ۳ : شیخ ابوالبرکات کے خادم ابوالعشائر سے منقول ہے کہ میں نے شیخ ابوالبرکات سے سنا وہ فرماتے تھے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے اذن کے بغیر کوئی ولی ظاہر و باطن میں تصرف نہیں کر سکتا اور وہ ایک ایسے شخص ہیں کہ ان کو انتقال کے بعد بھی عالم میں ایسا تصرف دیا گیا ہے جیسا کہ انتقال کے پہلے حیات ظاہری میں تھا۔

(تحفۃ القادریہ، صفحہ ۷۰)

کرامت نمبر ۲۸ : آپ کے ارادت مند کی عذاب قبر سے نجات

بغداد شریف کے محلہ باب الازج کے قبرستان میں ایک قبر سے مردے کے چیخنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ لوگوں نے یہ بات سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا اس قبر والے نے مجھ سے خرقہ پہنا ہے۔ لوگوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا کبھی اس نے میری مجلس میں حاضری دی ہے ؟ لوگوں نے عرض کیا ہمیں معلوم نہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا اس نے میرے طعام سے کچھ کھایا تھا، لوگوں نے عرض کیا ہمیں معلوم نہیں۔ اس کے بعد آپ نے مراقبہ فرمایا اور سر اقدس اٹھا کر فرمایا کہ فرشتوں نے مجھے بتایا کہ اس

شخص نے آپ کی زیارت کی ہے اور آپ سے حسن ظن و محبت رکھتا تھا۔ لہٰذا اس وجہ سے حق تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا۔ اس کے بعد اس قبر سے کبھی آواز سنائی نہ دی۔ (تحفۃ القادریہ، صفحہ ۴۷)

○○○○○○○

تشریح : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے یہ سوالات اس لیئے دریافت فرمائے کہ لوگوں کو یہ بات ذہن نشین ہو جائے کہ اگر کسی نے آپ کا خرقہ نہیں پہنا یا مجلس میں حاضر نہ ہو سکا یا آپ کے پیچھے نماز نہ پڑھ سکا تب بھی اگر آپ سے حسن ظن رکھا اور محبت رکھی تو حق تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے۔ جو لوگ آپ کے زمانے میں تھے ان کے لیئے ممکن تھا کہ وہ آپ کی عنایت سے خرقہ حاصل کر لیتے یا آپ کی مجلس میں حاضر ہو جاتے یا آپ کے پیچھے نماز پڑھ لیتے۔ لیکن یہ سعادت بعد میں آنے والوں کو کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ لہٰذا بعد والوں کے لیئے یہ بڑی سعادت ہے کہ آپ سے حسن ظن اور محبت رکھیں یا خود کو آپ کی طرف منسوب کریں یا سلسلہ قادریہ میں داخل ہو کر آپ سے نسبت قائم کریں۔

کرامت نمبر۲۹ : آپ کا نام لینے والے کی عذاب قبر سے نجات

ایک بہت ہی گنہگار شخص تھا لیکن اس کے دل میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی محبت تھی۔ جب اس کے مرنے کے بعد اس کو دفن کیا گیا تو قبر میں منکر نکیر نے سوالات کیئے تو اس نے ہر دفعہ سیدی عبدالقادر کہا تو منکر نکیر کو حق تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا کہ اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے اس کو میرے محبوب سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ سے جو صادقین میں

سے ہیں محبت ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو اور کچھ نہ کہو۔

(تفریح الخاطر، صفحہ ۵۲)

○○○○○○○

تشریح : معلوم ہوا کہ بخشش اور نجات کا دارومدار صرف اعمال پر ہی نہیں ہے بلکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور اہل اللہ سے محبت پر بھی ہے۔ یہ واقعہ اس حدیث کے واقعے سے مطابقت رکھتا ہے کہ ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے قیامت کے لیئے کیا تیاری کی ہے عرض کیا میں عمل تو اتنے نہیں رکھتا البتہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندہ اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

(مدارج النبوت، جلد اول، صفحہ ۵۲)

لہٰذا معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے محبت رکھنے والے کی بخشش ہو گی۔ انشاء اللہ

آٹھویں فصل

آپ کے علم غیب اور تصرف کے بیان میں

کرامت نمبر ۳۰ : آپ کو آزمانے والے سو فقہا کی گرفت اور معافی

شیخ عارف بن نبہان بن رکاف شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ جب شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی شہرت بڑھی تو بغداد کے ایک سو فقہا اس لیئے جمع ہوئے کہ ہر ایک ان میں سے مختلف علوم میں مسئلہ پوچھے تاکہ آپ لاجواب ہوں۔ یہ سب مل کر آپ کی مجلس وعظ میں آئے۔ میں اس روز وہیں موجود تھا۔ جب مجلس قائم ہوئی تو شیخ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ مراقبے میں ہوئے اور آپ کے سینے سے ایک نور کی بجلی چمکی جس کو وہی شخص دیکھتا تھا جسے خدا تعالیٰ دکھانا چاہتا۔ ان سو فقیہوں کے سینوں پر سے اس کا گزر ہوا جس سے وہ بے قرار ہو گئے اور چلا اٹھے، آپ کی کرسی تک گئے اور اپنے سروں کو آپ کے قدموں پر رکھ دیا اور یک دم مجلس میں شور برپا ہو گیا۔ تب حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر ایک کو سینے سے لگایا اور ہر ایک سے کہا کہ تمہارا مسئلہ یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے۔ یہاں تک کہ سب کے مسائل بیان کر دیئے۔ جب مجلس ختم ہوئی تو میں ان فقہا

کے پاس آیا اور ان سے حال پوچھا تو کہنے لگے کہ جب ہم مجلس میں بیٹھے تو ہمارے سینوں سے تمام علوم سلب ہو گئے جیسا کہ ہم کو کبھی علم تھا ہی نہیں۔ پھر جب آپ نے ہم کو سینے سے لگایا تو وہ تمام علوم واپس کر دیئے۔ پھر آپ نے وہ تمام مسائل کے جواب بیان کر دیئے جو ہم تیار کر لائے تھے۔

(بهجة الاسرار، صفحہ ۲۸۱)

○○○○○○○

تشریح : اس کرامت سے کئی باتوں کا پتہ چلتا ہے ایک یہ کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو اتنا تصرف حاصل ہے کہ آپ دوسروں کے سینوں سے علم کو سلب کر سکتے ہیں اور واپس بھی عطا فرما سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ کو یہ غیب کا علم حاصل تھا کہ وہ فقہا کس ارادے سے آئے ہیں اور ان کے کیا سوالات تھے۔ تیسرے یہ کہ جو کوئی اولیائے کاملین کو آزمائے یا ان کی شان کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔ جیسا کہ ان فقہا کا ہونے لگا تھا' اگر آپ درگزر نہ فرماتے۔ چوتھے یہ کہ آپ کا علم اس قدر وسیع تھا کہ سب کے مدلل جوابات عطا فرمائے۔

تحفة القادریہ میں ہے کہ ابن سقا عبداللہ اور سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ ایک شخص کی زیارت کو گئے جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ غوث ہے۔ راستے میں ابن سقا نے کہا کہ میں غوث سے ایسا سوال کروں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکے گا۔ عبداللہ نے کہا کہ میں کچھ پوچھوں گا دیکھیں اس کا کیا جواب دے۔ سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا معاذاللہ میں ہرگز سوال نہیں کروں گا بلکہ دیدار کی برکت کا منتظر رہوں گا۔ جب وہ غوث کے پاس گئے تو انہوں نے ابن سقا کو غصے سے دیکھا اور کہا تیرا سوال یہ ہے اور جواب یہ ہے۔ میں تیرے اندر کفر کی آگ شعلہ زن دیکھتا ہوں۔

عبداللہ سے کہا تیرا سوال یہ ہے اور جواب یہ ہے' تو دنیا میں ڈوبا رہے گا۔ سیدی عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کو نزدیک بٹھایا' عزت کی اور کہا آپ نے اللہ اور رسول کو خوش کیا۔ (تحفۃ القادریہ' صفحہ ٦٤)

کرامت نمبر ۳۱ : بزاز کا آپ پر اعتراض' سزا اور معافی

شیخ ابوالفضل احمد بن قاسم بغدادی سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ عمدہ اور قیمتی لباس پہنتے تھے۔ ایک روز میرے پاس آپ کا خادم سونا لایا اور کہا کہ ایسا کپڑا دو جو کہ ایک دینار فی گز سے کم یا زائد نہ ہو۔ میں نے اس کو دے دیا اور دریافت کیا کہ یہ کس کے لیئے لے جاتے ہو؟ اس نے کہا اپنے سردار شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیئے۔ میں نے دل میں کہا کہ شیخ نے خلیفہ کے لیئے بھی کوئی کپڑا نہ چھوڑا۔ یہ بات ابھی میرے دل میں آئی ہی تھی کہ میں نے اپنے پاؤں میں ایک کیل گڑھی ہوئی دیکھی اس کے درد سے میں بیتاب ہو گیا۔ لوگ جمع ہو گئے کہ اسے میرے پاؤں سے نکالیں مگر وہ نہ نکال سکے۔ میں نے کہا مجھے اٹھا کر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے چلو۔ جب مجھے آپ کی خدمت میں ڈال دیا گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوالفضل تم ہم پر دل سے کیوں اعتراض کرتے ہو۔ عزت پروردگار کی قسم میں نے کبھی لباس نہیں پہنا۔ یہاں تک کہ مجھ کو کہا گیا کہ تم کو ہمارے حق کی قسم ہے تم ایسا قمیص پہنو جس کی قیمت ایک دینار فی گز ہو۔ اے ابوالفضل یہ کفن ہے اور یہ ہزار موت کے بعد ہے۔ پھر آپ نے میرے پاؤں پر ہاتھ پھیرا تب وہ کیل جاتی

رہی اور درد ختم ہو گیا۔ واللہ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں سے وہ آئی تھی اور کدھر چلی گئی۔ میں اسی وقت چلنے پھرنے لگ گیا۔

(بهجۃ الاسرار، صفحہ ۲۸۷)

○○○○○○○

تشریح نمبر ۱ : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالٰی کے محبوب ترین ولی ہیں، اس لیئے جب شیخ احمد نے دل میں آپ کے لباس پر اعتراض کیا تب ہی انہیں سزا ملی جو غلطی کا اعتراف کرنے کے بعد معاف کر دی گئی۔ غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے اس فرمان کہ یہ ہمارا کفن ہے جو ہزار موت کے بعد ہے سے مفہوم یہ ہے کہ اولیائے کاملین اپنے قلب پر اللہ تعالٰی کی تجلیات برداشت کرتے ہیں۔ جبکہ تجلی کا ایک پرتو کوہ طور کو ریزہ ریزہ کر گیا۔ لہٰذا ان تجلیات کو برداشت کرنا موت سے کم نہیں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ عراق کے بیابانوں میں ۲۵ سال تک مجاہدات و ریاضات کر کے نفس سے کلی طور پر آزاد ہو چکے تھے اور ہر کام اللہ تعالٰی کے اذن سے کرتے تھے لہٰذا قیمتی لباس بھی اذن الٰہی سے پہنا، جسے ابوالفضل نہ سمجھ سکے اور اعتراض کر بیٹھے۔ جو لوگ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی شان اقدس میں جان بوجھ کر گستاخی کرتے ہیں اور توبہ نہیں کرتے ان کا کیا حال ہو گا۔

تشریح نمبر ۲ : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے کہا جاتا ہے کہ اے عبدالقادر! میرے اس حق کی قسم جو میرا تجھ پر ہے کھا اور پی اور بات کر۔ خدا کی قسم جب تک مجھے حکم نہ ہو نہ کچھ کھاتا ہوں نہ کچھ کہتا ہوں۔ (اخبار الاخیار) اس بات سے مزید واضح ہو گیا کہ جو قیمتی لباس سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے پہنا

وہ بحکم الٰہی تھا۔

کرامت نمبر ۳۲ : لوگوں کے قلوب آپ کے دست تصرف میں ہونا

شیخ عمر بزاز رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ میں سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ جمعہ کے روز جامع مسجد کی طرف گیا۔ آپ کو کسی نے سلام نہ کیا۔ میں نے کہا یہ عجیب بات ہے ہم تو ہر جمعہ جامع مسجد میں جاتے تھے اور حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ اس قدر ہجوم ہوتا تھا کہ ہم مشکل سے پہنچتے تھے۔ میں نے یہ فقرہ ابھی پورا بھی نہ کیا تھا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا اور لوگوں نے سلام کہنے میں جلدی کی یہاں تک کہ مجھ میں اور آپ میں لوگ حائل ہو گئے پھر میں نے دل میں کہا کہ وہ حال اس حال سے بہتر تھا تب آپ نے میری طرف توجہ کی اور مسکراتے ہوئے فرمایا اے عمر! تم ہی نے ارادہ کیا تھا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ اگر چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر دوں۔

(بهجة الاسرار ' صفحہ ۲۲۴)

○○○○○○○

تشریح : سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوق کے قلوب اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے الٹتا پلٹتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ولی کو اس تصرف و کمال کا مظہر بنایا کہ لوگوں کے دل جس طرف چاہتے

پھیر دیتے۔ اس کرامت سے آپ کے علم غیب کا بھی پتہ چلتا ہے کہ دوسرے کے دل کی باتوں کو جانتے تھے۔

کرامت نمبر ۳۳ : مشکلات کی گرہیں کھولنا

حضرت ابوالحسن جوسقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ مجھ پر ایک واردات عظیم ظاہر ہوئی کہ جس کے بہت سے امور میرے لیئے مشکل تھے۔ میں اپنے شیخ حضرت نصرالہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا تاکہ اپنی مشکلات ان سے بیان کروں اور ان کا حل پوچھوں۔ اس سے پیشتر کہ میں کچھ کہوں آپ نے فرمایا کہ ہم تیری مشکلات کو باتوں سے حل نہیں کر سکتے بلکہ وہ قدرت افعال سے حل ہوں گی اور یہ بات اس زمانے میں سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کے حیطہ قدرت میں ہے' ان کی خدمت میں جانا چاہیئے۔ میں وہاں سے سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا تو دیکھا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ مدرسے کی محراب میں جلوہ فرما ہیں۔ میں آگے گیا تو میری طرف دیکھ کر ایک رنگین دھاگہ جس میں بہت سی گرہیں تھیں مصلے کے نیچے سے نکالا ' اس کا ایک سرا اپنے ہاتھ میں رکھا اور دوسرا میرے ہاتھ میں دے دیا اور ہر گرہ کے بدلے جو اس دھاگے سے کھولتے تھے میرے حال کی ایک گرہ کھل جاتی تھی۔ جب سب گرہیں کھول چکے تو اس واردات کی تمام مشکلات آسان ہوگئیں اور اس کے پوشیدہ امور مجھ پر ظاہر ہو گئے۔ پھر فرمایا ان کو قوت سے پکڑ اور اپنی قوم سے کہہ کہ ان کو اچھی طرح پکڑیں۔ پھر میں شیخ علی الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ سید

عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ عارفوں کے اماموں کے بادشاہ اور متصرفین کی زمام کے مالک ہیں۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۲۶ - تحفۃ القادریہ، صفحہ ۶۹)

○○○○○○○

تشریح : اس کرامت سے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے کمال تصرف کا پتہ چلتا ہے کہ ابوالحسن جوسقی کے احوال میں کئی رکاوٹیں تھیں وہ ایک ایک کر کے دور کر دیں۔ گرہ رکاوٹ کے مفہوم میں لیا جاتا ہے۔ لہٰذا ظاہری اسباب کے لحاظ سے دھاگے کی گرہیں کھولتے گئے لیکن اس عمل کے ساتھ آپ کا تصرف شامل تھا۔ جب ان کی تمام گرہیں کھول دیں یعنی رکاوٹیں دور کر دیں تو حال بحال ہو گیا اور پوشیدہ امور ظاہر ہو گئے۔ اس کرامت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ کام صرف آپ ہی کر سکتے تھے ورنہ ابوالحسن جوسقی کے پیرومرشد شیخ نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ جو خود ایک بڑے ولی کامل تھے اپنے مرید کی خود مشکلات دور فرما سکتے تھے۔

کرامت نمبر ۴۴ : ایک گویے کی توبہ کا واقعہ

شیخ ابوالرضا رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ ایثار کے موضوع پر بات کر رہے تھے کہ اتنے میں آپ خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا میں تم سے صرف سو دینار کے لیئے کہتا ہوں۔ بہت سے لوگ آپ کے پاس سو سو دینار لے کر آئے، آپ نے صرف ایک شخص سے لیئے اور مجھ کو بلا کر فرمایا کہ تم یہ رقم لے کر مقبرہ شونیزیہ جاؤ، وہاں ایک بوڑھا شخص بربط بجا رہا ہو گا اسے یہ دے دو اور اس کو میرے پاس لے آؤ۔ میں گیا

اور سو دینار اس کو دیئے۔ وہ یہ دیکھ کر چلایا اور بیہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو میں نے اس سے کہا کہ حضرت سیدنا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ تم کو بلا رہے ہیں۔ وہ شخص بربط اپنے کندھے پر رکھ کر میرے ساتھ چل دیا۔ جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے اس سے فرمایا تم اپنا قصہ تفصیل سے بیان کرو۔ اس نے کہا حضور میں اپنی صغر سنی میں بہت عمدہ گاتا بجاتا تھا اور لوگ بڑے شوق سے میرا گانا سنتے تھے۔ جب میں بڑھاپے کو پہنچا تو لوگوں کا التفات میری طرف بہت کم ہو گیا۔ اسی لیئے میں عہد کر کے شہر سے باہر نکل گیا کہ اب آئندہ میں صرف مردوں کو اپنا گانا سناؤں گا۔ میں اس اثنا میں قبرستان میں پھرتا رہا ایک مرتبہ ایک شخص نے قبر سے سر نکال کر کہا کہ تم مردوں کو اپنا گانا کہاں تک سناؤ گے پھر مجھے نیند آ گئی۔ پھر میں نے اٹھ کر یہ اشعار پڑھے....

(ترجمہ) الٰہی قیامت کے دن کے لیئے میرے پاس کوئی سامان بجز اس کے نہیں کہ دل سے امید مغفرت رکھتا ہوں اور زبان سے تیری حمد و ثنا کرتا ہوں۔ کل امید رکھنے والے تیری بارگاہ میں کامیاب ہوں گے۔ اگر میں محروم رہ جاؤں تو میری بدقسمتی پر افسوس۔ اگر نیک لوگ ہی تیری بخشش کے امیدوار ہوتے تو گنہگار لوگ کس کے پاس جا کر پناہ لیتے۔ میرا بڑھاپا قیامت کے دن تیری درگاہ میں میرا شفیع بنے گا۔ امید ہے کہ تو مجھے اس کا لحاظ کر کے دوزخ سے بچا لے گا۔

میں کھڑا یہی اشعار پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں آپ کے خادم نے آ کر یہ دینار دیئے۔ اب میں گانے بجانے سے تائب ہو کر خدا کی طرف رجوع کرتا ہوں اور پھر اس نے اپنا بربط توڑ ڈالا۔ اس وقت سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ

علیہ نے سب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب اس شخص نے ایک لہو و لعب کی بات میں راست بازی اور سچائی اختیار کی تو خدا تعالیٰ نے اسے اس کے مقصد میں کامیاب کیا۔ تو جو شخص فقر و طریقت میں اپنے تمام احوال میں سچائی سے کام لے تو اس کا کیا حال ہو گا۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۹۵)

○○○○○○○

تشریح : اس کرامت سے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے علم غیب کا پتہ چلتا ہے کہ گویے کی دل کی کیفیت سے آگاہ تھے اور جب کہ وہ مایوسی کے عالم میں تھا۔ آپ نے تالیف قلب کے لیئے سو دینار اسے عنایت کیئے اور آپ کی توجہ اور تصرف سے وہ اس غیر شرعی فعل سے تائب ہوا اور یہ کہ آپ نے یہ فرما کر کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے مقصد میں کامیاب کیا اس کے قرب ولایت کی خبر دی۔ جب آپ کے گھر آنے والا چور قطب بن سکتا ہے تو پھر آپ کے دست اقدس پر توبہ کرنے والا ولی اور مقرب بارگاہ الٰہی کیوں نہ بنے۔

کرامت نمبر ۳۵ : یحییٰ نامی بیٹے کی ولادت کی پیشین گوئی

سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ آپ فرماتے ہیں ایک دفعہ والد ماجد سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سخت بیمار ہو گئے۔ ہم ان کے پاس بیٹھ گئے اور آبدیدہ تھے۔ ہماری اس حالت کو دیکھ کر آپ نے فرمایا ابھی مجھے موت نہیں آئے گی کیونکہ میری پشت میں یحییٰ نامی ایک لڑکا ہے جس کی پیدائش ہونی ہے۔ آپ کے فرمان کے مطابق صاحبزادے کی ولادت ہوئی اور یحییٰ نام رکھا گیا۔ پھر ایک عرصہ دراز تک آپ زندہ رہے۔

(سیرت غوث الثقلین، صفحہ ۱۴۳ / بحوالہ قلائد الجواہر)

تشریح : آپ کا علم غیب اس کمال درجے کا تھا کہ آپ جانتے تھے کہ صلب میں کس کی حقیقت موجود ہے لہٰذا آپ نے پیشین گوئی فرما دی کہ یحییٰ نامی لڑکا پیدا ہو گا۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ آپ کے علم غیب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ماں کے رحم میں کیا ہے۔ یعنی لڑکا ہے یا لڑکی۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پانچ چیزوں کا علم سوائے اس کے کسی کو نہیں۔ ان پانچ میں سے ایک چیز یہ ہے کہ ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ اس فرمان سے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اس بات کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہو سکتا پھر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو کس طرح ہو سکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ حقیقی اور ذاتی علم حق تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں جو قرآن کے فرمان کے عین مطابق ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے عطا کرنے سے کسی کو علم غیب عطا ہو تو وہ علم ذاتی نہیں بلکہ عطائی ہو گا جو کسی نبی یا ولی کے لیئے جائز یا ممکن ہے۔ اس کرامت میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا علم کہ آپ کے صلب میں یحییٰ نامی بیٹا ہے یہ علم غیب عطائی ہے۔ واضح رہے کہ یہ جاننا کہ باپ کے صلب میں کیا ہے بیٹا یا بیٹی اکمل تر ہے اس بات سے کہ جانا جائے کہ ماں کے رحم میں کیا ہے۔

کرامت نمبر۳۶ : غیب کی خبریں دینا

شیخ خضر الحسینی نے کہا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم موصل جاؤ گے۔ وہاں تمہارے ہاں اولاد ہو گی۔ پہلی دفعہ لڑکا ہو گا۔ جس کا نام محمد ہو گا۔ جب وہ سات سال کا ہو گا تو بغداد کا ایک علی نامی نابینا شخص چھ ماہ میں اسے قرآن مجید حفظ کرا دے گا اور تم چورانوے سال چھ ماہ سات دن کی عمر میں اربل میں انتقال کرو گے اور تمہاری سماعت بصارت

اور اعضاء کی قوت اس وقت بالکل صحیح ہو گی۔ چنانچہ شیخ خضر الحسینی کے فرزند ابو عبداللہ محمد کا بیان ہے کہ میرے والد موصل شہر میں آ کر مقیم ہوئے اور وہیں ماہ صفر المظفر میں میری ولادت ہوئی۔ جب میں سات برس کا ہوا تو والد نے میری تعلیم کے لیئے ایک نابینا حافظ مقرر کیا جن کا نام علی تھا اور بغداد کے رہنے والے تھے۔ پھر میرے والد کا انتقال اربل میں چورانوے سال چھ ماہ سات دن کی عمر میں ہوا اور ان کی صحت بالکل ٹھیک تھی اور تمام حواس صحیح تھے۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۱۲۶)

○○○○○○○

تشریح : یہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامت بھی ہے اور آپ کے علم غیب کا کمال اظہار بھی جیسا کہ آپ نے فرمایا بالکل ویسا ہی ہوا۔

کرامت نمبر ۳۷ : حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ پانے کی خبر دینا

آپ کے صاحبزادے حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ بیٹے تھے۔ ان میں سے ایک حضرت سید جمال اللہ آپ کے ہم شکل اور ہم شبیہ اور نہایت خوب سیرت تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تیری عمر دراز ہو گی، تو زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پائے گا۔ میرا سلام ان کی خدمت میں پہنچانا پس وہ ابھی بھی زندہ اور موجود ہیں اور سات ابدالوں میں سے ایک ابدال ہیں اور شہر بسطام میں قیام پذیر ہیں۔ (مسالک السالکین، صفحہ نمبر ۳۴۵)

○○○○○○○

تشریح : اس کرامت سے معلوم ہوا کہ حضرت سید جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے سے زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے یہاں تک کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پالیں گے۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان سے دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے' جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ حضرت سید جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس وقت تک موت نہیں ہو گی جب تک کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا سلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ پہنچا دیں۔ کیونکہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سچا ہے اور پورا ہو کر رہے گا۔ حضرت جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ ان سات ابدالوں میں سے ایک ہیں جو شہر .سطام میں ہیں اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو کوئی نہیں پہچانتا ہو گا سوائے اولیائے کاملین کے۔ دوسرے جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو حیات ابدی ملی آب حیات پینے کے سبب یعنی قیامت تک آپ زندہ رہیں گے پھر طبعی موت آئے گی اس کے مثل حضرت جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا معاملہ ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک آپ کا زندہ رہنا واضح ہے' اس کے بعد بھی کب تک رہیں گے اس کا ذکر نہیں۔ یہ آپ کی عظیم کراماتوں میں سے ہے ۔ معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان آب حیات کا درجہ رکھتا ہے۔

کرامت نمبر ۳۸ : چھت گرنے کی پیشین گوئی

ایام محرم میں ایک روز سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اپنے مہمان خانے میں تشریف فرما تھے۔ تین سو کے قریب لوگ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اچانک اٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ مہمان خانے سے باہر تشریف

لے گئے اور تمام لوگوں کو باہر آنے کا حکم دیا' سب لوگ باہر آئے' ان کا باہر آنا تھا کہ اس مکان کی چھت دھڑام سے گر پڑی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے غیب سے اطلاع دی گئی کہ اس مکان کی چھت گرنے والی ہے' چناچہ میں باہر آگیا اور آپ لوگوں کو بھی اپنے پاس بلا لیا کہ کوئی دب نہ جائے۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ' صفحہ ۱۵۱/ بہجۃ الاسرار' صفحہ ۲۱۴)

○○○○○○○

تشریح: چھت کے گرنے کا معاملہ غیب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ کشف و الہام سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو آگاہ فرما دیا۔ تب آپ باہر تشریف لائے اور سب کو جو وہاں موجود تھے باہر بلا لیا۔ اس طرح سب سلامت رہے۔ اللہ تعالیٰ علم غیب اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی عطا فرماتا ہے اور آپ کے طفیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیا کو بھی۔ جو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے عطا کرنے سے حاصل ہو اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

کرامت نمبر ۳۹ : تین طروں کی خبر دینا

شیخ ابو العباس خضر موصلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا وسیع مکان ہے جس میں سمندر اور جنگل کے بڑے بڑے عظیم مرتبے والے بزرگ جمع ہیں اور صدر محفل حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ ان بزرگوں میں سے بعض کے سروں پر ایک عمامہ تھا اور بعض کے عمامے پر ایک طرہ تھا اور بعض کے عمامے پر دو طرے

تھے۔ لیکن آپ کے سر اقدس پر جو عمامہ تھا اس پر تین طرے تھے۔ میں ابھی آپ کی عظمت و جلال کا مشاہدہ کر رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آپ بنفس نفیس میرے سرہانے کھڑے ہیں۔ میرے بیدار ہوتے ہی آپ نے فرمایا کہ تم ان طروں کے متعلق سوچ رہے ہو تو سنو' ان میں سے ایک طرہ تو شریعت کی شرافت کا ہے۔ دوسرا طرہ حقیقت کی شرافت کا ہے' اور تیسرا طرہ عظمت و بزرگی کا ہے جو کہ نہایت ہی بلند ترین ہے۔ (قلائد الجواہر' صفحہ ۱۳۹)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : جو بات شیخ ابوالعباس خواب میں دیکھ رہے تھے وہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ جاگتے میں ملاحظہ فرما رہے تھے اور آپ نے ان کو جاگتے ہی تین طروں کی حقیقت سے آگاہ کیا جو کہ خواب کی تعبیر بھی ہے۔ اس خواب اور اس کی تعبیر سے آپ کی فضیلت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ کہ دیگر بڑے بڑے بزرگوں کے سروں پر دو طرے تھے جبکہ آپ کے سر اقدس پر تین طرے تھے۔

کرامت نمبر۴۰ : معروضہ کی خبر دینا

شیخ داؤد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ اے داؤد اپنا معروضہ پیش کرو تاکہ میں اس کو بارگاہ الٰہی میں پیش کر دوں۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ کیا میرے شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ معزول ہو چکے ہیں' انہوں نے فرمایا نہیں۔ خدا کی قسم نہ تو وہ معزول ہوئے

اور نہ دنیا میں انہیں کوئی معزول کر سکتا ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور صبح کے وقت حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مدرسے میں جا کر باب داؤد پر اس انتظار میں بیٹھ گیا کہ آپ سے رات کا خواب بیان کروں۔ لیکن اس سے قبل آپ نے مکان میں داخل ہوتے ہوئے آواز دے کر فرمایا کہ تیرا شیخ نہ تو معزول ہوا ہے اور نہ کوئی اس کو معزول کر سکتا ہے۔ لا اپنا معروضہ پیش کر تا کہ میں بارگاہ الٰہی میں پیش کر دوں۔ خدا کی قسم میرے احباب یا کسی غیر کا کوئی معروضہ ایسا نہیں جو میں نے بارگاہ الٰہی میں پیش کیا ہو اور وہ رد کر دیا گیا ہو۔ (قلائد الجواہر' صفحہ ۵۹)

○○○○○○○

تشریح نمبرا : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ عہد لیا ہے کہ وہ مجھے میرے مرتبے سے نہیں گرائے گا۔ چنانچہ شیخ نجیب الدین عبدالقادر سہروردی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ حماد وباس رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا' سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ ایک بڑی بات کہہ رہے تھے' تب ان سے شیخ حماد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے عبدالقادر! آپ نے یہ بڑی بات کہی ہے' کیا آپ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ کہیں خدا آپ کو آزماتا نہ ہو۔ تب شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ہتھیلی شیخ حماد رحمتہ اللہ علیہ کے سینے پر رکھ دی اور کہا کہ اب آپ اپنے دل کی آنکھ سے دیکھ لیں کہ میری ہتھیلی میں کیا لکھا ہے۔ تب شیخ حماد رحمتہ اللہ علیہ پر ایک طرح کی بیہوشی طاری ہو گئی' پھر سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ہتھیلی شیخ حماد رحمتہ اللہ علیہ کے سینے سے ہٹا لی۔ شیخ حماد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی ہتھیلی کو دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے ستر مرتبہ اقرار کیا ہے کہ ان سے مکر نہیں کرے گا۔ شیخ حماد رحمتہ اللہ علیہ نے کہا اب کوئی مضائقہ نہیں ۔ یہ خدا

کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ (تحفۃ القادریہ، صفحہ ۶۰)

تشریح نمبر۲ : آپ کو یہ غیب کا علم حاصل تھا کہ شیخ بغداد داؤدی نے خواب میں جو واقعہ دیکھا وہ آپ نے از خود بتا دیا۔

کرامت نمبر۴۱ : گرہ لگانے کی خبر دینا

حضرت یحیٰی بن نجاح ادیب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ دیکھیں حضرت شیخ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ وعظ کی مجلس میں کتنے شعر پڑھتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ ایک دھاگہ لیتے گئے، جب حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ شعر پڑھتے تو وہ کپڑے میں پوشیدہ طور پر اس دھاگے میں ایک گرہ لگاتے اس طرح کہ کوئی نہ دیکھ سکے اور دور بیٹھے ہوئے تھے۔ تو کیا سنا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں گرہ کھولتا ہوں اور تو لگاتا ہے۔

(بھجۃ الاسرار، صفحہ ۲۷۵)

○○○○○○○

تشریح : معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے علم سے یہ بات پوشیدہ نہ تھی کہ کوئی شخص اشعار گننے کے لیئے خفیہ طور پر دھاگے میں گرہ لگا رہا ہے۔ آپ نے اس شخص کو نہایت لطیف پیرائے میں یہ کہہ کر کہ میں گرہ کھولتا ہوں اور تو لگاتا ہے اس کے اس فعل سے آگاہ کر دیا۔ اور یہ جملہ مزاح کی بھی تاثیر دیتا ہے۔ کیونکہ گرہ لگانا رکاوٹ ڈالنے کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور گرہ کھولنا رکاوٹ دور کرنے کے معنی میں۔ مفہوم یہ ہوا کہ تو رکاوٹ ڈالتا ہے جبکہ میں رکاوٹ دور کرتا ہوں۔

کرامت نمبر۴۲ : دل کی خواہش کو جاننا اور پورا کرنا

شیخ ابوالحسن سعد اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ جب سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوا تو آپ زہد کے بارے میں بیان فرما رہے تھے۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ معرفت کے بارے میں بیان فرمائیں۔ تب آپ نے زہد پر کلام ختم کیا اور معرفت پر بیان فرمانے لگے کہ ایسا بیان میں نے کبھی نہ سنا تھا۔ پھر میں نے دل میں سوچا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ شوق کے موضوع پر بیان فرمائیں۔ تب آپ نے شوق کا موضوع شروع کر دیا کہ میں نے ایسا کلام کبھی نہ سنا تھا۔ پھر میں نے دل میں خواہش کی فنا و بقا پر آپ بیان فرمائیں تب آپ نے فنا و بقا کے متعلق بیان کیا۔ پھر میرے دل میں خیال آیا آپ غیبوبیت اور حضوری کے موضوع پر بیان فرمائیں' تب حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے ابوالحسن! تجھ کو یہی کافی ہے اس پر میں وجد میں آگیا۔

(بہجۃ الاسرار' صفحہ ۲۷۶)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : اس کرامت سے آپ کے وسیع علم غیب کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح کس کے خیالات پر آپ آگاہی رکھتے ہیں اور کسی کے دل میں جو خواہش پیدا ہوتی ہے اسے پوری فرماتے ہیں۔ یہ علم اور تصرف کا کمال ہے۔

کرامت نمبر ۴۳ : بے وضو ہونے کی خبر دینا

شیخ ابوالفرح بن الہمامی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ مجھے بغداد شریف کے محلہ باب الازج جانے کی ضرورت پیش آئی' وہاں سے واپسی پر سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مدرسے کے قریب سے گزرا تو عصر کی نماز کا وقت تھا اور وہاں تکبیر کہی جارہی تھی۔ مجھے خیال آیا کہ یہاں نماز بھی ادا کرلوں اور ساتھ ہی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو سلام بھی عرض کرلوں۔ جلدی میں مجھے بے وضو ہونے کا خیال نہ رہا اور اسی طرح جماعت سے مل گیا۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے فرزند من! تمہاری یادداشت کمزور ہے تم نے اس وقت سہواً نماز پڑھ لی ہے۔ آپ کے اس فرمان کے مطلب کو میں سمجھ گیا اور مجھے بہت تعجب ہوا کیونکہ آپ کو میرے مخفی حال کا علم تھا۔

(سیرت غوث الثقلین' صفحہ ۱۴۸)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : اس کرامت سے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم غیب کا کمال ظاہر ہوتا ہے کہ ایک مخفی اور پوشیدہ بات جو کہ متعلقہ آدمی کے ذہن میں بھی نہ تھی کمزور یادداشت کی وجہ سے وہ بھی آپ نے جان لی اور آگاہ کر دیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کے بے وضو ہونے کو جانتے تھے تب آپ اس کے دیگر حالات و معاملات سے کیسے لاعلم رہ سکتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے جو لوگ نماز پڑھ رہے تھے ان سب کے حالات سے واقف تھے۔ البتہ ایک شخص کا حال اس لیئے ظاہر کر دیا کہ اس کا تعلق

نماز سے تھا تاکہ اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

کرامت نمبر ۴۴ : امانت میں خیانت کی خبر دینا

شیخ ابوبکر تیمی ایک مرتبہ حج کی نیت سے مکہ مکرمہ جا رہے تھے۔ راستے میں ایک جیلانی مسافر کا ساتھ ہو گیا۔ اثنائے سفر وہ شخص سخت بیمار ہو گیا یہاں تک کہ اسے اپنے مرنے کا یقین ہو گیا۔ چنانچہ اس نے دس دینار شیخ ابوبکر کو دیئے اور وصیت کی کہ جب بغداد واپس جائیں تو یہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پیش کر دینا اور ان سے درخواست کرنا کہ میرے لیئے دعائے مغفرت کریں۔ اس کے بعد وہ فوت ہو گئے۔ حج کے بعد جب شیخ ابوبکر بغداد واپس آئے تو ان کی نیت بدل گئی اور اس کی امانت اپنے پاس رکھ لی۔ ایک دن وہ کہیں جارہے تھے کہ راستے میں سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے شیخ ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور زور سے دبایا اور فرمایا ابوبکر! تم دس دینار کی خاطر خوف خدا سے عاری ہو گئے۔ آپ کا یہ ارشاد سن کر ابوبکر پر لرزہ طاری ہو گیا اور وہ دوڑے ہوئے گھر گئے اور دس دینار سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے۔ (قلائد الجواہر، صفحہ نمبر ۱۹۲)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : اس کرامت سے آپ کے وسیع علم غیب کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کو اس امانت کا علم تھا جو مسافر نے شیخ ابوبکر کو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے کرنے کی وصیت کی تھی۔

کرامت نمبر ۴۵ : طویل عمر کی خبر دینا

شیخ ابو عبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدی عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا خادم تھا اور آپ مجھے شفقت سے محمد طویل پکارا کرتے تھے۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ میں تو لوگوں سے چھوٹا ہوں' تو آپ نے فرمایا تم طویل عمر والے اور طویل سفر والے ہو۔ چنانچہ جیسا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ شیخ ابوعبداللہ محمد کی عمر ایک سو سنتیس (۱۳۷) سال ہوئی اور انہوں نے دور دراز کے ممالک حتیٰ کہ کوہ قاف تک کے سفر کیئے اور سیر و سیاحت کی۔ (سیرت غوث الثقلین' صفحہ ۱۴۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : اس کرامت سے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے علم غیب کا اظہار ہوتا ہے کہ آنے والے واقعات و حالات کا پتہ دیتے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفقت سے بعض صحابہ کو القاب سے نوازتے تھے اور صحابہ کرام اس لقب کو اپنے نام سے زیادہ پسند کرتے تھے کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکھا ہوتا تھا۔ مثلاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو تراب فرمایا کیونکہ ایک بار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر قمیص کے مٹی پر لیٹے تھے اور آپ کی پیٹھ پر مٹی لگ گئی اس حالت میں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور مٹی لگی دیکھ کر فرمایا اے ابو تراب کیا حال ہے۔ ایسا ہی ایک لقب ایک صحابی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا یعنی بلی کے باپ' کیونکہ وہ بلی کو بہت پسند کرتے تھے اور اکثر اٹھائے پھرتے تھے۔ آپ کا لقب اتنا مشہور ہوا کہ لوگ آپ کے اصلی نام سے واقف نہیں

اور احادیث کی کتابوں میں تمام روایات جو آپ سے منسوب ہیں ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ہی استعمال ہوا ہے۔ آپ کا اصلی نام "عبداللہ" تھا۔ پس سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا شیخ ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کو طویل کے لقب سے پکارنا از راہ شفقت بھی تھا اور اس لیئے بھی کہ آپ کی عمر بہت طویل ہوئی تھی۔

کرامت نمبر ۴۶ : خواجہ بہاء الدین نقشبند کے قلب کو جاری فرمانا

شیخ عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب " خوارق الاحباب فی معرفت الاقطاب " میں لکھتے ہیں کہ ایک روز سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ ایک جماعت کے ساتھ کھڑے تھے کہ بخارا کی طرف متوجہ ہوئے اور ہوا کو سونگھا اور فرمایا میرے وصال کے ایک سو ستاون (۱۵۷) سال بعد ایک مرد قلندر محمدی المشرب بہاء الدین محمد نقشبندی پیدا ہو گا جو میری خاص نعمت سے بہرہ ور ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

منقول ہے کہ جب خواجہ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد سید امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ سے تلقین لی تو انہوں نے اسم ذات کے ورد کرنے کا حکم دیا لیکن آپ کے دل میں اسم اعظم کا نقش نہ جما جس سے آپ کو پریشانی ہوئی۔ اس گھبراہٹ میں جنگل کی طرف نکلے، راستے میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ سے فرمایا کہ مجھے اسم اعظم سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے ملا، آپ بھی ان کی طرف متوجہ ہوں۔ دوسری رات خواجہ صاحب نے خواب میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے اسم اعظم کو خواجہ صاحب کے دل پر جما دیا،

کیونکہ ہاتھ کی پانچ انگلیاں لفظ اللہ کی شکل پر ہیں اور اسی وقت آپ کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گیا اور اسی سبب آپ کا لقب نقشبند مشہور ہو گیا۔ جب اس بات کا لوگوں میں چرچا ہوا انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ تھا۔ آپ نے فرمایا یہ اس مبارک رات کے فیوض و برکات ہیں جس میں سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ پر عنایت فرمائی۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۴۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : اس کرامت سے واضح ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو علم غیب حاصل تھا کہ ایک سو ستاون سال بعد بہاء الدین نامی شخص بخارا میں پیدا ہوں گے اور عظیم مرتبہ پائیں گے۔ دوسرے یہ کہ جب حضرت بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرو مرشد سے تلقین کے بعد اسم اعظم کا نقش دل پر جمانے میں کامیاب نہ ہوئے تو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے تصرف باطنی (بعد از وصال) سے ان کے قلب پر اسم "اللہ" کو جما دیا یعنی ان کا قلب جاری فرما دیا۔ اسی مناسبت سے آپ کا لقب نقشبند پڑ گیا کیونکہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے اسم اللہ کو قلب پر ثبت فرما دیا۔

کرامت نمبر ۴۷ : قال سے حال کی طرف آنا

شیخ ابوالعباس احمد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ تفسیر کا درس دے رہے تھے۔ قاری نے ایک آیت پڑھی اور آپ نے اس کے تفسیری نکتے بیان فرمانے شروع کر دیئے۔ پہلے نکتے پر میں

نے ابن جوزی سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے تو انہوں نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے۔ یہاں تک کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کریمہ کے گیارہ نکتے بیان کیئے اور ہر نکتے پر میں ابن جوزی سے دریافت کرتا رہا اور وہ اثبات میں جواب دیتے رہے۔ اس کے بعد سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس نکتے بیان کیئے گیارہ نکتوں کے بعد ہر نکتے پر میرے دریافت کرنے پر ابن جوزی لاعلمی کا اظہار کرتے رہے۔ اس کے بعد سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہم قال کو چھوڑ کر حال کی طرف آتے ہیں۔ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ مجلس میں ایک روحانی اضطراب پیدا ہو گیا اور ابن جوزی نے عالم وجد میں آکر کپڑے پھاڑ ڈالے۔ (بھجۃ الاسرار، صفحہ ۲۴۳)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : یہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا روحانی تصرف تھا کہ ابن جوزی جیسے عالم جو تصوف و روحانیت کے پوری طرح قائل نہ تھے ان پر حال وارد فرما کر عشق الٰہی میں وجد طاری فرما دیا جس سے کہ انہوں نے کپڑے پھاڑ لیئے یعنی عالم بے خودی میں۔ دوسرا یہ کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بے پناہ علم حاصل تھا اور علم لدنی بھی۔

کرامت نمبر ۴۸ : ٹوپی کی ٹھنڈک اور برکت

حضرت شیخ ابو عمرو صریفینی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں ایک مرید عطا کرے گا جس کا نام عبدالغنی بن نقط ہو گا۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ملائکہ پر فخر کرے گا۔ اس کے بعد

آپ نے اپنی ٹوپی میرے سر پر رکھ دی' ٹوپی رکھنے کی خوشی اور ٹھنڈک میرے دماغ میں ایسی پہنچی کہ دماغ سے دل تک اتر گئی اور مجھ پر عالم ملکوت کا حال واضح ہو گیا' میں نے دیکھا کہ یہ جہان اور جو کچھ اس جہان میں موجود ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہا ہے۔ (بھجۃ الاسرار صفحہ ۱۱۷)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے قدموں کی خاک اولیاء اللہ کی آنکھوں کا سرمہ ہے جیسا کہ ایک منقبت میں خواجہ بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آپ کی خاک پا اہل نظر کی روشنی ہے۔ پس کیوں نہ آپ کی ٹوپی مبارک دل و دماغ کی ٹھنڈک اور مشاہدات کا سبب بنے۔ جب آپ نے ایک عقیدت مند کو اپنی قمیض عطا کی تو فرمایا کہ یہ صحت و عافیت کا لباس ہے۔ لہٰذا ۶۵ سال کی عمر تک انہیں کسی قسم کی بیماری لاحق نہیں ہوئی اور زندگی عافیت سے گزری ۔ آپ کے جسم اقدس سے مس ہونے والی کسی بھی شے کی برکت کا اندازہ ہی نہیں لگایا جاسکتا۔ جب آپ کے مدرسے کی گھاس اور پانی استعمال کرنے سے طاعون کی بیماری سے نجات ملتی ہے اور جو قبل بیماری استعمال کرے وہ ان بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے تو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے جسم اقدس سے مس ہونے والی ٹوپی کا کیا کہنا۔

کرامت نمبر ۴۹ : انبیاء' صحابہ اور اولیاء کی زیارت کروانا

حضرت محمد ابن احمد بلخی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ جوانی کے دنوں میں حضرت سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لیئے بلخ سے بغداد آیا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے

سلام پھیرا تو لوگ آپ کی طرف سلام اور مصافحہ کے لیئے دوڑے۔ میں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا' آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسکرا کر میری جانب دیکھا اور فرمایا مرحبا! اے محمد! اے بلخی! آپ نے میری جانب توجہ کی جس سے میرا دل شوق و محبت سے لبریز ہو گیا۔ میرا نفس لوگوں سے گھبرانے لگا' میرے دل میں ایسا حال پیدا ہوا جس کا بیان ممکن نہیں۔ ایک رات وظیفہ کے لیئے کھڑا ہوا تو میرے قلب سے دو شخص ظاہر ہوئے ایک کے ہاتھ میں شراب محبت اور دوسرے کے ہاتھ میں خلعت تھی۔ دوسرے شخص نے کہا کہ میں علی ابن ابی طالب ہوں' یہ خلعت رضا ہے اور یہ مقرب فرشتہ محبت کا جام لیئے ہوئے ہے۔ پھر وہ خلعت آپ نے مجھے پہنا دی اور آپ کے ساتھی نے پیالہ پلایا۔ پھر میں نے اپنے آپ کو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں پایا' آپ ﷺ کے دائیں طرف حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراهیم علیہ السلام اور جبرئیل علیہ السلام تھے اور بائیں جانب حضرت حضرت نوح علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ آپ کے سامنے صحابہ اور اولیاء مؤدب کھڑے تھے۔ صحابہ میں سب سے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اولیاء میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ پھر میرے لیئے قدس اعظم سے نور کی ایک تجلی ظاہر ہوئی جس نے مجھے ہر چیز سے غائب کر دیا۔ اس حال میں تین سال رہا' مجھے کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔ اچانک ایک روز دیکھا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ میرے سینے کو تھامے ہوئے ہیں۔ آپ کا ایک قدم مبارک میرے پاس اور ایک بغداد شریف میں ہے۔ پھر فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ تجھ کو تیرے وجود کی طرف لوٹا

دوں۔ تیرے حال کا تجھے مالک بنا دوں اور تجھ سے وہ چیز لے لوں جس نے تجھے مغلوب کر رکھا ہے۔ تب میری عقل لوٹ آئی اور اپنے امر کا مالک ہوا۔ پھر آپ نے میرے تمام احوال اور مشاہدات کی خبر دی۔ پھر فرمایا کہ اے فرزند اب تو تمام فوت شدہ فرائض ادا کر۔ (بہجۃ الاسرار ' صفحہ ۱۰۱)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : اس کرامت سے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے علم غیب اور تصرف کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کی ایک توجہ سے ابن احمد بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ خواب میں سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر بزرگوں کی زیارت ہوئی اور پھر مزید تجلیات و واردات کے سبب وہ اپنے آپ سے غائب ہونے لگے۔ تب سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ ان سب کیفیات سے باخبر ہونے کے سبب اپنے مزید تصرف سے ان کو ایک ایسے حال کی طرف لوٹا دیا جس میں کہ وہ اپنے وجود سے غائب بھی نہ رہے اور تجلیات و مشاہدات ان کی برداشت کی حد تک ہونے لگے۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ولایت اور اس کے درجات میرے پاس کپڑوں کی طرح ٹنگے ہوئے ہیں جس کو جو لباس چاہتا ہوں پہنا دیتا ہوں۔ لہٰذا عقیدت و محبت سے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا ان نعمتوں سے محروم نہیں رہ سکتا۔

کرامت نمبر ۵۰ : شیخ احمد رفاعی کی زیارت کروانا

شیخ محمد بن خضر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک مرتبہ جبکہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اچانک مجھے شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا دل میں خیال

آیا تو آپ نے فرمایا اے خضر! لو شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کر لو۔ میں نے نظر اٹھا کر آپ کی آستین کی طرف دیکھا تو ایک ذی وقار بزرگ نظر آئے۔ میں نے اٹھ کر سلام عرض کیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا اے خضر! جو شہنشاہ اولیاء کی زیارت سے مشرف ہو اس کو میری زیارت کی کیا حاجت۔ یہ فرما کر وہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس سے فارغ ہونے کے بعد میں جب شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو بالکل وہی صورت تھی جو میں نے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی آستین کے پاس دیکھی تھی۔ شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا تم کو میری پہلی ملاقات کافی نہیں ہوئی۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۲۲۲)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ شیخ محمد بن خضر کے والد بزرگوار کے دل کی بات کو جان گئے اور آپ کی خواہش بھی پوری کر دی اور شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کو پاس ہی زیارت کروا دی اور طول طویل سفر کی مشقت سے بچا لیا۔

کرامت نمبر۱۵ : شیخ ابومدین اور کعبہ شریف کی زیارت کروانا

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ایک ہمعصر شیخ ابومدین رحمۃ اللہ علیہ بڑے پہنچے ہوئے بزرگ تھے۔ ایک روز انہوں نے اپنے ایک مرید ابوصالح دیرجان کو حکم دیا کہ بغداد جا کر سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے فقر کی تعلیم حاصل کرو۔ چنانچہ وہ اپنے مرشد کے حکم پر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ کہتے ہیں کہ میں نے سید

عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ جیسا جلال کسی میں نہیں دیکھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ بیس روز میرے خلوت خانے میں بیٹھو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی، بیس روز جب پورے ہوئے تو آپ نے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا ابوصالح ادھر دیکھو، میں نے ادھر دیکھا تو اپنے آپ کو عین بیت اللہ شریف کے سامنے پایا۔ پھر فرمایا اس طرف دیکھو، میں نے دوسری طرف دیکھا تو اپنے مرشد شیخ ابومدین رحمتہ اللہ علیہ کو کھڑا پایا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ تم بیت اللہ شریف جانا چاہتے ہو یا اپنے شیخ کے پاس، میں نے عرض کیا اپنے شیخ کے پاس، پھر فرمایا ایک قدم جانا چاہتے ہو یا جس طرح آئے تھے اسی طرح، میں نے عرض کیا جس طرح آیا تھا ویسے ہی جاؤں گا۔ پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا فقر کی سیڑھی توحید ہے اور توحید دوئی کو دل سے یکسر نکال دینے کا نام ہے۔ پھر آپ نے مجھ پر توجہ ڈالی اور دل سے تمام جذبات اور ارادے نکال دیئے اور میں فقر کی دولت سے مالامال ہو گیا۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ، صفحہ ۱۸۸ / قلائد الجواہر، ۲۳۶)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح نمبر ۱ : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ ابوصالح دیرجان کو آنکھوں کے سامنے خانہ کعبہ دکھا دیا جو کہ آپ نے شہر بغداد سے جاگتے میں دکھا۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کرامت حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ (جو کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے پہلے کے بزرگ ہیں) کی اس کرامت سے مشابہ ہے جس میں کہ حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے علماء کو جو آپ کی زیر تعمیر مسجد کے رخ کو قبلہ رو نہیں سمجھتے تھے اور اعتراض کرتے تھے تکمیل مسجد کے بعد نماز

جماعت میں خانہ کعبہ کو آنکھوں کے سامنے دکھا دیا۔ پس نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ علماء آپ کے قدموں میں گر پڑے اور اپنی غلطی کی معافی مانگی۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا شیخ ابوصالح دیرجان سے یہ دریافت فرمانا کہ واپسی ایک قدم پر چاہتے ہو یا جس طرح آئے تھے غالباً آزمائش کے لیئے تھا چونکہ انہوں نے جواب دیا کہ جس طرح آئے تھے یعنی طول طویل سفر مشقت برداشت کر کے اسی طرح جانا چاہتے ہیں تب آپ کے عزم و حوصلہ کی آزمائش ہوئی اور آپ کو فقر کے لائق سمجھتے ہوئے اپنی خصوصی توجہ سے فقر کی دولت سے مالامال فرما دیا اور فقر کی راہ میں جو رکاوٹیں تھیں وہ ایک ہی توجہ سے دور فرما دیں جو برسوں کے مجاہدوں سے دور ہوتی ہیں۔ مثلاً جذبات و ارادے وغیرہ۔ کیونکہ حق تعالٰی کے ارادے کے مقابلے میں اپنا ارادہ کرنا شرک خفی ہے جس سے توحید خالص حاصل نہیں ہو سکتی اور توحید خالص فقر کے لیئے انتہائی ضروری ہے۔

تشریح نمبر ۲ : جیسا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مجاہدات کے ضمن میں فرمایا کہ مجاہدات کی تکمیل کے وقت میرے آگے بہت سے جال پھیلا دیئے گئے۔ بتایا گیا کہ یہ جال تمہارے ارادوں کے مخلوق پر اعتماد کرنے کے جال ہیں۔ پھر آپ نے مزید مجاہدات کیئے اور تمام جالوں سے نکل آئے' تب توحید خالص اور مرتبہ فقر نصیب ہوا۔

تشریح نمبر ۳ : منقول ہے کہ ایک شخص ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسم اعظم کی تلقین چاہی۔ انہوں نے فرمایا تیری اتنی استعداد نہیں۔ وہ اصرار کرتا رہا۔ ایک روز اس بزرگ نے کہا آج سارا دن میں کوئی انوکھا واقعہ ہوا تو بتلا۔ اس نے

کہا ایک بوڑھا شخص اپنے مویشی لیئے جارہا تھا کہ ڈاکو آئے' اسے مارا پیٹا اور مویشی چھین کر لے گئے۔ بزرگ نے دریافت کیا کہ اس بوڑھے نے کیا کیا؟ اور تیرے دل کے جذبات کیا تھے؟ کہا کہ بوڑھا خاموشی سے گھر چلا گیا اور میرے دل میں آیا کہ اگر مجھے اسم اعظم حاصل ہوتا تو ڈاکوؤں کو ہلاک کر دیتا۔ تب اس بزرگ نے کہا اس بوڑھے کو اسم اعظم حاصل تھا لیکن صبر سے کام لیا تو اس قابل نہیں کہ اسم اعظم کو اٹھا سکے۔ فقر ایک عظیم مرتبہ ہے جو اس کے اہل ہی کو دیا جاتا ہے۔

نویں فصل

چور کو قطب بنانے کے بیان میں

کرامت نمبر ۵۲ : ساٹھ ڈاکوؤں کی توبہ اور مقام ولایت حاصل کرنا

شیخ ابو عبداللہ محمد اوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میں نو عمر تھا مکتب میں پڑھتا تھا ایک روز میں گھر کی چھت پر چڑھ گیا' کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ میدان عرفات میں کھڑے ہیں۔ میں اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کے لیئے بخش دیں اور اذن دیں کہ میں بغداد جاؤں اور علم حاصل کروں اور صالحین کی زیارت کروں۔ والدہ نے مجھ سے اس کا سبب پوچھا تو میں نے اپنا حال سنایا۔ وہ یہ سن کر رو پڑیں اور میرے پاس اسی (۸۰) دینار لائیں جو میرے والد چھوڑ کر وصال کر گئے تھے۔ والدہ نے چالیس دینار تو میرے بھائی کے لیئے رکھے اور چالیس دینار میری گُدڑی میں بغل کے نیچے سی دیئے اور مجھ کو جانے کی اجازت دے دی اور مجھ سے اس بات کا عہد لیا کہ ہر حال میں سچ بولوں گا اور رخصت کرنے کے لیئے باہر تک نکلیں اور کہنے لگیں کہ اے بیٹا! اب تم جاؤ اور اللہ عزوجل کے لیئے تم سے علیحدہ

ہوتی ہوں۔ اب یہ چہرہ قیامت ہی کو دیکھوں گی۔ تب میں چھوٹے سے قافلے کے ساتھ جو بغداد کو جانے والا تھا روانہ ہوا۔ جب ہم ہمدان سے نکلے اور زمین ترتنک میں پہنچے تو جنگل میں سے ہم پر ساٹھ سوار ڈاکو نکل پڑے۔ انہوں نے قافلے کو گھیر لیا لیکن کسی نے مجھ سے کوئی تعرض نہ کیا۔ ان میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ اے درویش! تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا چالیس دینار' اس نے تعجب سے پوچھا کہاں ہیں؟ میں نے کہا میری گدڑی میں بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں۔ اس نے سمجھا کہ میں اس سے دل لگی کر رہا ہوں لہٰذا وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ پھر ایک اور شخص میرے پاس آیا اس نے بھی مجھ سے پہلے شخص کی طرح پوچھا' میں نے پھر وہی جواب دیا۔ وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلا گیا اور وہ دونوں اپنے سردار کے پاس گئے اور جو کچھ مجھ سے سنا تھا اس سے جا کر کہہ دیا۔ اس نے مجھے اپنے پاس بلوایا' دیکھا تو وہ لوگ ٹیلے پر بیٹھے ہوئے تھے اور قافلے کا لوٹا ہوا مال تقسیم کر رہے تھے۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا چالیس دینار ۔ اس نے دریافت کیا کہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا گدڑی میں بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں۔ پھر مجھے اس نے میری گدڑی بغل سے چیرنے کو کہا تب اس میں سے چالیس دینار نکلے۔ پھر اس نے کہا کہ تم کو سچ بات کے اقرار کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ میں نے کہا میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ ہمیشہ سچ بولنا۔ اس لیئے میں اس عہد کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ اس وقت وہ سردار رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم اپنی والدہ کے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور مجھ کو اتنے سال ہو گئے کہ اپنے

رب سے کیئے گئے عہد کی خلاف ورزی کرتا ہوں۔ پھر اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ پھر اس کے ساتھیوں نے کہا تو لوٹ مار میں ہمارا سردار تھا اب توبہ میں بھی ہمارا سردار ہے اور ان سب نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور قافلے کا جو سارا مال لوٹا تھا ان کو واپس کر دیا اور سب سے پہلے میرے ہاتھ پر تائب ہوئے۔ (بهجة الاسرار، صفحہ ۲۵۶)

⚙⚙⚙⚙⚙⚙⚙

تشریح : یہ سچائی کی برکت تھی اور سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامت کہ والدہ کے عہد پر پابند رہے جس کے سبب نہ صرف آپ کے اور آپ کے قافلے والوں کے مال محفوظ رہے بلکہ سب ڈاکو سچی توبہ کر کے سیدھی راہ پر چل پڑے اور مقامات ولایت حاصل کیئے۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب علم حاصل کرنے کے لیئے جیلان سے بغداد کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کی عمر مبارک اس وقت ۱۸ برس تھی۔ اتنی سی عمر میں ساٹھ ڈاکوؤں کو توبہ کروانا اور ولایت کے مقامات عطا کرنا آپ کی بڑی کرامت ہے۔ یہ سچائی اور والدہ ماجدہ سے کیئے گئے عہد کی پابندی کی برکت تھی۔ تحصیل و تکمیل علم اور مجاہدات و ریاضات کے بعد کئی کرامات کا ظہور ہوا جن میں آپ نے چور اور ڈاکوؤں کو توبہ کروا کر ابدال کے رتبے پر فائز فرما دیا تھا۔ لیکن اوائل عمری میں یہ کرامت آپ کے عظیم مرتبے کو ظاہر کرتی ہے۔ یہاں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب چور اور ڈاکو آپ کی نگاہ کرم سے ولی اور ابدال بن سکتے ہیں اگر نیک اور صالح انسان آپ سے عقیدت و محبت رکھے اور آپ کی طرف خود کو منسوب کرے یعنی آپ کے دامن اقدس سے وابستہ ہو تو کیا وہ ولی اور ابدال کے مرتبے سے محروم رہ سکتا ہے لیکن حکمت کی بناء پر اس سے پوشیدہ رکھا جائے یا عمر کے آخری حصے میں

اسے یہ نعمت عطا کی جائے تو کوئی عجب بات نہیں۔

کرامت نمبر ۵۳ : نصرانی کو ابدال بنانا

حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس روز آپ کے والد محترم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور دفن ہوئے اس روز خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن طنطنہ بغدادی نے کہ میں سیدی محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں علم پڑھا کرتا تھا اور اکثر رات کو آپ کی ضرورت کے خیال سے جاگتا تھا۔ آپ صفر کے مہینے میں ایک رات اپنے گھر کے دروازے سے نکلے اور میں نے آپ کی خدمت میں لوٹا دینا چاہا لیکن آپ نے نہ لیا اور مدرسے کے دروازے کی طرف بڑھے جو آپ کے لیئے خود بخود کھل گیا اور آپ باہر نکل گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ میں دل میں خیال کرتا تھا کہ آپ کو میرا علم نہیں ہے اور آپ چلے یہاں تک کہ بغداد شریف کے دروازے تک پہنچ گئے۔ پھر دروازہ آپ کے لیئے کھل گیا اور آپ وہاں سے نکلے' پھر دروازہ بند ہو گیا اور تھوڑی دور تک آپ گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہم ایک ایسے شہر میں آگئے ہیں کہ جس کو میں پہچانتا نہ تھا۔ آپ ایک مکان میں داخل ہوئے جو کہ سرائے کے مشابہ تھا اور دیکھا تو اس میں چھ آدمی تھے سب نے آپ کو سلام کہا اور میں وہاں سے ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس مکان کی ایک جانب سے رونے کی آواز سنی' تھوڑی دیر بعد یہ آواز بند ہو گئی اور ایک مرد آیا اور اس طرف گیا جہاں رونے کی آواز سنی تھی۔ پھر وہ نکلا اس حال میں کہ اس نے اپنے کندھے پر

ایک شخص کو اٹھایا ہوا تھا۔ ایک شخص داخل ہوا جس کا سر ننگا تھا۔ اس کی مونچھوں کے بال لمبے تھے۔ وہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اس کو کلمہ شہادت پڑھایا اور اس کے سر اور مونچھوں کے بال کتروائے۔ اس کو ٹوپی پہنائی اور اس کا نام محمد رکھا اور ان لوگوں سے کہا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہ شخص اس مرحوم کے بدلے مقرر کیا جائے۔ ان سب نے کہا بہت بہتر۔ پھر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نکلے اور ان لوگوں کو وہیں چھوڑا اور میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ یہاں تک کہ ہم بغداد شریف کے دروازے تک پہنچ گئے تو وہ پہلے کی طرح خود بخود کھل گیا۔ پھر آپ مدرسے میں آئے' اس کا دروازہ بھی خود بخود کھل گیا۔ پھر آپ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ صبح ہوئی تو حسب معمول میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پڑھنے کے لیئے بیٹھا مگر آپ کی ہیبت کی وجہ سے نہ پڑھ سکا۔ میں نے آپ کو قسم دی کہ جو میں نے حال رات کو دیکھا تھا اس کے بارے میں واضح طور پر بیان فرمائیں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ شہر نہاوند تھا اور تم نے جو چھ آدمی دیکھے وہ ابدال تھے جس کے رونے کی آواز سنی وہ ساتواں ابدال تھا جو بیمار تھا۔ جب اس کی موت قریب آئی میں اس وقت آیا اور جو شخص اس کو کندھے پر اٹھا کر باہر لے گیا تھا وہ ابوالعباس خضر علیہ السلام تھے۔ اس کو باہر اس لیئے لے گئے تھے کہ غسل کفن دفن کا انتظام کریں۔ جس شخص کو میں نے کلمہ شہادت پڑھایا وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا عیسائی تھا مجھے حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس فوت ہونے والے کے بدل اور قائم مقام بن جائے۔ اس کو بلایا گیا اور وہ میرے

ہاتھ پر مسلمان ہوا اب وہ ان میں سے ایک ہے یعنی ساتواں ابدال۔ حضرت شیخ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ واقعہ آپ کی حیات ظاہری میں کسی سے نہ کہوں۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۰۷)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : چور کو قطب بنانا سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی روشن کرامت سے ہے۔ مندرجہ بالا کرامت میں آپ نے عیسائی کو قطب بنا دیا (مسلمان کر کے) یہ اس سے بھی عجیب اور عظیم کرامات سے ہے۔ یہاں سے یہ بھی پتہ چلا کہ جب کوئی ابدال فوت ہو جاتا ہے تو اس کا بدل فوراً مقرر کر دیا جاتا ہے تاکہ باطنی نظام سلطنت میں کوئی فرق نہ آئے۔ ابدال کو ابدال اس لیئے بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بیک وقت چالیس مقامات پر بہ نفس نفیس موجود ہو سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامت جو اسی کتاب میں اور جگہ بیان کی گئی ہے کہ ایک ہی افطاری پر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ ستر (۷۰) مقامات پر تشریف لے گئے اور مدرسے میں بھی موجود رہے اور ہر جگہ افطاری فرمائی۔

کرامت نمبر ۵۴ : چور کو ابدال بنانا

شیخ ابو محمد مفرح رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شب ایک چور بہ ارادہ چوری آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دولت خانے پر آیا اور اندر قدم رکھتے ہی اندھا ہو گیا۔ ناچار ایک کونے میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اسی اثناء میں حضرت خضر علیہ السلام ایک ابدال کے انتقال کی خبر لائے اور اس کی جگہ کسی کو مقرر فرمانے کو کہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس چور کو اپنے سامنے بلوایا اور وہ آپ کی ایک نظر

کرامت سے ابدال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو فوت ہونے والے ابدال کی جگہ مقرر کیا اور فرمایا کہ یہ بات مروت سے بعید تھی کہ یہ ہمارے گھر سے محروم جاتا۔ (مسالک السالکین، صفحہ ۳۴۳)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : ایسی کئی کرامات آپ سے صادر ہوئی ہیں جس میں کہ نہ صرف چور اور ڈاکو اپنے گناہوں سے تائب ہوئے بلکہ آپ کی ایک نگاہ کیمیا اثر سے ولی، قطب اور ابدال بن گئے۔ دوسرے یہ کہ چور آپ کے دولت خانے کچھ لینے کی نیت سے آیا تھا آپ نے مناسب نہ سمجھا کہ اسے سزا دی جائے بلکہ مروت اور شفقت فرماتے ہوئے اسے محروم نہ جانے دیا بلکہ ایسی نعمت سے نوازا جو ابدی ہے جو دنیاوی نعمت سے بدرجہا بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا ولایت اور اس کے درجات میرے ہاں لباس کی مانند موجود ہیں، جس کو جو لباس چاہتا ہوں پہنا دیتا ہوں۔ یعنی (ولی، ابدال، قطب، غوث) جو مرتبہ چاہیں عطا فرما دیتے ہیں۔

کرامت نمبر ۵۵ : ڈاکو کو قطب بنانا

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ جب مدینہ منورہ حاضری کے بعد واپس ننگے پاؤں بغداد کی طرف لوٹے تو راستے میں ایک ڈاکو کھڑا ہوا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا تاکہ اس سے سامان چھینے۔ آپ اس کے پاس پہنچے تو آپ کو کشف کے ذریعے اس کا حال معلوم ہو چکا تھا۔ اس کے دل میں بھی گزرا کہ عجب نہیں کہ یہ باہیبت شخص سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ہی ہو۔ آپ نے فرمایا میں ہی عبدالقادر ہوں، چور فوراً آپ کے قدموں میں گر پڑا اور اس کی زبان سے

"یاسیدی عبدالقادر شیأ للّٰہ" جاری ہو گیا۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور آپ نے ایک نگاہ خصوصی اس پر ڈالی اور اس کو مقام قطبیت پر فائز کر دیا۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۵۱)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح نمبر۱ : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین اولیاء سے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہ کمال تصرف و اختیار عطا ہوا تھا کہ چور کو ایک نگاہ سے قطب بنا دیتے تھے۔ ایسی کئی کرامات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے چوروں کے دلوں پر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی ہیبت ڈال دی تھی کہ آپ کا نام سن کر ان کے دل لرز اٹھتے تھے۔ تیسرے اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سید عبدالقادر شیئاً للّٰہ" کہنا جائز ہے۔ اس وظیفے سے چور بھی قطب بن گیا۔

تشریح نمبر۲ : آپ کی یہ کرامت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے کی اس قبیل سے ہے جس میں کہ غورث بن حارث نے سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آرام کرتے دیکھا تو تلوار سونت لی اور کہا کہ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ" جل مجدہ، یہ سنتے ہی شمشیر اس کے ہاتھ سے گر پڑی، پھر سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی تلوار لے کر دریافت فرمایا کہ بتا اب تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو درگزر فرمایا اور اس کو کوئی سزا نہ دی۔ (جواہر البحار، حصہ دوم، صفحہ ۳۶۶)

کرامت نمبر۵۶ : ڈاکو کو ولی بنانا

شیخ احمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ

اللہ علیہ بیت اللہ شریف سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ اچانک ایک جنگل میں ایک ڈاکو نے پیچھے سے آکر خرقہ مبارک کا دامن پکڑا کہ لباس شریف جسم سے اتار لے۔ آپ نے اس سے آگاہ ہو کر دعا فرمائی کہ یاالٰہی یہ انجان ہے تو اس کے چشم باطن کو روشن کر دے کہ مجھ کو پہچانے۔ پس وہ آنکھ جھپکنے میں ولی کامل ہو گیا۔ (مسالک السالکین، صفحہ ۳۴۳)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : یہ کرامت بھی اس قسم سے ہے جو گذشتہ اوراق میں گزری ہیں۔ کوئی شخص اس وقت تک ولی نہیں بنتا جب تک آپ کی بارگاہ اقدس سے مہر ثبت نہیں ہو جاتی۔ جب چور اور ڈاکو آپ کی نگاہ کرم سے قطب و ابدال بن جاتے ہیں تو جو لوگ نیک نیتی سے شریعت کی تابعداری کی کوشش کرتے ہیں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے محبوب غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں وہ اس نعمت اعظمیٰ سے کیسے محروم رہ سکتے ہیں۔ البتہ حکمت کی بناء پر کسی پر مرتبہ ظاہر نہ کیا جائے یا عمر کے آخری حصے میں اس کا اظہار کیا جائے یا اس کی جزاء آخرت کے لیئے رکھ دی جائے تو کوئی بعید نہیں۔ بعض لوگ جن کا ظرف اتنا عالی نہ ہو ان کو ان کے مرتبے سے آگاہ کر دیا جائے تو خدشہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود پسندی میں مبتلا ہو جائیں۔ اس طرح اس رتبے سے گر جائیں اس لیئے ایسے لوگوں سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔

دسویں فصل

ہر شئے کے آپ کے تابع ہونے کے بیان میں

کرامت نمبر ۵۷ : جنات کا مجلس میں حاضر ہونا

شیخ یحییٰ بن ابی نصر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عملیات کے ذریعہ ایک دفعہ جنات کو بلایا تو انہوں نے آنے میں دیر لگا دی۔ پھر جب وہ آئے تو مجھ سے کہنے لگے کہ جب سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ وعظ فرما رہے ہوں اس وقت ہمیں نہ بلایا کرو۔ میں نے وجہ دریافت کی تو کہنے لگے کہ ہم ان کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ میں نے کہا تم بھی جاتے ہو، کہنے لگے ہاں! انسانوں سے زیادہ ہم جنات کا ہجوم ہوتا ہے اور ہم میں سے بہت سے گروہ ہیں جنھوں نے آپ کے دست اقدس پر توبہ کی اور اسلام لائے۔

(بهجۃ الاسرار، صفحہ ۲۷۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح • اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی تبلیغ وعظ و نصیحت صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ اس میں جنات بھی شامل ہیں۔ لہٰذا کثرت سے غیر مسلم جنات آپ کے دست اقدس پر اسلام لے آئے اور آپ کے وعظ مبارک

کی برکت سے جو ایمان لائے وہ ایقان و عرفان کے منازل طے کر کے ولایت کے درجات تک پہنچے جیسا کہ بیشمار انسان آپ کے وعظ و نصیحت کو قبول کر کے ایمان بھی لے آئے اور روحانی ترقی کے مدارج طے کر کے ولایت و کرامات تک پہنچے۔

کرامت نمبر ۵۸ : لڑکی کو جن سے آزاد کروانا

شیخ ابوسعد عبداللہ بن احمد بغدادی ازجی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بغداد میں میری بیٹی جس کا نام فاطمہ تھا ہمارے گھر کی چھت پر چڑھی جس کو کوئی اٹھا کر لے گیا۔ اس کی عمر ۱۶ سال تھی اور غیر شادی شدہ تھی۔ تب میں حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس بات کا ذکر آپ سے کیا۔ آپ نے فرمایا آج کی رات تم کرخ کے جنگل کی طرف جاؤ۔ پانچویں ٹیلے کے پاس جا کر بیٹھو' زمین پر اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ لو اور خط کھینچنے کے وقت یہ کہنا "بسم اللہ علیٰ نیۃ سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ۔" پھر جب تھوڑی رات گزر جائے گی تو تمہارے پاس جنوں کا گروہ آئے گا جن کی صورتیں مختلف ہوں گی۔ تم ان سے مت ڈرنا اور جب صبح ہو جائے گی تو اس وقت ان کا بادشاہ ایک لشکر کے ساتھ آئے گا' تم سے تمہارا مطلب پوچھے گا' تم کہنا کہ مجھ کو سیدی عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور اس سے اپنی لڑکی کا حال بیان کرنا۔ تب میں گیا اور جو کچھ آپ نے حکم دیا تھا اس کے موافق عمل کیا کافی ڈراونی شکل والی صورتیں گزریں لیکن کسی کو مجال نہ تھی کہ اس دائرے کے قریب آئے جس میں کہ میں تھا اور رات بھر گروہ در گروہ آتے رہے حتیٰ کہ ان کا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر

آیا اور دائرے کے قریب آ کر پوچھا اے شخص تمہاری کیا حاجت ہے۔ میں نے کہا مجھ کو سیدی عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھیجا ہے۔ تب وہ گھوڑے پر سے اترا اور زمین پر بوسہ دیا اور دائرے سے باہر بیٹھ گیا اور میرا حال دریافت کیا۔ میں نے اپنی بیٹی کے گم ہونے کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ کام کس نے کیا ہے وہ تھوڑی دیر کے بعد ایک جن کو پکڑ کر لائے جس کے ساتھ وہ لڑکی تھی اور بتایا گیا کہ یہ چین کا جن ہے۔ اس سے دریافت کیا گیا کہ تجھ کو کس چیز نے آمادہ کیا کہ قطب کی رکاب کے نیچے چوری کرے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا اور اس کی محبت میرے دل میں آئی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے اور مجھ کو میری بیٹی حوالے کر دی۔ میں نے اس سے کہا کہ آج رات جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا اور تم عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی اس قدر تابعداری کرتے ہو۔ اس نے کہا ہاں' بیشک وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہمارے جنوں کو دیکھتے ہیں حالانکہ دور کے رہنے والے ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہی اپنے مکانوں کی طرف آپ کی ہیبت سے بھاگ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جب کسی کو قطب مقرر فرماتا ہے تو اس کو جن و انس پر غلبہ دیتا ہے۔

(بھجۃ الاسرار' صفحہ ۲۱۰)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مراتب میں سے ایک مرتبہ غوث ثقلین کا ہے۔ یعنی جن و انس کے فریاد رس۔ آپ کا فرمان ہے کہ انسانوں کے بھی پیر ہوتے ہیں اور جنات کے بھی اور فرشتوں کے بھی اور میں پیروں کا پیر ہوں۔ پس

معلوم ہوا کہ جنات بھی آپ کی دستگیری کے محتاج ہیں اور جنات بھی آپ سرکار کے مرید ہوتے ہیں۔ لہٰذا جنوں کا سردار صاحب علم و عرفان تھا۔ وہ آپ کے مقام و مرتبے سے واقف تھا اس لیئے آپ کا اسم گرامی سنتے ہی سواری سے اتر آیا اور آپ کے انتہائی ادب کے لیئے اس نے زمین کو چوما' حالانکہ وہ جنات کا بادشاہ تھا۔ پھر عام جن آپ سے کیوں نہ ڈریں اور آپ کا ادب کیوں نہ کریں۔ آپ کی قوت غوثیہ سے حضرت عزرائیل علیہ السلام بھی قبض شدہ ارواح کو قابو نہ رکھ سکے اور ارواح واپس اپنے جسموں میں چلی گئیں اور مردے زندہ ہو گئے۔ تو پھر جنات کی کیا مجال۔

" اخبار الاخیار " میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ جو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد پاک سے ولی کامل گزرے ہیں اور سلسلہ قادریہ کے بزرگ ہیں ان کے دربار کچھوچھ شریف ضلع فیض آباد (انڈیا) میں جس شخص پر بھی بڑے سے بڑا جن آسیب چڑھا ہوا ہو اس کو وہاں لاتے ہی جن اس شخص کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ پس کیا مقام ہو گا سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا۔ حضرت اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و کرامات سید عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے " اخبار الاخیار " میں بیان کیئے ہیں۔

کرامت نمبر ۵۹ : آپ کا نام سن کر سرکش جن کا بھاگ جانا

شیخ عبداللہ بن احمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شخص اصفہان کا رہنے والا حاضر خدمت ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میری اہلیہ ایک مدت سے عارضہ مرض میں مبتلا ہے اور کوئی دوا یا دعا اثر نہیں کرتی۔ فرمایا یہ وادی سراندیپ کا ایک سرکش جن ہے جس کا نام حانس ہے۔ جب تیری اہلیہ

کو صرع کا دورہ ہو تو اس کے کان میں کہہ دینا کے اے حانس حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں تو اپنی سرکشی سے باز آ ورنہ ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ شخص اصفہان چلا گیا۔ جب دس برس کے بعد آیا تو کہنے لگا کہ یا سیدی جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی کیا اس روز کے بعد پھر کبھی دورہ نہ پڑا۔ (مسالک السا لکین، صفحہ ۲۴۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : جنات کا آپ سے خوفزدہ رہنا اور آپ کی تابعداری کرنا مشہور ہے۔ ایسی کئی کرامات ہیں جن میں چند کا تذکرہ اس کتاب میں اور مقامات پر بھی کیا گیا ہے۔ دراصل آپ غوث الثقلین ہیں یعنی جن و انس کے فریاد رس۔ لہٰذا کیوں نہ جنات بھی آپ سے عقیدت و محبت رکھیں اور آپ سے دستگیری کے طالب ہوں۔ جو تابعدار جن ہیں وہ ایسا ہی کرتے ہیں مگر جو سرکش ہیں انہیں سزا بھی دی جاتی ہے اگر وہ بروقت رجوع کر کے معافی نہ مانگ لیں۔ مندرجہ بالا کرامت میں حانس نامی جن کو جب سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان سنایا گیا کہ ہلاک کر دیا جائے گا تو وہ بھاگ گیا اور شرارت سے باز آ گیا۔

کرامت نمبر ۶۰ : عجمی بادشاہ کی واپسی

حضرت شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک عجمی بادشاہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ حملے کے لیئے بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ اس وقت خلیفہ بغداد میں اتنی سکت نہ تھی کہ وہ اس عجمی بادشاہ کا مقابلہ کر سکے۔ اس لیئے اس کے دل میں خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں اس کی

بادشاہت ہی نہ چلی جائے۔ یہ سوچ کر خلیفہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس معاملے میں آپ سے مدد کا طالب ہوا۔ اتفاق سے اس وقت حضرت شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ آپ نے شیخ علی سے فرمایا کہ میری طرف سے حملہ آوروں کو حکم دے دو کہ وہ بغداد کا محاصرہ ختم کر کے یہاں سے واپس چلے جائیں۔ حضرت شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خادم سے فرمایا کہ تم عجمی لشکر میں چلے جاؤ، لشکر کے آخر میں ایک خیمہ ملے گا جس میں تین آدمی ہوں گے ان سے کہنا کہ تم کو شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ حکم دیتے ہیں کہ بغداد سے چلے جاؤ۔ چنانچہ خادم نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی کے حکم سے یہاں آئے ہیں۔ خادم نے کہا میں بھی تمہارے پاس کسی کے حکم سے آیا ہوں۔ پس وہ تینوں آدمی خیمہ اتار کر عجم کی طرف چل دیئے اور ان کے پیچھے سارا لشکر اپنا محاصرہ اٹھا کر واپس چل دیا۔ (تذکرہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۱۸۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : آپ کی عظمت و جلال کے آگے جنات و شیاطین گھبراتے ہیں بادشاہ کی کیا مجال تھی کہ سرکشی کرے۔ پھر آپ کے حکم میں اتنی قوت ہوتی تھی کہ کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ جس نے انکار کیا وہ ہلاک ہوا۔ پس جب آپ نے اپنا حکم اس بادشاہ تک پہنچایا اس پر آپ کا رعب و دبدبہ طاری ہوا اور وہ خاموشی سے واپس چلا گیا۔

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے ایک منقبت میں فرمایا کہ یا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس جہان کے بادشاہ آپ کے گداؤں کے گداگر ہیں۔ صرف آپ ہی کو تاجداری و بادشاہی

زیب دیتی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو ایک دم میں بادشاہوں کو گداگر بنا دیں اور چاہیں تو ایک دم میں گداؤں کو بادشاہی عنایت کر دیں۔ (مظہر جمال مصطفائی، صفحہ ۹۷)

کرامت نمبر ۶۱ : خلیفہ مستنجد باللہ کو درس عبرت

شیخ ابوالعباس خضر موصلی سے منقول ہے کہ ہم ایک رات اپنے شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مدرسے بغداد میں تھے تب آپ کی خدمت میں ایک خلیفہ مستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف حاضر ہوا۔ اس نے آپ کو سلام کہا اور نصیحت چاہی اور آپ کے سامنے دس تھیلیاں دیناروں سے بھری رکھ دیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی حاجت نہیں اور قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس نے بڑی عاجزی کی تب آپ نے ایک تھیلی اپنے دائیں ہاتھ میں اور دوسری بائیں ہاتھ میں پکڑیں اور دونوں کو نچوڑا تب وہ خون ہو کر بہہ گئیں اور آپ نے فرمایا اے ابوالمظفر کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے کہ لوگوں کا خون چوستے اور میرے پاس لاتے ہو۔ یہ واقعہ دیکھ کر ابوالمظفر بیہوش ہو گیا، تب حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدائے عزوجل کی قسم کہ اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ ہوتی تو میں اس خون کو نچوڑتا یہاں تک کہ وہ اس کے مکان تک بہتا۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۷۷)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح نمبر ۱ : اس کرامت میں خون کا بہنا اس بات کی نشاندہی ہے کہ عوام یعنی رعایا جو اپنا خون پسینہ بہا کر روزی کماتی ہے اس پر ظلم و ستم کرنا اور ان کے کمائے

ہوئے مال سے زبردستی حصہ دار بن جانا یا رشوت لینا ان کے خون چوسنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کرامت سے اس استعارے کو حقیقت میں بدل کر دکھایا اور آپ نے اس کو سخت تنبیہہ بھی فرما دی۔

تشریح نمبر۲ : یہ بھی معلوم ہوا کہ نسبت کام آتی ہے جس خلیفہ کی نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہونے کے سبب آپ نے اس سے رعایت فرمائی اور خون کو اس کے محل تک نہیں بہایا۔ سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس کو نسبت ہو گی اور امتی کہلایا وہ شفاعت کا مستحق ٹھہرا۔ جو سلسلہ قادریہ میں داخل ہوا اس کی نسبت سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے ہو گی اور وہ آپ کا مرید ہوا اور جو خوشخبریاں آپ نے اپنے مریدوں کے بارے میں دیں ہیں وہ ان کا مستحق ہو گیا۔ اسی لیئے نسبت قائم کرنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ (مریدوں کے لیئے خوشخبریوں کی تفصیل کے لیئے ملاحظہ ہو " مظہر جمال مصطفائی " صفحہ ۴۹)

کرامت نمبر۴۲ : آپ کے در کے کتے کا شیر پر غالب آنا

نقل ہے کہ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ زندہ شیر پر سوار ہو کر اولیاء اللہ کے پاس جایا کرتے تھے اور ان کے مہمان بنا کرتے تھے۔ ہر میزبان آپ کے شیر کے کھانے کے لیئے ایک گائے پیش کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ بغداد آئے اور سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مہمان بنے۔ لوگوں نے عرض کی یہ جس کے بھی مہمان ٹھہرتے ہیں میزبان ان کے شیر کے لیئے ایک گائے دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شیخ صاحب کو ایک گائے لے جا کر دے دو۔ جب

گائے کو شیر کے پاس لے کر جانے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در کا ایک چھوٹا سا کتا گائے کے پیچھے ہو لیا۔ گائے کو شیر کے قریب کر دیا جب شیر گائے پر جھپٹنے لگا تب کتے نے شیر پر حملہ کر دیا اور اس کو پھاڑ ڈالا۔ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ آئے اور سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر توبہ کی اور ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

(تفریح الخاطر، صفحہ ۱۱۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل تھے اور جنگل کا بادشاہ شیر بھی آپ کے تابع فرمان تھا۔ جب بغداد آئے تو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مرتبے سے کماحقہ واقف نہ ہونے کے سبب آپ نے اپنے شیر کے لیئے گائے کی توقع رکھی ۔ سگ درگاہ جیلانی نے شیر کو پھاڑ ڈالا۔ جس سے شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مرتبے کا اعتراف کیا اور تائب ہوئے ۔ حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے ۔

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

(مکمل منقبت کتاب "مظہر جمال مصطفائی" میں صفحہ ۹۷ - ۹۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

کرامت نمبر ۶۳ : سانپ کا آپ سے کلام کرنا

شیخ ابوالفضل احمد بن صالح بن شافع رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ مدرسہ

نظامیہ میں تھا۔ آپ کے پاس فقہاء اور فقراء جمع تھے۔ اتنے میں ایک بڑا سانپ چھت سے آپ پر گرا' تب سب حاضرین بھاگ گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سوا کوئی نہ رہا۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کپڑوں کے نیچے داخل ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم اقدس پر گزرا اور آپ کی گردن سے نکل آیا اور گردن پر لپٹ گیا۔ باوجود اس کے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا کلام قطع نہ کیا اور نہ اپنی جگہ سے اٹھے۔ پھر وہ زمین کی طرف اترا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کلام کرنے لگا' آپ نے بھی اس سے کلام کیا جس کو ہم میں سے کوئی نہ سمجھا' پھر وہ چل دیا۔ پھر لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے اور دریافت کیا کہ اس نے آپ سے کیا بات کی اور آپ نے اس کو کیا فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس نے کہا کہ میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا ہے مگر آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہ دیکھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم مجھ پر ایسے وقت میں گرے کہ میں قضا و قدر میں کلام کر رہا تھا اور تو ایک جانور ہے جس کو قضا حرکت دیتی ہے اور قدر ساکن کرتی ہے۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ میرا فعل میرے قول کے مخالف نہ ہو۔ (بهجة الاسرار' صفحہ ۲۵۷)

⚪⚪⚪⚪⚪⚪⚪

تشریح : ہر فعل کا فاعل حقیقی حق تعالیٰ ہے۔ ہر حرکت و سکون کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ کوئی ذرہ اس کے حکم کے بغیر نہیں حرکت کر سکتا اور کوئی ذرہ جو حرکت میں ہے اس کے حکم کے بغیر ساکن نہیں ہو سکتا۔ پھر اتنے بڑے واقعات جن میں بہت سے حرکات و سکنات کا دخل ہوتا ہے۔ اس کی بغیر مشیت اور ارادے کے کیسے ظہور میں آسکتے ہیں۔ لہٰذا سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ جو قضا و قدر کے موضوع پر بات کر

رہے تھے جب اژدھا آیا تب آپ نے پرسکون رہ کر عملی طور پر یہ ثابت کر دیا کہ تسلیم و رضا اور تقدیر کی موافقت ہی انسان کو قرب و ولایت حقیقت و معرفت کے مقامات تک لے جاسکتی ہے جیسا کہ آپ کی تعلیمات سے روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہے۔

ملاحظہ ہو آپ کے ارشادات و مواعظ حسنہ جو الفتح الربانی' فتوح الغیب اور مظہر جمال مصطفائی اور دیگر کتب میں ہیں۔

کرامت نمبر ۶۴ : آپکے نام سے شیر اور مچھروں سے محفوظ رہنا

شہنشاہ کرامت سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامات سے یہ بات حضرت شیخ علی بن نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے اذکار میں بڑی سند کے ساتھ درج ہے کہ جو شخص شیر کے سامنے آئے تو حضرت سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا نام لے شیر اس پر حملہ آور نہیں ہو گا۔ جو شخص مچھروں کی آفت سے محفوظ رہنے کے لیئے آپ کے نام کا وظیفہ کرے مچھر وہاں سے دفع ہو جائیں گے۔ (نزہتہ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ' صفحہ ۳۶)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ہر شئے پر غلبہ اور تصرف عطا فرمایا' چنانچہ گذشتہ کرامات میں گزرا ہے کہ جنات آپ سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ آپ کے در کا کتا شیر پر غالب آتا ہے۔ آپ کے نام سے بخار بھی بھاگ جاتا ہے۔ اگر کان میں کہا جائے' اسی طرح حضرت نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نام کی ہیبت سے شیر کو بھی حملہ

کرنے کی جرات نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ مچھر جو ناسمجھ مخلوق معلوم ہوتی ہے آپ کے نام مبارک سے واقف ہے اور آپ کے نام کے خوف اور ادب کی وجہ سے اس شخص کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپ کی یہ کرامت سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس معجزے کی مانند ہے کہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر سے دور ہو کر راستہ بھول گئے تھے اچانک شیر سامنے آگیا انہوں نے شیر سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں مجھے راہ بتلاو۔ شیر نے تابعداری کی اور لشکر تک پہنچا دیا۔

(مدارج النبوت، حصہ اول، صفحہ ۳۴۷)

کرامت نمبر ۶۵ : اونٹنی کا تیز رفتار ہونا

ایک مرتبہ حضرت ابو حفص عمر بن صالح بغدادی اپنی اونٹنی ہانکتے ہوئے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں حج کے لیئے جانا چاہتا ہوں اور یہ اونٹنی چلنے سے قاصر ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اونٹنی کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور ایک ایڑی لگائی تو آپ کی کرامت سے اونٹنی بیت اللہ شریف تک تمام سواریوں سے آگے آگے چلتی تھی حالانکہ وہ اس سے پہلے سب سے پیچھے رہتی تھی۔ (بھجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳۱)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح نمبر ۱ : حضور پاک سیدعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پیدا ہوئے تو آپ کو دائی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے کیا گیا۔ جب بی بی حلیمہ مکہ مکرمہ کسی بچے کو لینے آئیں اس وقت آپ کی دراز گوش یعنی گدھی

بہت کم رفتار تھی۔ لیکن پیارے نبی ﷺ بی بی حلیمہ کے ساتھ اس پر سوار ہوئے تو وہ بہت تیز رفتار ہو گئی اور دوسری تیز سواریوں کو پیچھے چھوڑ گئی۔ ایام طفلی کا یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔ (مدارج النبوت' حصہ اول' صفحہ ۳۱)

تشریح نمبر ۲ : حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایک تھکے ہوئے اونٹ کو رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہلکا سا کونچا مارا اس کے بعد وہ اتنا تازہ دم ہو گیا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی باگ نہیں سنبھالی جاتی تھی۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی مذکورہ کرامت اسی معجزے کی مانند ہے۔

(کتاب الشفاء' جلد اول)

کرامت نمبر ۶۶ : بہتے دریا کا خشک ہونا اور پھر چلنا

" تحقیق الاولیاء فی شان سلطان الاصفیاء " میں مشائخ سے منقول ہے کہ ہم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ کشتی میں سوار تھے۔ ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا۔ ہم نے ارادہ کیا کہ اس کے جسد کو دریا میں ڈال دیں' مگر حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے تصرف سے دریا کو خشک کر دیا پس ہم نے اس کے لیئے قبر کھودی اور اس کو دفن کر دیا۔ پھر پانی اور کشتی دونوں بلند ہو گئے۔ (حیات المعظم' صفحہ ۱۷۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے قصیدہ غوثیہ کے شعر نمبر ۱۲ میں فرمایا ہے کہ اگر میں اپنی توجہ سمندروں پر ڈالوں تو سب کا سب پانی جذب ہو کر خشک ہو جائے اور ان کا نشان بھی باقی نہ رہے۔

پس آپ نے ضرورت کے مطابق دریا کو اپنی توجہ سے خشک کر دیا اور اس شخص کو دفن کرنے کے بعد اسی طرح جاری فرما دیا۔ پس معلوم ہوا کہ جو دعویٰ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے قصیدے کے اس شعر میں فرمایا ہے اس کی دلیل اس کرامت کی صورت میں پیش کر دی۔ پس وہ لوگ درست نہیں جو آپ کے دعووں کو جو قصائد وغیرہ میں بیان کیئے ہیں شطحیات سمجھتے ہیں یا یہ سمجھتے ہیں کہ عالم سکر میں کہے گئے ہیں۔

کرامت نمبر ۶۷ : دریا کا شیخ عطا کو راستہ نہ دینا

شیخ عارف ابو محمد مفرج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ شیخ عطاء عونی رحمۃ اللہ علیہ صبح کے وقت اپنے شہر سے ہر جمعہ کے روز نیسان تک پانی میں جایا کرتے تھے۔ ان کے مرید ان کے ساتھ ہوتے تھے' وہ بلند مرتبہ تھے۔ ان کے مریدوں میں سے بعض شیر پر سوار ہوتے تھے۔ میرے دل میں خطرہ گزرا اور میں بغداد شریف جا کر سیدی عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور شیخ عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا حال بیان کیا۔ آپ خاموش رہے' جب میں نے واپسی کی اجازت مانگی تو آپ نے رخصت کرتے وقت فرمایا کہ تم پانی تک پہنچو تو گزرگاہ آب کے نزدیک کھڑے ہو کر یہ کہنا کہ سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ تجھ کو کہتے ہیں کہ شیخ عطاء اور ان کے ساتھیوں کو گزرنے نہ دینا۔ پھر میں واپس ہوا اور پانی کی گزرگاہ کے پاس کھڑا ہو کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام دیا۔ جب جمعہ کا دن آیا تو شیخ عطاء رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مرید اپنے معمول کے مطابق آئے اور پانی سے گزرنے کا ارادہ کیا۔ ان کے اور پانی کے درمیان ایک گھاٹی تھی۔ پانی

بڑھتا گیا یہاں تک کہ گھاٹی تک بلند ہو گیا اور وہ لوگ گزرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ پھر شیخ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں سے کہا کہ تم اپنے سروں کو ننگا کر لو کہ ہم بغداد جائیں اور سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے معافی مانگیں۔ پس پانی اپنی حد تک اتر آیا۔ (بهجۃ الاسرار، صفحہ ۹۰)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا ہر شئے پر تصرف تھا۔ پانی پر آپ نے تصرف فرمایا اور وہ شیخ عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے لیئے گھاٹی کے درمیان رکاوٹ بن گیا جس سے وہ سمجھ گئے ماجرا کیا ہے۔ اس لیئے وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور معافی مانگی۔ آپ کی یہ کرامت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کرامت کے مشابہ ہے جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریائے نیل کو چلنے کا حکم دیا جبکہ وہ خشک ہو چکا تھا۔ کہ اگر وہ اپنی مرضی سے چلتا ہے تو نہ چل یعنی خشک رہ اور اگر حق تعالیٰ کے حکم سے چلتا ہے تو پھر فوراً چل پڑ۔ یہ کہنا تھا کہ دریا چل پڑا اس کے بعد کبھی بھی خشک نہ ہوا۔

کرامت نمبر ۶۸ : بارش اور سیلاب کو روکنا

شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور حضرت محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے تو بعض اہل مجلس جانے لگے تب آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا کہ اے پروردگار! میں لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو بکھیرتا ہے۔ پس اسی وقت خدائے بزرگ کے حکم سے بارش مجلس کے اوپر سے بند ہو گئی

اور مدرسے کے باہر بارش ہوتی رہی۔ اہل مجلس پر ایک قطرہ بھی نہ پڑتا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک سال دریائے دجلہ اس قدر بھر آیا کہ بغداد غرق ہونے لگا تھا۔ لوگ سیدی عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں فریادی بن کر واپس آئے۔ تب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عصا لیا اور دریا کے کنارے تک آئے۔ پانی کی حد تک اس کو گاڑھ دیا اور فرمایا یہاں تک رہ' اسی وقت پانی اتر گیا۔

(بهجۃ الاسرار' صفحہ ۲۲۱)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح نمبر ۱ : اول الذکر کرامت سید عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی اس قبیل سے ہے جس میں کہ ایک صحابی نے جمعہ کے روز مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب رحمت سے داخل ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! فصلیں تباہ ہو رہی ہیں' مویشی ہلاک ہو رہے ہیں' بارش کے لیئے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی' فوراً بادل چھا گئے اور موسلادھار بارش ہونے لگی۔ آٹھ روز گزر گئے۔ پھر ایک شخص نے اگلے جمعہ کو باب رحمت سے داخل ہو کر عرض کیا یاسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! بارش کی کثرت سے فصلیں تباہ ہو رہی ہیں' مویشی ہلاک ہو رہے ہیں بارش کے تھمنے کی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لیئے ہاتھ اٹھا دیئے اور فرمایا اللھم حوالینا لا علینا یعنی اے اللہ ! بارش ہمارے اطراف برسے ہم پر نہیں۔ پس اسی وقت مدینہ شریف کی بستی سے بارش تھم گئی اور مطلع صاف ہو گیا' اطراف میں بارش ہوتی رہی۔ (مدارج النبوت' حصہ اول' صفحہ ۳۴۰)

تشریح نمبر ۲ : دوسری مذکورہ کرامت سے واضح ہے کہ آپ کا حکم دریا پر بھی چلتا تھا۔ جس طرح کہ گذشتہ کرامت کی تشریح کے ضمن میں بیان ہوا۔

کرامت نمبر ۶۹ : ہوا میں اڑنا' آفتاب' سال اور دن کا سلام کہنا

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزاز رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہمارے شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ لوگوں کے سامنے مجلس میں ہوا پر اڑا کرتے تھے اور فرماتے تھے آفتاب طلوع ہوتا ہے تو مجھ کو سلام کرتا ہے۔ سال میرے پاس آتا ہے اور مجھ کو سلام کہتا ہے اور مجھے ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس میں واقع ہوں گی اور ہر دن مجھ کو سلام کہتا ہے اور ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس میں واقع ہوں گی۔ (بھجۃالاسرار' صفحہ ۵۲)

کرامت نمبر ۷۰ : ماہ رجب کا حاضری دینا

شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہم ۳۰ جمادی الآخر کے روز سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ وعظ فرما رہے تھے تب ایک خوبصورت جوان آیا اور حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ایک طرف بیٹھ گیا اور کہنے لگا اے اللہ کے ولی ! آپ کو سلام ہو۔ میں رجب کا مہینہ ہوں آپ کے پاس اس لیئے آیا ہوں کہ آپ کو خوشخبری سناؤں اور آپ کو خبر دوں ان معاملات کی جو مجھ میں ہونے والے ہیں۔ لوگوں کو اس میں بھلائی حاصل ہو گی۔

(بھجۃالاسرار' صفحہ ۵۳)

تشریح نمبرا : آپ رضی اللہ عنہ نے قصیدہ غوثیہ میں فرمایا ؎

وما منها شهور او دهور	تمر و تنقضی الا اتی لی
و تخبرنی بما یاتی و یجری	وتعلمنی فاقصر عن جدالی

(ترجمہ) اور جو مہینے اور زمانے گزر چکے یا گزر رہے ہیں بیشک وہ میرے پاس ہو کر گزرتے ہیں اور مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں۔ اے منکر کرامت جھگڑنے سے باز آ۔

(مظہر جمال مصطفائی، صفحہ ۱۱۳)

آپ کی یہ کرامت اس دعوے کی دلیل ہے جو آپ نے قصیدے کے اس شعر میں کیا ہے لہٰذا یہ دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے، کلام سکر نہیں ہے۔

تشریح نمبر۲ : ان کرامات سے آپ رضی اللہ عنہ کے علم غیب کی وسعت کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ جو کچھ بھی مہینوں، سالوں اور زمانوں میں ہونے والے واقعات ہیں ان سب کا آپ کو پیشگی علم ہو جاتا ہے۔ علم غیب کا ایک ذریعہ تو کشف و الہام ہے۔ لیکن مہینوں اور زمانوں کا خود مثالی بشری صورتوں میں حاضر ہو کر ان کے اندر جو واقعات رونما ہونے والے ہیں خبر دینا آپ کی عظیم کرامت ہے۔

گیارھویں فصل

رزق میں برکت کے بیان میں

کرامت نمبر ۱۷ : کھانے پینے سے بے نیاز کرنا

نقل ہے کہ شیخ عارف سبتی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لیئے بغداد شریف آیا اور کچھ عرصہ آپ کی خدمت اقدس میں ٹھہرا۔ پھر میں نے مجاہدہ کرنے کے لیئے مصر جانے کا قصد کیا اور آپ سے اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا کہ راستے میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا' یہ کہہ کر آپ نے میرے منہ میں دو انگلیاں ڈالیں اور مجھے انہیں چوسنے کا حکم دیا۔ میں سمجھ گیا کہ اس سے آپ کا کیا مقصد ہے۔ پھر میں بغداد سے مصر آیا اور میری یہ حالت تھی کہ نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا۔ اس کے باوجود میری طاقت پہلے کی نسبت زیادہ تھی۔

(بھجۃالاسرار' صفحہ۱۰۹ / تفریح الخاطر' صفحہ ۱۲۰)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : طبی لحاظ سے انسان اگر چند روز نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے تو انتہائی کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے اور اس کے جسم کا نظام سخت متاثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ طے کے روزے یعنی بغیر افطار کے مسلسل روزے رکھنے سے صحابہ کرام بیہوش ہونے لگے۔

تب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرمایا کیونکہ صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طے کے روزے رکھتے دیکھ کر از خود بغیر حکم کے اتباع کرنا شروع کر دیا تھا۔ مندرجہ بالا واقعہ میں یہ کرامت تھی۔ شہنشاہ اولیاء سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامت سے شیخ عارف رحمۃ اللہ علیہ کھانے پینے سے بے نیاز ہو گئے۔

کرامت نمبر ۲۷ : قلیل گندم کا پانچ سال ختم نہ ہونا

ایک دفعہ بغداد میں خوفناک قحط پڑا۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے رکاب دار شیخ ابوالعباس احمد رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ کثیر العیال ہوں لیکن گھر میں کچھ بھی نہیں اور کئی روز سے فاقہ ہے۔ آپ نے ان کو تقریباً نصف من گندم دیئے اور فرمایا کہ اسے ڈبے میں بند کر دینا اور اس میں ایک سوراخ کر کے روزانہ ضرورت کے مطابق غلہ نکال لیا کرنا۔ شیخ ابوالعباس کا بیان ہے کہ ہم پانچ سال تک گیہوں کھاتے رہے لیکن ختم نہ ہوئے۔ ایک روز ڈبہ کھول کر دیکھا اور پھر سات روز میں ختم ہو گئے۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے کیا تو فرمایا اگر تم اس ڈبے کو نہ کھولتے تو تمہارا کنبہ ساری عمر یہ گیہوں ختم نہ کر سکتا تھا۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۱۱۱)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : آپ کی یہ کرامت سید عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی اس قبیل سے ہے جس میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قلت طعام کو کثرت طعام سے بدل دیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ میرے گھر ایک چھوٹی سی بکری تھی اور تھوڑے جو تھے، میں نے بکری کو ذبح کیا اور بیوی کو کہا کہ جو کی روٹیاں تیار کرے۔ میں نے پھر سیدعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی، لیکن سیدعالم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان کروا دیا کہ تمام صحابہ بھی ساتھ چلیں۔ پھر سیدعالم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لائے اور برکت کی دعا فرمائی اور کھانا تناول فرمایا۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت کھانے سے فارغ ہوتی اور دوسری آجاتی اس طرح سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ (الوفا، صفحہ ۳۲۲ / بحوالہ بخاری و مسلم شریف)

"مدارج النبوت" حصہ اول، صفحہ ۳۳۵ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی واقعہ لکھا ہے۔ لیکن یہ بھی لکھا ہے صحابہ جو دعوت میں شریک ہوئے ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔ (تفصیلی واقعہ وہاں ملاحظہ فرمائیں) اسی طرح حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ وہ حدیث پاک ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ دودھ کے ایک پیالے سے سیدعالم شافعی یوم محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستر (۷۰) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سیر ہو کر پلایا اور پھر بھی پیالہ اسی طرح بھرا رہا۔ (تفصیل الوفا کے صفحہ نمبر ۳۴۱ پر ملاحظہ ہو۔)

کرامت نمبر ۷۳ : خشک درخت پھل دینے لگے

شیخ ابو مظفر اسماعیل بن علی نے جو حضرت شیخ علی ابن الہیتی کی صحبت میں رہ چکے تھے کہا کہ شیخ علی بن الہیتی جب بیمار ہوتے تو بسا اوقات میری زمین کی طرف جو کہ زریران میں تھی تشریف لاتے اور وہیں کئی روز گزارتے۔ ایک دفعہ آپ وہیں بیمار ہوئے تب ان کے پاس میرے سردار سید

محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ بغداد سے عیادت کے لیئے زریران تشریف لائے۔ دونوں بزرگ میری زمین پر جمع ہو گئے۔ اس میں دو کھجور کے درخت تھے جو کہ چار سال سے خشک ہو چکے تھے' ان کو پھل نہ آتا تھا۔ ہم نے ارادہ کیا ہوا تھا کہ ان کو کاٹ دیں گے تب سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اس میں سے ایک کے نیچے وضو کیا اور دوسرے کے نیچے دو نفل پڑھے تب وہ ہرے ہو گئے اور ان کے پتے نکل آئے اور اسی ہفتہ میں ان کو پھل آگیا۔ حالانکہ کھجوروں کے پکنے کا وقت ابھی نہ آیا تھا۔ میں نے ان میں سے کچھ کھجوریں لے کر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر کیں' آپ نے اس میں سے کھالیں اور مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری زمین' تیرے درھم' تیرے صاع اور تیرے دودھ میں برکت دے۔ آپ کی دعا سے اس کے بعد ہر شئے میں بیشمار برکت حاصل ہوئی۔

(بهجة الاسرار' صفحہ ۱۲۳)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : یہ کرامت سید عالم تاجدار دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی اس قبیل سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یہودی کی غلامی سے نجات دلانے کے لیئے اس کی اس شرط کو پورا کرنے میں تین سو کھجوروں کی شاخیں اس کے باغ میں لگائیں جو ایک سال میں درخت بن کر پھل بھی دینے لگیں۔

(مدارج النبوت' حصہ اول' صفحہ ۳۶۶)

بارھویں فصل

تاریکی کو روشنی سے بدلنے کے بیان میں

کرامت نمبر ۷۴ : عصا مبارک روشن ہو گیا

ایک رات شیخ ابو عبدالمالک ذیال رحمۃ اللہ علیہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مدرسے میں کھڑے تھے۔ شیخ ذیال کہتے ہیں کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ وہاں تشریف لائے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس میں عصا تھا، آپ کو دیکھ کر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کوئی کرامت دکھائیں۔ اچانک آپ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور اپنا عصا مبارک زمین پر گاڑھ دیا، وہ روشن ہو کر چمکنے لگا اور مدرسے میں ہر طرف روشنی پھیل گئی ایک گھنٹے تک عصا مبارک اسی طرح چمکتا رہا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے زمین سے اٹھایا تو جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیوں ذیال تم یہی چاہتے تھے۔ (بھجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۷)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : شہنشاہ اولیاء سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کرامت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی اس قبیل سے ہے جس میں کہ آپ نے حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اندھیری رات میں کھجور کی ٹہنی عطا کی جو

مشعل کی طرح روشن رہی یہاں تک کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر پہنچے۔ (مدارج النبوت - صفحہ ۳۶۹)

کرامت نمبر ۷۵ : اندھیرے میں روشنی ہونا

سیدنا عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میری والدہ ماجدہ جس وقت کسی اندھیرے مکان میں جاتی تھیں تو ان کے سامنے ایک شمع روشن ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ میرے والد ماجد ایسے وقت تشریف لائے کہ وہ شمع ان کے روبرو روشن تھی، جس وقت آپ کی نظر مبارک اس شمع پر پڑی تو وہ بجھ گئی اور مکان میں اندھیرا چھا گیا۔ آپ نے میری والدہ سے ارشاد فرمایا کہ شیطان اس صورت تمہیں فریب دیتا تھا۔ میں نے اسے نور رحمانی سے تبدیل کر دیا ہے۔ اب اندھیرے میں تمہیں جو روشنی نظر آئے گی وہ نور رحمانی ہو گا اور جو شخص میرا وسیلہ پکڑتا ہے میں اس کا خیال رکھتا ہوں اور اس کے ساتھ ایسے ہی معاملہ کرتا ہوں۔ حضرت عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس روز کے بعد جب کبھی میری والدہ کسی تاریک مکان میں جاتیں تو چودھویں کے چاند کی سی روشنی ہو جاتی۔ (بهجة الاسرار، صفحہ ۲۹۹)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : جس طرح سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو آزمانے کے لیئے شیطان آسمان پر روشنی بن کر چمکا اور کہا کہ آپ کو نماز روزہ معاف' آپ نے جب لاحول پڑھا تو وہ روشنی تاریکی میں بدل گئی اور شیطان نے کہا کہ آپ بچ گئے ورنہ میں کئی اولیاء کو اس طرح گمراہ کر چکا ہوں۔ مذکورہ بالا کرامت میں بھی شیطان چراغ کی روشنی بن کر

سیدنا عبدالجبار ﷫ کی والدہ ماجدہ کو فریب دیتا تھا۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اسے بجھا کر نور رحمانی میں تبدیل کر دیا۔

تیرھویں فصل

وعظ مبارک کے دوران کرامات کے بیان میں

کرامت نمبر۷۶ : آتش شوق سے دستار میں آگ لگ گئی

شیخ طاہر بن محمد مقدسی دارانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا' میں نے آپ سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ میرا کلام ان لوگوں کے کانوں تک پہنچتا ہے جو میری مجلس میں کوہ قاف سے حاضر ہوتے ہیں۔ ان کے قدم ہوا پر ہوتے ہیں اور ان کے دل حضور قدس میں ہوتے ہیں' قریب ہے کہ ان کی ٹوپیاں اور جبے اللہ عزوجل کے زیادہ شوق کی وجہ سے جل جائیں۔ آپ کے صاحبزادے سید عبدالرزاق اس وقت منبر کے پاس اپنے والد ماجد کے قدموں میں بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے اپنا سر اٹھایا' پھر ان کو غشی آ گئی اور ان کی ٹوپی اور جبے میں آگ لگ گئی۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نیچے اترے اور آگ بجھائی اور فرمایا اے عبدالرزاق! تم بھی ان میں سے ایک ہو۔

(بهجة الاسرار' صفحہ ۲۷۷)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : "تحفۃ القادریہ" میں شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعے کے بعد لوگوں نے سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ تھا؟ آپ نے فرمایا کہ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو پورے خلاء کو رجال الغیب سے بھرا پایا اور سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے وعظ مبارک اور توجہ سے ان کی یہ حالت تھی کہ کوئی نعرہ مار کر ہوا میں اڑ جاتا تھا اور کوئی زمین پر گر جاتا تھا۔ (تحفۃ القادریہ، صفحہ ۸۹)

کرامت نمبر ۷۷ : آپ کی مجلس میں خلعتوں کا اترنا

شیخ عمر بن حسین طیبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز مجھ سے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے عمر میری مجلس سے علیحدہ نہ ہو کیونکہ اس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں اور اس پر افسوس جو اس کو فوت کر دے۔ شیخ عمر بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کچھ عرصہ بعد ایک روز میں مجلس میں تھا اور مجھ پر نیند نے غلبہ کیا، میری آنکھیں بند ہو گئیں تو میں نے دیکھا کہ آسمان کی طرف سے سرخ اور زرد خلعتیں اتر رہی ہیں اور اہل مجلس پر گر رہی ہیں تب میری آنکھیں گھبراہٹ سے کھل گئیں۔ پھر میں لوگوں کو یہ حالت بتلانے کے لیئے دوڑا تو آپ نے مجھے روک کر فرمایا کہ اے عمر خاموش رہو کیونکہ خبر مشاہدے کی طرح نہیں ہوتی۔

(بهجة الاسرار، صفحہ ۲۷۴)

⭘⭘⭘⭘⭘⭘⭘

تشریح نمبر ۱ : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میرے ہاں مقامات ولایت کپڑوں کی طرح لٹکے ہوئے ہیں جس کو جو لباس چاہتا ہوں پہنا دیتا ہوں۔

تشریح نمبر۲ : معلوم ہوا کہ ولایت کی تقسیم سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد کر دی گئی ہے آپ جسے چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں۔

کرامت نمبر۷۸ : وعظ مبارک میں روحانی تصرف

حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بلاد عجم کی طرف سیر کی اور مختلف علوم حاصل کیئے۔ پھر جب بغداد آیا تو میں نے اپنے والد ماجد سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی موجودگی میں لوگوں کو اپنا وعظ سناؤں۔ آپ نے مجھ کو اجازت دی' تب میں کرسی پر بیٹھا اور علمی نکات بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کرنے لگا لیکن کسی کا دل نرم نہ ہوا اور نہ کسی کے آنسو نکلے۔ تب اہل مجلس میرے والد ماجد کی خدمت میں عرض کرنے لگے کہ آپ ہی کچھ بیان فرمائیں۔ پھر میں کرسی سے اٹھ گیا اور والد ماجد کرسی پر بیٹھے اور فرمایا کہ کل میرا روزہ تھا' یحییٰ کی والدہ نے میرے لیئے چند انڈے تلے تھے اور ایک پیالی میں ڈال کر مٹی کے برتن میں رکھ دیئے۔ بلی آئی اور اس نے برتن گرا دیا اور پیالی ٹوٹ گئی اتنا کہنا تھا کہ اہل مجلس چلا اٹھے۔ پھر میں نے آپ سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ کیا تم نے وہاں کا سفر کیا ہے۔ اے فرزند! جب میں کرسی پر بیٹھا تو میرے دل پر اللہ عزوجل کی طرف سے ایک تجلی وارد ہوئی جس نے میرا دل فراخ کر دیا' تب میں نے وہ بات بیان کی جو تم نے سنی' ایسی بسط کے ساتھ جو ہیبت کے ساتھ مقبوض تھی' پھر وہ ہوا جو تم نے دیکھا۔ (بہجۃ الاسرار' صفحہ ۲۸۴)

تشریح : دراصل لوگوں کے قلوب وعظ کے مزین الفاظ یا کسی کے زور بیان سے متاثر نہیں ہوتے بلکہ ان کے ساتھ روحانی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ مبارک بہت مدلل اور مزین تھا اور بہت فصاحت و بلاغت سے عالمانہ انداز میں بیان فرمایا لیکن سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے جو الفاظ استعمال فرمائے وہ وعظ و نصیحت یا ترہیب و ترغیب سے تعلق نہیں رکھتے تھے لیکن ان الفاظ کے اندر آپ کی روحانیت شامل تھی۔ یعنی روحانی توجہ کے ساتھ وہ الفاظ استعمال فرمائے' لہٰذا لوگوں کے قلوب پر اس کا گہرا اثر ہوا اور وہ عشق الٰہی میں سرشار ہو کر پکار اٹھے اور وجد میں آ گئے۔

کرامت نمبر۷۹ : جو شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا آپ نے بیداری میں دیکھا

شیخ شریف ابوعبداللہ حسینی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک روز سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا' اس روز تقریباً دس ہزار آدمی آپ کی مجلس میں حاضر تھے اور شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ حضور کے سامنے بیٹھے تھے کہ اتفاقیہ ان پر اونگھ غالب آئی۔ تب آپ نے فرمایا چپ ہو جاؤ' تمام لوگ چپ ہو گئے حتیٰ کہ محض سانس نکلتا تھا اور جنبش و حرکت کی کسی کو جرات نہ تھی اور آپ منبر سے اتر کر باادب شیخ علی الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو گئے۔ تب آپ نے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا ہے' انہوں نے عرض کی کہ ہاں دیکھا ہے۔ دریافت فرمایا کہ آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نصیحت کی؟ انہوں نے جواب دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعداری کا حکم دیا ہے۔ پھر لوگوں نے شیخ علی الھیتی رحمۃ اللہ علیہ سے حقیقت حال دریافت کی تو فرمایا کہ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے وہی سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے بیداری میں دیکھا ہے۔ راوی مذکور کا بیان ہے کہ اس روز سات آدمی عشق الٰہی میں فوت ہوئے۔ کچھ تو مجلس میں اور کچھ گھر جا کر۔
(تحفۃ القادریہ، صفحہ ۹۰)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح نمبر ۱ : یہ شہنشاہ کرامت سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا کمال تھا کہ جو شیخ علی الھیتی رحمۃ اللہ علیہ خواب میں ملاحظہ کر رہے تھے حضور اسے بیداری میں مشاہدہ فرما رہے تھے اور یہ کہ آپ کی محفل میں روحانیت کا غلبہ رہتا تھا۔ جب کبھی کرامت یا خرق عادت بات ظاہر ہوتی لوگوں کے دلوں کی کیفیت عشق الٰہی کی سوزش سے بے اختیار ہو جاتی اور وہ نعرہ مار کر بیہوش ہو جاتے اور بعض ان میں سے واصل باللہ ہوتے ہوئے فوت ہو جاتے۔ جیسا کہ اس واقعے میں بھی سات آدمی فوت ہوئے۔ یہ موت قابل رشک ہے کیونکہ آپ کی موجودگی میں، آپ کی محفل میں آپ کے روحانی تصرف اور توجہ سے جو واصل باللہ ہوتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کو دے دے تو اس سے بڑھ کر کونسی بات ہے۔ بخشش و درجات اور آخرت کی ساری سعادتیں اس کے لیئے ہیں۔

تشریح نمبر ۲ : امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے جس رات خواب میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور فالج کے مرض سے شفایاب ہوئے اس کے

اگلے روز آپ کو ایک درویش ملے اور کہا کہ مجھے وہ قصیدہ سنائیے جو " امن تذکر جیران " سے شروع ہوتا ہے۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے اس قصیدے سے کوئی بھی مطلع نہیں آپ کو کیسے پتہ چلا۔ انہوں نے کہا رات کو خواب میں سیدعالم رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیارت کروانے کے بعد آپ سے وہ قصیدہ سنا تھا اور اس میں اتنے متوجہ ہوئے کہ تم کو فالج کے مرض سے شفا ملی' اور اس قصیدے کو میں بھی سن رہا تھا۔ پس معلوم ہوا کہ کاملین وہ بات بیداری میں دیکھتے اور سنتے ہیں جو اور لوگ خواب میں دیکھتے ہیں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامت اسی کی مثل ہے۔ (اسناد قصیدہ بردہ شریف' صفحہ ۲۶۷)

کرامت نمبر۸۰ : طفسونج اور لائش میں آپ کی آواز کا پہنچنا

شیخ ابوالعباس احمد بن شیخ محمد بن ازہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے' کہتے ہیں میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ کو بغداد میں داخل ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا لیکن میں نے ان کو طفسونج میں کئی مرتبہ دیکھا کہ دیر تک خاموش بیٹھے رہتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اس واسطے خاموش رہتا ہوں کہ بغداد سے شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے کلام کو سنوں۔

ان ہی سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کو علاقہ لائش میں کئی مرتبہ دیکھا کہ وہ اپنے حجرے سے نکل کر پہاڑ کی طرف جاتے اور عصا سے ایک دائرہ کھینچ لیتے اور فرماتے کہ جو شخص یہ چاہے کہ شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے کلام کو سنے وہ اس

دائرے میں داخل ہو جائے۔ تب اس دائرے میں ان کے بڑے بڑے مرید داخل ہوتے، حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے کلام کو سنتے اور اس کو لکھ لیتے اور اس روز کی تاریخ لکھ لیتے۔ پھر جب بغداد میں آتے تو اس روز جن لوگوں نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو نقل کیا ہوتا اس سے موازنہ کرتے تو برابر وہی ہوتا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۸۳)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : آج کل وائرلیس نظام کے ذریعے آواز کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور تک پہنچایا جاتا ہے جیسا کہ ریڈیو ٹرانسسٹر جو بیٹری سے چلتا ہو اسے کوئی جنگل میں لے جا کر لگائے تو وہ ہزاروں میل دور کے ریڈیو سٹیشنوں کی آوازیں سن سکتا ہے۔ پس ان روحانی کمالات کا کیسے انکار ہو سکتا ہے جو ان بزرگوں سے کرامات کے طور پر ظاہر ہوئیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا کلام براہ راست اولیائے کاملین تک بغیر کسی واسطے اور رکاوٹ کے پہنچتا ہے اور وہ اس کلام کو براہ راست سننے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

چودھویں فصل

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان جلالت کے بیان میں

کرامت نمبر ۸۱ : بغیر طہارت نام لینے والے کی سزا

نقل ہے کہ شروع شروع میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ پر جلالت کا غلبہ تھا اور اس کی کیفیت یہ تھی کہ جو کوئی آپ کا اسم گرامی بغیر طہارت کے لیتا وہ ہلاک ہو جاتا۔ تب آپ نے اپنے نانا جان رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ اس حالت کو ترک کر دو کیونکہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں لوگ اللہ تعالیٰ اور میرا نام بھی بغیر طہارت کے لیں گے۔ پھر آپ نے سیدعالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت پر شفقت فرماتے ہوئے یہ کیفیت واپس لی لے۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۳۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی صفات جلالی اور جمالی کے مظہر کامل ہیں، لیکن جلال آپ پر غالب تھا۔ آپ کا جلال گستاخوں اور بے ادبوں اور نیت میں فتور رکھنے والوں، آپ کو آزمانے والوں اور آپ کے بدخواہوں کے لیئے ہے۔ آپ کا جمال آپ کے مریدوں، عقیدت مندوں اور ادب و احترام کرنے والوں

کے لیئے ہے۔ اس کرامت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کیفیت جلالی کو واپس لینا اللہ تعالیٰ ہی کا کام تھا' لیکن اس نے اپنے محبوب اولیاء کو یہ تصرف اور اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ کسی کیفیت کو برقرار بھی رکھ سکتے ہیں اور واپس بھی لے سکتے ہیں۔ اس کرامت سے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کمال عظمت کا بھی پتہ چلتا ہے کہ بغیر طہارت آپ کا نام لینے والا بھی ہلاک ہو جاتا تھا۔

کرامت نمبر ۸۲ : آپ کے کہنے پر پرندہ ہلاک ہو گیا

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابوالفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز شیخ محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا حال بیان فرما رہے تھے۔ لوگوں پر آپ کے کلام کی ہیبت چھا گئی' اچانک مجلس میں ایک عجیب خلقت پرندہ گزرا بعض لوگ اس پرندے کو دیکھنے کی وجہ سے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے غافل ہو گئے۔ تب آپ نے فرمایا کہ عزت پروردگار کی قسم اگر میں اس پرندے سے کہوں کہ مرجا تو یہ فوراً مرجائے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہی تھا کہ اچانک وہ پرندہ مر کر زمین پر گر پڑا۔ (بهجة الاسرار' صفحہ ۲۸۴)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح نمبر ۱ : حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ "رسالہ روحی" میں فرماتے ہیں کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقراء ہیں اور فقر کا مرتبہ وہ ہوتا ہے کہ جب کسی شئے کو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ رسالہ "غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ" میں جو الہامات درج ہیں ان میں ایک الہام جو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ پر وارد ہوا وہ یہ کہ حق تعالیٰ

فرماتا ہے فقیر صاحب امر ہوتا ہے کہ کسی چیز کو کہے "کن" تو وہ ہو جائے۔ پس معلوم ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے جب اس پرندے کو کہا کہ مرجائے وہ مر گیا۔

تشریح نمبر۲ : آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اسماء المحی اور الممیت کے مظہر کامل ہیں' جیسا کہ آپ نے مردوں کو زندہ کیا ویسے ہی زندوں کو مار بھی سکتے ہیں۔ اپنے حکم' ارادہ یا توجہ سے۔

کرامت نمبر۸۳ : آپ کے کام میں خلل ڈالنے پر چوہا ہلاک

شیخ مظفر منصور بن مبارک واسطی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک روز شیخ محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے دولت خانے پر تھا۔ آپ بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے کہ چھت پر سے مٹی گری۔ آپ نے تین مرتبہ اس کو جھاڑ دیا۔ پھر چوتھی دفعہ جب مٹی گری تب آپ نے اوپر دیکھا تو ایک چوہا وہاں پھر رہا تھا۔ آپ نے جلال میں آکر اسے کہا تیرا سر اڑ جائے۔ اچانک اس کا سر جدا ہو گیا اور وہ ایک طرف مرکر گر پڑا۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ نے لکھنا چھوڑا اور رونے لگے۔ میں نے کہا اے میرے سردار! آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ کسی مسلمان سے میرا دل رنجیدہ ہو تو اس کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو جو اس چوہے کے ساتھ ہوا۔

(بهجة الاسرار' صفحہ ۳۰۲)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ جلالی بھی تھے اور جمالی بھی۔ سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر نہایت مہربان اور کریم تھے۔ اسی خیال سے آپ روئے کہ کسی مسلمان سے آپ کی شان میں کسی قسم کی بے ادبی ہو تو اس کا بھی وہی حشر نہ ہو جو چوہے کا ہوا تھا۔ پس عبرت ہے ان لوگوں کے لیئے جو دانستہ طور پر اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں۔

کرامت نمبر ۸۴ : شیخ صنعان اصفہانی کا حال سلب کرنا

اصفہان کے ایک ولی اللہ شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ جو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ہمعصر تھے دریائے علم و عرفان کے زبردست شناور تھے اور کرامات و خوارق ان سے بکثرت ظاہر ہوتے تھے۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان عالی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ یعنی میرا یہ قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے کو سنا تو مرتبہ کمال کو پہچاننے میں ٹھوکر کھا جانے کے سبب گردن خم کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم بھی ولی ہیں اور وہ بھی ولی ہیں کیا حاجت ہے کہ اس کے سامنے گردن جھکائیں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اسی وقت ان کا حال سلب کر لیا اور قرب سے دور پھینک دیا۔ جب انہوں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا پشیمان ہوئے اور بغداد آ کر شیخ علی بن الہیتی اور مشائخ کرام کی ایک جماعت کو کہا کہ میں اپنے کیے پر پشیمان ہوں میرے لیئے حضرت کی خدمت میں سفارش کریں۔ ان کی سفارش پر آپ نے اس مرد اصفہانی کی خطا معاف کی اور حال لوٹا دیا۔

(تحفۃ القادریہ، صفحہ ۸۰)

تشریح : حال کا عطا کرنا اور سلب کرنا یہ تصرف اللہ تعالیٰ نے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو عطا فرمایا تھا۔ شیخ صنعان نے آپ کے فرمان عالی پر گردن خم کرنے کی بجائے آپ پر تکبر کیا لہٰذا ان کا حال سلب ہو گیا۔ یہ واقعہ بھی آپ کی شان جلالی کا مظہر ہے۔

کرامت نمبر ۸۵ : مرد غیب کا حال سلب کرنا

شیخ ابوالغنائم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ علی الہیتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں گئے تو دیکھا کہ دہلیز پر ایک جوان بے خود ہو کر آپ کے آستانے پر پڑا ہوا ہے۔ اس جوان نے شیخ علی کو دیکھا اور کہا جب آپ حضرت کی بارگاہ میں جائیں تو میری شفاعت فرمائیں۔ جب ہم حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شیخ علی نے بات کرتے ہوئے عرض کی کہ یہ بندہ خطا کار اپنے جرم کی معافی کا خواستگار ہے امید ہے کہ حضور اس کی خطا معاف فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا خطا بخش دی۔ شیخ علی خوشی سے باہر آئے اور اس جوان کو خوشخبری دی کہ میری سفارش قبول کی اور تیری خطا معاف کی۔ وہ جوان یہ سنتے ہی ہوا میں پرواز کر گیا۔ ہم پھر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے تاکہ اس واقعہ کی تعبیر ان سے پوچھیں اور اس کے بھید سے واقف ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ مردان غیب میں سے تھا یہ ہوا میں پرواز کر رہا تھا جب بغداد کی سمت الراس پر آیا تو دل میں خیال کیا کہ اس شہر میں میرے مرتبے کا کوئی نہیں۔ اس سبب سے میں نے اسی وقت اس کے حال کو سلب کر لیا اور خاک پر بٹھا دیا۔ اگر شیخ

علی اس کی سفارش نہ کرتے تو اسی حال میں فوت ہو جاتا اور میں اس کے حال کو درست نہ کرتا۔ (تحفۃ القادریہ' صفحہ ۸۰)

☆☆☆☆☆☆☆

تشریح : یہ واقعہ بھی شیخ صنعان اصفہانی کے واقعے کی مثل ہے۔ یہاں بھی مرد خدا نے خود کو سب سے بلند مرتبہ سمجھا اور شہنشاہ اولیاء کے مرتبے اور عظمت کا لحاظ نہ کیا اس لیئے اس نے سزا پائی۔ شیخ علی کی سفارش اور اس کی ندامت کے سبب خطا معاف ہوئی۔

پندرھویں فصل

متفرق کرامات کے بیان میں

کرامت نمبر۸۶ : گھوارہ میں روزہ رکھنا

شیخ ابوسعد عبداللہ بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ ماجدہ سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ سیدہ ام الخیرامتہ الجبار فاطمہ رحمتہ اللہ علیہا کا سلوک میں بڑا مرتبہ تھا۔ ہم نے ان سے کئی مرتبہ سنا کہ وہ فرماتی تھیں کہ جب میرے بیٹے سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی تو وہ رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتے تھے۔ عیدالفطر کا چاند لوگوں کو غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو میرے پاس آئے اور دریافت کیا کہ آپ کے بیٹے نے دودھ پیا ہے؟ میں نے کہا کہ آج میرے بیٹے نے دودھ نہیں پیا، پھر معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا اور ہمارے علاقہ میں یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ بزرگوں کے ہاں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان میں دن کو دودھ نہیں پیتا اور روزہ رکھتا ہے۔

(بھجۃ الاسرار ۔ صفحہ ۲۶۱)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : اس واقعہ میں جہاں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامت واضح ہے کہ مکلف نہ ہونے کے باوجود آپ نے دودھ پینے کی عمر میں روزے رکھے، وہاں

آپ کی والدہ ماجدہ کی ولایت کاملہ اور بزرگی بھی ظاہر ہے کہ ان کے بطن مبارک سے ایسے ولی کامل پیدا ہوئے جنہوں نے دنیا میں آتے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیا۔

کرامت نمبر ۸۷ : ایک ہی وقت میں اکہتر جگہ افطاری فرمانا

منقول ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں ایک ہی روزہ افطار کرنے کے لیئے ستر آدمیوں نے آپ کو دعوت دی اور آپ نے قبول فرمائی۔ جب وہ دن آن پہنچا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر ایک کے گھر جا کر ایک ہی وقت میں روزہ افطار کیا اور اسی وقت اپنی خانقاہ میں بھی افطار کیا۔ یہ خبر بغداد شریف میں پھیل گئی' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خادم کے دل میں خیال آیا حضرت تو اس وقت یہاں سے نکلے ہی نہیں پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے لوگوں کے گھروں میں جا کر افطاری کی ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا وہ اپنی بات میں سچے ہیں اور میں ہر ایک کی دعوت قبول کر کے ان کے گھروں میں گیا ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے ہاں ایک ہی وقت میں کھانا کھایا ہے۔

(تفریح الخاطر صفحہ ۸۶)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : اللہ تعالیٰ نے ابدال کو یہ کمال عطا فرمایا ہے کہ وہ بیک وقت چالیس یا اس سے زائد مقامات پر بہ نفس نفیس حاضر ہو سکتا ہے۔ موقع کے مطابق گفتگو و معاملہ کر سکتا ہے اور کھا پی سکتا ہے اور اسی دم اپنے اصل مقام سے بھی غائب نہیں ہوتا۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا مرتبہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

کرامت نمبر ۸۸ : جنت کا کھانا تناول فرمانا

منقول ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ چالیس دن کا چلہ کاٹا اور ارادہ کیا کہ روزہ افطار کرنے کے وقت پانی کے سوا دنیا کے کھانے پینے کی کوئی چیز استعمال نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے کھانا اتارے۔ چلہ پورا کرنے سے دو روز قبل آپ کے حجرے کی چھت پھٹی اور اس سے ایک شخص داخل ہوا جس کے داہنے ہاتھ میں ایک سونے کا برتن جس کی زنجیر بھی سونے کی تھی اور بائیں ہاتھ میں چاندی کا برتن چاندی کی زنجیر والا تھا۔ یہ دونوں برتن پھلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ اس نے دونوں برتن سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے رکھ دیئے۔ آپ نے فرمایا یہ برتن کیسے ہیں ؟ اس نے کہا کہ یہ دونوں برتن عالم بالا سے لایا ہوں تاکہ آپ اس میں سے کچھ کھالیں۔ آپ نے فرمایا ان کو اٹھا لے کیونکہ میرے نانا جان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا حرام فرما دیا۔ وہ شخص یہ کلام سنتے ہی بھاگ گیا۔ روزہ افطاری کے وقت آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا جس کے ہاتھ میں کھانے کا بھرا ہوا ایک طباق تھا اس نے کہا اے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لیئے یہ ضیافت ہے۔ آپ نے اس میں سے درویشوں سمیت کھانا کھایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۹۰)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : یہ اس واقعے کی مثل ہے جس میں کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیئے جنت سے کھانا اترا۔ معلوم ہوا کہ شیطان نے آپ کو آزمانے کے لیئے داؤ لگانے کی کوشش لیکن سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شریعت کی کسوٹی پیش نظر رکھنے سے محفوظ رہے۔ یہ شیطان کی اس طرح کی کوشش ہے کہ ایک مرتبہ روشنی بن کر آسمان پر چمکا اور کہا آپ کو نماز اور روزہ معاف ہے' آپ نے لاحول پڑھا تو وہ تاریکی میں بدل گیا اور آپ اس کے شر سے محفوظ رہے۔

کرامت نمبر ۸۹ : ہر ایک کی طلب کو پورا کرنا

مشائخ سے منقول ہے کہ ہم ایک دن سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جس کا جو جی چاہے مانگے۔ شیخ ابوالسعود احمد بن حریمی نے عرض کی کہ میں ترک تدبیر و اختیار چاہتا ہوں۔ شیخ محمد بن قائد نے کہا مجھے مجاہدے پر قوت چاہیئے۔ شیخ ابوالقاسم بزاز نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کا خوف عطا ہو۔ شیخ ابومحمد حسن فارسی نے کہا میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک حال تھا جو ضائع ہو گیا وہ حال مجھے واپس مل جائے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو۔ شیخ جمیل ابویوسف نے کہا مجھے حفظ وقت کی ضرورت ہے۔ شیخ ابو حفص عمر غزال نے کہا میں علم میں زیادتی چاہتا ہوں۔ شیخ خلیل صرصری نے کہا مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک مقام قطبیت حاصل نہ ہو جائے۔ شیخ ابوالبرکات نے کہا میں محبت الٰہی میں استغراق چاہتا ہوں۔ ابوالفتوح حضری نے کہا میں قرآن و حدیث کا حفظ چاہتا ہوں۔ شیخ ابوالخیر نے کہا مجھے ایسی معرفت الٰہی چاہیئے جس سے میں مورد ربانیہ اور غیر

ربانیہ میں تمیز کر سکوں۔ شیخ ابو عبداللہ بن ھبیرا نے کہا میں وزارت کا نائب بننا چاہتا ہوں۔ ابوالقاسم نے عرض کیا میں باب عزیز کا دربان بننا چاہتا ہوں۔ تب سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ آیت پڑھی۔ (ترجمہ) "ہم ان میں سے ہر ایک کی مدد کرتے ہیں اور یہ چیزیں تمہارے رب کی بخشش ہیں اور تمہارے رب کی عطا سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔" شیخ ابوالخیر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جس نے جو کچھ مانگا تھا وہ پالیا اور میں نے ان سب کو اس حال میں دیکھا جو وہ چاہتے تھے۔ (بھجۃ الاسرار، صفحہ ۷۸)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے مختلف حضرات کی مختلف دینوی و دنیاوی حاجات کو پورا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب غوث کو یہ تصرف عطا فرمایا تھا۔ "الفیوضات ربانیہ" میں آپ کے جو اسمائے گرامی لکھے ہیں ان میں سے ایک نام "یا قاضی حاجاتی" بھی ہے یعنی اے میری حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ پاک و ہند کے مشائخ قادریہ کے ہاں جو وظائف رائج ہیں جن کو اولیائے کاملین نے اختیار کیا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے....

ماہمہ محتاج تو حاجت روا
المدد یا غوث اعظم سیدا

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے کہا اللہ تعالیٰ سے میرا وسیلہ دے کر دعا مانگو اللہ تعالیٰ قبول کرے گا اور یہ بھی فرمایا کہ میرا مرید مشرق یا مغرب یا چڑھے ہوئے دریا تلے جب بھی مجھ کو پکارے تو میں اس کی دستگیری کرتا ہوں۔ لہٰذا آپ سے خواہ

براہ راست مانگا جائے یا آپ کا وسیلہ دے کر اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے دونوں درست ہیں۔ آپ سے مانگنے والے کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ تصرف و اختیار سے ہی ہماری حاجات پوری کرتے ہیں اور ہماری دستگیری و فریاد رسی کرتے ہیں۔ دستگیری و فریاد رسی کی صفت ذاتی اللہ تعالیٰ کی ہے اور عطائی سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی۔ پس شرک کا شائبہ تک باقی نہ رہا۔

کرامت نمبر۹۰ : شیخ احمد کو سرخ تاج اور سبز عمامہ عطا کرنا

نقل ہے کہ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ ابواسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تھے کہ ان کے دل میں خیال آیا کہ طریقہ قادریہ کی بڑی فضیلت ہے۔ ان کے مرشد شیخ مغربی کشف کے ذریعہ دل کی بات جان گئے اور فرمایا غوث میں بارہ خصوصیات ہوتی ہیں۔ اگر سمندر سیاہی اور درخت قلم بن جائیں اور تمام جن و انس مل کر ایک صفت بھی نہ لکھ سکیں۔ یہ سن کر شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں بے حد شوق پیدا ہو گیا اور اجمیر کے قریب ایک پہاڑ پر چڑھے اور بغداد کی طرف متوجہ ہوئے۔ اسی جگہ نماز ادا کی اور سو گئے۔ ابھی پوری طرح نیند نہ آئی تھی دیکھا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سرخ تاج اور سبز عمامہ ہاتھ میں لیئے تشریف لا رہے ہیں۔ شیخ احمد زیارت سے مشرف ہوئے اور بادب کھڑے ہو گئے۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے سرخ تاج ان کے سر پر رکھا اور سبز عمامہ سر پر باندھ دیا اور یہ فرما کر کہ اے شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ تو مردان خدا میں سے ہے غائب ہو گئے۔ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ کھلی تو تاج اور عمامہ سر پر پایا۔ جب وہ اپنے شیخ ابواسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں خوش

خوش آئے تو آپ نے فرمایا اے احمد یہ تاج اور عمامہ تم کو مبارک ہو۔ پہلے تم بالواسطہ فیض حاصل کر رہے تھے اب بلاواسطہ فیض حاصل ہو گیا اور سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے تم کو اپنے خاصوں میں کر لیا۔ پھر شیخ مغربی نے برکت کے لیئے اس تاج اور عمامے کو اپنے سر پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۹۲)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : آپ کی یہ کرامت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس معجزے کی مانند ہے جو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔ امام شرف الدین بوصیری عاشق رسول تھے۔ آپ بیمار ہو گئے اور فالج نے آپ کو بیکار کر دیا۔ آپ نے رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قصیدہ لکھا جو "قصیدہ بردہ شریف" کے نام سے مشہور ہے۔ ایک رات جبکہ آپ سو رہے تھے خواب میں سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے ان سے قصیدہ سنا اور خوش ہو کر ان کے فالج زدہ جسم پر ہاتھ مبارک پھیرا اور اپنی چادر مبارک ان پر ڈالی۔ جب صبح اٹھے تو دیکھا کہ بالکل تندرست ہیں اور چادر مبارک حقیقتاً موجود ہے جس کی خوشبو بے انتہا پھیل رہی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ "قصیدہ بردہ شریف" اسی چادر مبارک کی نسبت سے مشہور ہوا کیونکہ بردہ چادر کو کہتے ہیں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی شیخ احمد کے خواب کے دوران تاج اور عمامہ عطا کیا جو انہیں جاگنے پر حقیقتاً ملا اور ارشاد مبارک سے بھی فیضیاب ہوئے۔ (اسناد قصیدہ بردہ شریف، صفحہ ۲۶۷)

کرامت نمبر ۹۱ : قبر میں منکر نکیر کی گرفت اور معافی

منقول ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے صاجزادے سیدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے مزار اقدس پر مراقبہ فرمایا اور آپ سے منکر نکیر کے سوالات کے بارے میں دریافت کیا۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جس وقت وہ دونوں فرشتے میرے پاس آئے اور بغیر سلام کے آتے ہی سوالات کرنے لگے من ربک ما دینک یعنی تمہارا رب کون ہے اور تمہارا دین کیا ہے' تو میں نے کہا یہ گفتگو کرنے کا کونسا طریقہ ہے' اسلام کا طریقہ تو یہ ہے کہ پہلے سلام کرتے ہیں' پھر مصافحہ کرتے ہیں' اس کے بعد کوئی اور بات کی جاتی ہے۔ یہ سن کر ان دونوں نے مجھے سلام کیا اور مصافحے کے لیئے ہاتھ بڑھائے۔ میں نے ان کے ہاتھ تھام کر کہا اس سے پہلے کہ میں تمہارے سوالات کا جواب دوں میرا تم سے ایک سوال ہے۔ انہوں نے کہا فرمایئے۔ میں نے کہا کیا تم نے خلقت آدم کے وقت یہ نہیں کہا تھا کہ "الٰہی تو اسے زمین پر خلیفہ بنانا چاہتا ہے جو زمین پر فساد کرے گا اور زمین پر خونریزی کرے گا' جبکہ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ تیری حمد اور تیری تقدیس کرتے ہیں" پس تمہارے اس قول پر کئی اعتراض لازم آتے ہیں۔ ایک یہ کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر اعتراض کیا۔ دوسرے یہ کہ تم نے اسے مشورہ دیا' حالانکہ وہ اس سے پاک اور بے نیاز ہے۔ سوم یہ کہ تم نے بنی آدم کو حقیر جانا اور اپنے آپ کو اس سے بہتر جانا' چہارم یہ کہ خلافت کا مستحق تم نے خود کو جانا' میں نے جب یہ اعتراض اٹھائے تو ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا اور حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے اور کہنے لگے خلقت آدم کے

وقت یہ جملہ کہنے والے دوسرے فرشتے بھی تھے۔ میں نے ایک کو چھوڑ دیا تاکہ دوسرے فرشتوں سے مشورہ کر کے اعتراض کا جواب لائے۔ اس کے دوسرے ساتھی بھی جواب دینے سے قاصر رہے۔ پھر انہوں نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں رجوع کیا تو حق تعالٰی نے فرمایا میرا محبوب عبدالقادر اپنے اعتراضات میں حق بجانب ہے۔ درحقیقت وہ کلمہ کہنے میں تم سے غلطی ہوئی تھی، تم ان سے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگ لو۔ وہ میرے پاس آئے، اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ میں نے کہا میں تم کو اس صورت میں معاف کروں گا کہ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میرے کسی مرید کو نہ ستاؤ گے۔ انہوں نے وعدہ کیا تو میں نے معاف کر دیا۔

(حیات المعظم، صفحہ ۲۱۱)

✪✪✪✪✪✪✪

تشریح : سبحان اللہ ! سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی اپنے مریدوں پر کس قدر شفقت و مہربانی ہے کہ منکر نکیر سے یہ وعدہ لیا کہ آپ کے مریدوں کو وہ سوال جواب میں پریشان نہیں کریں گے۔ اس کرامت میں ایک تو آپ کی قوت غوثیہ کا اظہار بھی ہے کہ کس طرح منکر نکیر میں سے ایک کو اپنی گرفت میں قابو کیا، دوسرے یہ کہ اپنے علم سے ان کی گرفت فرمائی جس کا جواب ان کے پاس نہ تھا اور معافی مانگتے ہی بنی۔ تیسرے کہ محبوبیت میں آپ کا وہ مقام تھا کہ اللہ تعالٰی نے فرشتوں سے کہا ان سے معافی مانگ لو، چوتھے یہ کہ مریدوں کے لیئے قیامت تک کے لیئے آسانی فرما دی سوال جواب میں۔ ایک مقام پر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا مرتبہ جاننا چاہتے ہو تو منکر نکیر سے پوچھو۔

دوسرا باب

فضائل سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

پہلی فصل

سیدنا غوث اعظمؓ کا کوئی دعویٰ از قسم سکر یا شطحیات کے نہیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ یعنی میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ یا "قصائد شریفہ" میں کیئے گئے بعض دعوے مثلاً اگر میں اپنا راز سمندر پر ڈالوں تو وہ خشک ہو جائے اور اگر مردے پر ڈالوں تو زندہ ہو جائے وغیرہم از قسم سکر یا شطحیات کے نہیں۔ سکر کا مفہوم "مدہوشی" اور شطحیات سے مراد "حالت جذب میں ایسی باتیں کہہ جانا جن کا حقیقت سے تعلق نہ ہو۔" جو لوگ آپ کے اس فرمان عالی یا دیگر دعوؤں کو سکر یا شطحیات سے تعبیر کرتے ہیں ذیل میں ان کا دلائل کے ساتھ رد کیا جاتا ہے۔

۱۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی بات بطور فخر نہیں کہی

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قصیدے میں فرمایا ؎

وما قلت ھذا لقول فخراً و انما
اتی الاذن حتی یعرفون حقیقتی

(ترجمہ) اور میں نے یہ بات بطور فخر نہیں کہی بلکہ مجھے حکم آیا ہے یہاں تک کہ لوگ میری حقیقت پہچانیں۔

وما قلت -حتی قیل لی قل ولا تخف
فانت ولی فی مقام الولایۃ

(ترجمہ) اور میں نے نہیں کہا یہاں تک کہ مجھے کہا گیا کہ کہہ اور مت ڈر پس تو مقام ولایت پر میرا دوست ہے۔ (مظہر جمال مصطفائی - صفحہ ۱۲۴)

معلوم ہوا کہ آپ کی ہر بات باذن الٰہی ہوتی ہے اور حق ہوتی ہے۔

۲- اللہ تعالیٰ قسم دے کر کہلواتا ہے

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے دن اور رات میں ستر (۷۰) مرتبہ کہا جاتا ہے کہ انا اخترتک ولتصنع علی عینی یعنی "میں نے تجھے پسند کر لیا ہے تاکہ تو پرورش پائے میری آنکھوں کے سامنے۔" مجھ سے کہا جاتا ہے کہ اے عبدالقادر! میرے اس حق کی قسم جو تجھ پر ہے بات کر تاکہ سنی جائے۔ میرے اس حق کی قسم جو تیرے اوپر ہے کھا اور پی۔ میں نے تجھے قسم توڑنے سے مامون بنایا ہے۔ خدا کی قسم جب تک مجھے حکم نہ ہو نہ کچھ کرتا ہوں' نہ کچھ کہتا ہوں۔ (اخبار الاخیار - صفحہ ۴۲)

پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ نہیں کہتے۔ لہٰذا آپ کا فرمان قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ یا دیگر دعوے بغیر اذن الٰہی کے نہیں ہو سکتے۔

۳- پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کا سچا فرمان از قبیل

شطحیات سے نہیں جیسا کہ کم ظرف لوگ کم حوصلگی کی وجہ سے ایسے دعوے کیا کرتے ہیں بلکہ مقام صحو و استقامت و تمکین میں بوجہ مامور ہونے کے ایسا فرمایا گیا۔ اسی وجہ سے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بروقت صدور فرمان عالی سب سے پہلے سر تسلیم خم کر دیا۔

(فتاویٰ مہریہ - صفحہ ۴۵)

۴۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا قول

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "رب عز و جل نے حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو شطحیات سکر سے محفوظ رکھا اور حضور کے اقوال و افعال و احوال و اعمال سب کو احیائے ملت و اقتضائے سنت کا مرتبہ بخشا۔ نہیں کہتے جب تک کہلوائے نہ جائیں اور نہیں کرتے جب تک اذن نہ پائیں۔

(شرح کبیر، قصیدہ غوثیہ - صفحہ ۲۲ بحوالہ الزمزمتہ القمریہ)

سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا

(حدائق بخشش از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

۵۔ صاحب صحو اولیاء کی تابعداری کا ثبوت

شیخ علی بن نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اور کامل بزرگ ہوئے ہیں۔ جب سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا کہ میرا یہ قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے تب وہ فوراً منبر کے پاس آئے

اور حضور رحمۃ اللہ علیہ کا قدم مبارک پکڑ کر اپنی گردن پر رکھا اور گردن خم کی۔ آپ کے علاوہ جتنے مشائخ اس مجلس میں تھے انہوں نے بھی اس فرمان کے آگے اپنی گردنیں خم کیں۔

(تحفۃ القادریہ ۔ صفحہ ۵۷)

اگر یہ فرمان از قسم سکر یا شطحیات ہوتا تو شیخ نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگ جو حالت صحو میں تھے وہ گردنیں خم کیوں کرتے' حالانکہ وہ جانتے تھے کہ اگر کوئی حالت سکر میں حکم دے تو اس کی تابعداری لازم نہیں ہوتی۔ پس معلوم ہوا کہ آپ کا یہ فرمان عالی حالت صحو و تمکین میں جاری کیا گیا تھا۔ جس نے تابعداری کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے نافرمانی کی اس کی ولایت سلب ہو گئی۔

۶۔ اولیاء کی آزمائش کا سبب

جس طرح ملائکہ کے لیئے حضرت آدم علیہ السلام کا سجدہ ایک آزمائش و امتحان تھا اسی طرح سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا فرماں قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ تمام اولیائے جہان کے لیئے بطور امتحان تھا۔ جس ولی نے آپ کے اس قول کا انکار کیا وہ شیطان کی طرح راندۂ درگاہ ہو گیا اور ولایت کے منصب سے محروم ہو گیا۔ سو اصلی حقیقی اولیاء اللہ آپ کے اس فرمان کے دل و جان سے تابعدار اور فرمانبردار ہیں اور جو ولایت سے محروم ہیں وہ اگر انکار کریں تو ان کا کیا بگڑتا ہے۔ جس ولی نے آپ کے اس قول کے آگے جس قدر عجز و نیاز اور عزت و تعظیم کی وہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا

منظور نظر ہوا۔

(نور الھدیٰ از سلطان باہوؒ۔ حاشیہ فقیر نور محمد سروری قادری)

۷۔ فرشتوں کا سجدہ امر کے سبب تھا

شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ان کے والد نے شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو اس فرمان کے جاری کرنے کا امر ہوا تھا۔ انہوں نے کہا یقیناً انہیں اس بات کا امر ہوا تھا کہ اولیاء کی گردنوں پر قدم رکھیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تاوقتیکہ حق تعالیٰ نے ان کو حکم نہ دیا۔

(تحفۃ القادریہ ۔ صفحہ ۵۹)

"قصائد شریفہ" میں بھی آپ نے بعض دعوے فرمائے ہیں' لیکن ان کی دلیلیں پیش کیں اور انہیں سچا کر دکھایا۔ جس دعوے کی تائید دلیل سے ہو وہ حق ہے۔ پس جو لوگ آپ کے دعووں کو از قسم شطحیات کہتے ہیں وہ درست نہیں۔ ذیل میں چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں جو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے دعووں کی سچائی پر دلالت کرتی ہیں۔

۸۔ آپ کا دعویٰ کہ آپ کی توجہ سے سمندر خشک ہو جائے

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قصائد شریفہ میں فرمایا ہے ۔

(الف) ولو القیت سری فی بحار
لصار الکل غوراً فی الزوال

(ترجمہ) اگر میں اپنا راز سمندروں پر ڈالوں تو اس کا پانی جذب ہو کر خشک ہو جائے اور ان کا نشان بھی باقی نہ رہے۔ (مظہر جمال مصطفائی - صفحہ ۱۱۳)

(ب) فلو انني القيت سري بدجلة
لغارت و غيض الماء من سر برهاني

(ترجمہ) پس اگر میں اپنا بھید دریائے دجلہ پر ڈالوں تو میرے برہان کے بھید سے پانی ضرور دھنس جائے اور نیچے اتر جائے۔

(مظہر جمال مصطفائی - صفحہ ۱۳۴)

دعوے کی دلیل (کرامت) دریا کا خشک ہو جانا

"تحقیق الاولیاء فی شان سلطان الاصفیاء" میں مشائخ سے منقول ہے کہ ہم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ کشتی میں سوار تھے۔ ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا' ہم نے ارادہ کیا کہ اس کے جسد کو دریا میں ڈال دیں مگر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تصرف سے دریا کو خشک کر دیا' پس ہم نے اس کے لیئے قبر کھودی اور اس کو دفن کر دیا۔ پھر پانی اور کشتی دونوں بلند ہو گئے۔ (حیات المعظم - صفحہ ۱۷۴)

۹۔ آپ کا دعویٰ کہ آپ کی توجہ سے مردہ زندہ ہو جائے

آپ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ ؎

(الف) ولو القيت سري فوق ميت
لقام بقدرة المولى مشى لي

(ترجمہ) اگر میں اپنا راز مردوں پر ڈالوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو اور چلنے لگے۔ (مظہر جمال مصطفائی۔ صفحہ ۱۱۳)

(ب) ولو انني القيت سري بميت

لقام باذن الله حيا و ناداني

(ترجمہ) اور اگر میں اپنا بھید مردے پر ڈالوں تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو اٹھے اور مجھے پکارے۔ (مظہر جمال مصطفائی۔ صفحہ ۱۳۴)

دعوے کی دلیل (کرامت) بوسیدہ قبر کے مردے کو زندہ کر دیا

ایک روز سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ ایک محلے سے گزرے تو دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک عیسائی آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ آپ نے سبب دریافت فرمایا' مسلمان نے کہا یہ عیسائی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے افضل ہیں اور میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اس عیسائی سے دریافت فرمایا کہ تو کس وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا امتی ہوں اگر میں مردے کو زندہ کر دوں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی افضلیت کو تسلیم کر لے گا' اس نے کہا ضرور۔ پھر آپ نے کہا قبرستان میں کوئی پرانی قبر کی نشاندہی کر کہ جس کے مردے کو میں زندہ کروں اور مردہ دنیا میں جو پیشہ کرتا تھا اس کے

اظہار کے ساتھ اٹھے۔ چنانچہ اس نے ایک پرانی اور بوسیدہ قبر کی طرف اشارہ کیا۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جا، پس قبر شق ہوئی اور مردہ زندہ ہو کر گاتا ہوا باہر نکلا۔ یہ دیکھ کر عیسائی مسلمان ہو گیا۔

(تفریح الخاطر۔ صفحہ ۳۶)

۱۰۔ آپ کا دعویٰ کہ مہینے آپ کو خبر دیتے ہیں

قصیدے میں مزید آپ نے فرمایا ؎

وما منها شهور او دهور
تمر و تنقضی الا اتی لی

و تخبرنی بما یاتی و یجری
وتعلمنی فاقصر عن جدالی

(ترجمہ) مہینے اور زمانے جو گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں بلاشک وہ میرے پاس ہو کر گزرتے ہیں اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں۔ اے منکر کرامت جھگڑے سے باز آ۔

(مظہر جمال مصطفائی۔ صفحہ ۱۳۴)

دعوے کی دلیل (کرامت) ماہ رجب کا آپ کو خبریں دینا

منقول ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک خوبصورت نوجوان آیا اور آپ کے ایک طرف بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا اے

بادشاہ اولیاء آپ کو سلام ہو۔ میں ماہ رجب ہوں' آپ کے پاس اس لیئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کو خوشخبری سناؤں اور خبر دوں کہ جو معاملات مجھ میں ہونے والے ہیں لوگوں کے لیئے بہتر ہیں۔ جب یہ مہینہ گزر گیا تو ایک بد شکل شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ اے بادشاہ اولیاء آپ کو سلام ہو' میں شعبان کا مہینہ ہوں اور اس لیئے آیا ہوں کہ آپ کو خبر دوں ان امور کی جو مجھ میں ہونے والے ہیں۔ بغداد میں لوگ مریں گے' حجاز میں گرانی ہو گی' خراسان میں تلوار چلے گی۔ چنانچہ دونوں مہینوں میں ایسا ہی ہوا۔ آپ کے صاحبزادے عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کوئی مہینہ ایسا نہ تھا کہ وہ اپنے آنے سے پہلے آپ کے پاس نہ آتا ہو۔ پھر اگر خدا نے اس میں برائی یا سختی رکھی ہوتی تو وہ بری شکل میں آتا اور بھلائی اور سلامتی ہوتی وہ اچھی شکل میں آتا۔

(بہجۃ الاسرار ۔ صفحہ ۵۳)

آپ کا دعویٰ کہ مصیبت میں دستگیری کرتے ہیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور قصیدے میں فرمایا ۔

توسل بنا فی کل ھول و شدۃ
اغیثک فی الاشیاء طرا بھمتی

(ترجمہ) ہر خوف اور سختی میں ہمارا وسیلہ پکڑ۔ میں اپنی ہمت کے ساتھ تمام چیزوں میں تیری مدد کروں گا۔ (مظہر جمال مصطفائی ۔ صفحہ ۱۱۸)

دعوے کی دلیل (کرامت) قافلے کی ڈاکوؤں سے نجات

شیخ عثمان صریفینی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آپ نے وضو فرما کر دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد ایک نعرہ لگا کر ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی، اسی طرح دوسری بھی پھینکی جو لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ آپ اس وقت جلال میں تھے اس لیئے کسی کی جرات نہ ہوئی کہ وجہ دریافت کرے۔ تین روز بعد ایک قافلہ بغداد پہنچا اور اس نے آپ کی خدمت میں تحائف اور نذرانے پیش کیئے۔ وہ اپنے ساتھ حضور کی کھڑاویں بھی لائے۔ حاضرین نے حال دریافت کیا تو قافلے والوں نے بتایا کہ ہمارا قافلہ ایک جنگل سے گزر رہا تھا کہ بہت سے مسلح ڈاکو ہم پر ٹوٹ پڑے اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ اس وقت ہم نے جناب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے فریاد کی۔ یکایک ہم نے دو ہیبت ناک نعرے سنے جن سے سارا جنگل لرز اٹھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکو دوڑے ہوئے ہمارے پاس آئے کہ ہمیں معاف کر دو اور اپنا مال واپس لے لو۔ ہم ان کے ساتھ گئے اور دیکھا کہ ان کے سردار مرے پڑے ہیں اور دونوں کھڑاویں ان کے سینوں پر رکھی ہیں۔ ہم نے اپنا مال و اسباب واپس لے لیا اور حضور کی کھڑاویں بھی واپس لائے ہیں۔

(بهجة الاسرار - صفحہ ۱۹۸)

دوسری فصل

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام "مخدع" اور اس کی تشریح

سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے قصیدے میں فرمایا ۔

انا الحسنی والمخدع مقامی
واقدامی علی عنق الرجال

(ترجمہ) میں امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں اور "مخدع" میرا مقام ہے اور میرے قدم سب اولیاء کی گردنوں پر ہیں۔

(مظہر جمال مصطفائی ۔ صفحہ ۱۱۵)

مخدع کے معنی

۱ ۔ سامان جنگ رکھنے کی محفوظ جگہ

"مخدع" اس پوشیدہ جگہ کو کہتے ہیں جہاں سامان جنگ اور آلات حرب رکھے جاتے ہیں جو دشمن کی نگاہ سے محفوظ ہوتی ہے۔

۲ ۔ ایسا مقام جسے کوئی نہ جان سکے

"مخدع" دھوکے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یہاں یہ مراد ہوگی کہ ایسا مقام جس کو سمجھنے میں ہر کوئی دھوکہ کھا جائے اور نہ جان سکے۔ سیدنا شیخ

عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا وہ مقام ہے جسے بڑے بڑے اولیاء بھی نہ سمجھ سکے۔ (مظہر جمال مصطفائی ۔ صفحہ ۱۴۷)

۳۔ اعلیٰ مقام جو ممتاز قطب کو عطا ہو

" مخدع " ایک اعلیٰ مقام ہے جو جماعت واصلین بارگاہ ایزدی میں سے کسی ممتاز قطب کو عطا کیا جاتا ہے اور اس کا تصرف تمام امور عالم میں باذن اللہ ہوتا ہے۔ لیکن جماعت واصلین میں سے گروہ افراد اس قطب کے دائرۂ تصرف سے خارج رہتا ہے کیونکہ افراد' ملائکہ کے ظل ہیں اور ملائکہ تصرف ارضی سے بالاتر ہوتے ہیں۔ قطب انتظام امور عالم کے لیئے منتخب کیا جاتا ہے جس طرح اصطلاح حکمت میں عقل اول کا وجود تسلیم کیا جاتا ہے اسی طرح اصطلاح تصوف میں قطب صاحب مخدع متصور ہوتا ہے۔
(شرح قصیدہ غوثیہ از ابوالبرکات نواب عبدالمالک کھوڑوی ۔ صفحہ ۱۹۳)

مصنف کتاب ہذا (نصیرالدین ہاشمی) عرض کرتا ہے کہ سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ سیدالافراد بھی ہیں اور انس و جن' فرشتوں کے پیر بھی۔ (اخبار الاخیار' صفحہ ۴۱) اور آپ کا تصرف ان سب پر ہے جیسا کہ اس کرامت سے واضح ہے کہ عزرائیل علیہ السلام سے ایک روز کی قبض شدہ ارواح قوت غوثیہ سے چھین لی تھیں۔ (تفریح الخاطر' صفحہ ۴۱) اور جب قبر میں تشریف لے گئے اور منکر نکیر نے سوال کیا تو آپ نے قوت غوثیہ سے دونوں کو پکڑ لیا اور دریافت فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ (انسان) بنا رہا ہوں تو تم نے کیوں کہا تھا کہ وہ زمین میں فساد

کرے گا۔ ان سے جواب نہ بن پڑا اور معافی مانگتے ہی بنی۔

(حیات المعظم، صفحہ ۲۱۱)

لہٰذا گروہ افراد اور فرشتے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے تصرف کے دائرے میں ہیں۔

۴۔ معرفت الٰہی کے مقامات سے ایک خاص مقام

"مخدع" اصطلاح صوفیہ میں معرفت الٰہی کے مقامات سے ایک خاص مقام ہے جو تمام اقطاب سے کسی خاص و ممتاز قطب کو حاصل ہوتا ہے اور عربی لغت کے لحاظ سے اسرار نہانی یعنی پوشیدہ رازوں کے خانے کو کہتے ہیں اور یہ مقام آنجناب غوثیت ماب قطب الاقطاب رحمتہ اللہ علیہ کے لیئے مخصوص تھا۔ دیگر اولیائے کرام سے کم ہی لوگوں کو یہ درجہ نصیب ہوا ہے۔ بعض صوفیاء کرام نے لکھا ہے کہ لفظ "مخدع" خدع سے مشتق ہے اور خدع کے معنی مکینگاہ یا اس پوشیدہ جگہ کے ہیں جہاں سامان حرب اور آلات جنگ پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔ جس کا اشارہ الحب کلہ خدعتہ کے نفیس ترین الفاظ میں آیا ہے۔ پس اس کا معنی یہ ہوں گے کہ میرا مقام و میدان معرفت الٰہیہ میں وہ محفوظ مقام ہے جس پر آگاہ ہونا بہت کم لوگوں کو حاصل ہے اور جب کوئی اس مقام سے واقف ہی نہیں تو اس کو کیوں کر پاسکتا ہے۔ اس مقام میں درویش شیطان کے علم سے باہر ہو کر وہ سامان مجادلہ و مجاہدہ رکھتا ہے جس پر کسی خطرۂ نفسانیہ اور وسوسۂ شیطانیہ کا دخل تک نہیں رہتا۔

اس سلسلے میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب واقعہ ملاحظہ ہو۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب واقعہ

ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو شیطان ملا اور کہنے لگا کہ اگر کسی مرد خدا سے ملنا چاہتے ہو تو اس درویش کو ملو جو اس پرانی مسجد میں بیٹھا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص مراقبے میں مستغرق ہے' تین مرتبہ اس کو سلام کہا. مگر جواب نہ پایا۔ چوتھی بار منت سماجت سے اس درویش کو مخاطب کرنا چاہا تو وہ بولا کہ اے بایزید! دشمن کے کہنے پر کیوں اپنا وقت ضائع کرتے ہو۔ میں نہ خدا کا دوست ہوں اور نہ مردان خدا سے ہوں' اگر ہوتا تو دشمن خدا مجھ کو نہ جان سکتا اور جب تک دشمن ہم کو جانتا ہے ہم اس سے امن میں نہیں ہیں۔ ہم مرد خدا یا خدا دوست اس وقت ہوں گے جب دشمن خدا ہم کو نہ پہچان سکے گا۔ جس مال کا علم چور کو ہے اس کو چرائے جانے کا خطرہ یقینی ہے۔ یہی مقام "مخدع" ہے جس کا اشارہ یہ بزرگ کر رہے ہیں۔ پس سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو یہی مقام قرب حاصل تھا جس سے عام اولیاء بھی واقف نہ ہوں۔

(صحیفہ غوثیہ شرح قصیدہ غوثیہ' از ابوالفیض قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ' صفحہ ۲۴۲)

مصنف کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا مخدع وہ مقام ہے جس سے عام اولیاء ہی نہیں بلکہ خواص بھی واقف نہیں۔ اس کی تائید میں چند واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔

عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

شیخ عمر بزاز رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ نے طفسونج میں کرسی پر بیٹھ کر کہا کہ میں اولیاء اللہ میں ایسا ہوں جس طرح کلنگ پرندوں میں (جس کی گردن سب پرندوں میں بلند ہوتی ہے) یہ سنتے ہی اچانک شیخ ابوالحسن علی بن احمد رحمۃ اللہ علیہ جو عمدہ حال والے تھے کھڑے ہو گئے اور اپنی گدڑی پھینک دی اور کہا کہ مجھے چھوڑو کہ میں تم سے جنگ کروں۔ تب شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ خاموش ہو گئے اور کہا کہ میں نے اس کا کوئی بال نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی عنایت سے خالی ہو۔ شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پیر کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میرے پیر سیدی عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت شیخ نے کہا کہ میں نے سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا نام زمین پر ہی سنا ہے اور مجھے چالیس سال ہو گئے کہ تقدیر کے دروازے پر ہوں' میں نے ان کو نہیں دیکھا۔ پھر اپنے مریدوں کی ایک جماعت سے کہا کہ تم بغداد جاؤ اور سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے میرا سلام کہو اور کہو کہ مجھے تقدیر کے دروازے پر چالیس سال ہو گئے ہیں لیکن میں نے آپ کو کبھی اس کے اندر یا باہر نہیں دیکھا۔ یہ جماعت بغداد کی جانب روانہ ہوئی اسی وقت سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں شیخ مظفر جمالؒ اور شیخ عثمان صریفینیؒ سے کہا کہ تم طفسونج جاؤ' راستے میں شیخ عبدالرحمٰن طفسونجیؒ کے مریدوں کی ایک جماعت ملے گی اسے واپس لے جاؤ اور شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی کو میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ سید

عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ تم دروازے کے درجات اور درکات میں رہتے ہو تم کو معلوم نہیں کہ حضوری میں کیا ہے اور کون ہے۔ میں پردے میں ہوں' داخل ہوتا ہوں اور نکلتا ہوں۔ سر کے دروازے سے ایسے مقام پر کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ تمہارے لیئے فلاں خلعت فلاں وقت میں نے اپنے ہاتھ سے نکالی تھی جو کہ رضا کی خلعت تھی اور یہ کہ تم کو بارہ ہزار اولیاء اللہ کے سامنے خلعت ولایت دی گئی تھی کشادہ سبز رنگ کی جس کا نقش سورۃ اخلاص تھا۔ جب یہ حضرات شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت کو واپس لے کر طفسونج پہنچے اور شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ کو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا پیغام سنایا تب انہوں نے کہا کہ سیدنا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے سچ کہا کہ وہ سلطان الوقت اور صاحب تصرف ولی اللہ ہیں۔

(بهجة الاسرار۔ صفحہ ٦٧)

واضح رہے کہ جب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ کا فرمان جاری کیا اس وقت شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی عظمت و بلندی مرتبہ کے معترف تھے۔ مذکورہ واقعہ اس سے قبل کسی وقت کا ہے اور مرتبے سے پوری طرح واقفیت نہ ہونے کی بناء پر ایسی بات کہی تھی۔ جیسا کہ کرامات کے باب میں مذکور ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ طفسونج میں بیٹھے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا وعظ مبارک سنتے تھے۔ یہ آپ کی عظمت کو جاننے کے بعد انتہائی ادب و محبت کا ثبوت ہے۔

شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

اصفہان کے ایک ولی اللہ شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ جناب غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ہمعصر تھے۔ دریائے علم و عرفان کے زبردست شناور تھے اور کرامات و خوارق ان سے بکثرت سرزد ہوتے تھے۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان عالی روحانی باطنی طور پر انہوں نے بھی سنا مگر آنجناب رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ کمال کو پہچاننے میں ٹھوکر کھا جانے کے باعث گردن خم کرنے سے انکار کیا جس پر اسی وقت ان کی ولایت اور بصیرت سلب ہو گئی اور تہی دامن ہو جانے کی وجہ سے ایمان بھی خطرے میں پڑ گیا۔ آخرکار ان کے ایک ارادتمند کی بارگاہ غوثیہ میں عاجزی اور خدمت گزاری کے باعث سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ان پر توجہ فرمائی اور انہیں کفر سے بچالیا اور توبہ کرنے پر منصب بحال ہوا۔ (مہر منیر۔ صفحہ ۴۱)

رجال غیب کا واقعہ

شیخ ابوالغنائم سے منقول ہے کہ ایک دفعہ میں اور شیخ علی الہیتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ دہلیز پر ایک جوان بے خود پڑا ہوا ہے۔ اس نے شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے میری سفارش کر دیں۔ آپ نے سفارش کی جو قبول ہوئی۔ شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے خوشخبری سنائی اور وہ شخص فوراً ہوا میں پرواز کر گیا۔ ہم نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے اس واقعہ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ مردان غیب سے تھا' ہوا میں پرواز کر رہا تھا جب بغداد کی سمت

الراس پر آیا تو دل میں خیال کیا کہ اس شہر میں میرے مرتبے کا کوئی نہیں۔ اسی وجہ سے میں نے اس کے حال کو سلب کر لیا۔ اگر شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ اس کی سفارش نہ کرتے تو وہ اس حال ہی میں فوت ہو جاتا اور میں اس کے حال کو درست نہ کرتا۔

(تحفۃ القادریہ - صفحہ ۸۰)

ایک اور روایت میں ہے کہ تین مردان غیب ہوا میں پرواز کرتے ہوئے بغداد میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے دربار اقدس کے قریب آئے تو ایک مرد غیب دربار کے دائیں طرف سے گزر گیا اور دوسرا دربار کی بائیں طرف سے گزر گیا اور تیسرے نے دربار کے اوپر سے گزرنا چاہا۔ اس بے ادبی کے سبب آپ نے اس کا حال سلب کر لیا اور اس کو زمین پر بٹھا دیا۔

(فوائد الفوائد - صفحہ ۴۶)

تیسری فصل

اقلیم ولایت کی شہنشاہی

قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ کے بیان میں

انا الحسنی والمخدع مقامی
و اقدامی علیٰ عنق الرجال

آپ کے فرمان کی کیفیت

حافظ ابوالعز عبدالمغیث بن حرب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس مبارک میں حاضر تھے جو آپ کے مہمان خانے محلہ حلبہ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس مجلس میں عراق کے اکثر مشائخ موجود تھے جن میں بعض کے نام یہ ہیں :

" شیخ علی بن الہیتی، شیخ بقا بن و بطو، شیخ ابوسعید قیلوی، شیخ ابوالنجیب سہروردی، شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ عثمان قرشی، شیخ مکارم الاکبر، شیخ مطر جاگیر، شیخ صدقہ بغدادی، شیخ یحییٰ مرتعش، شیخ ضیاء الدین، شیخ قضیب البان موصلی، شیخ ابوالعباس یمانی، شیخ ابوبکر شیبانی، شیخ ابوالبرکات عراقی، شیخ ابوالقاسم بزاز، شیخ سلطان بطائحی، شیخ ابوالمسعود عطار، شیخ احمد بن علی جوسقی صرصری، شیخ ماجد کردی وغیرہم " رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ممبر پر رونق افروز تھے اور ایک بلیغ خطبے کے دوران آپ نے بحکم الٰہی یہ ارشاد فرمایا قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ یہ فرمان سنتے ہی شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ منبر کے پاس گئے اور آپ کا قدم مبارک پکڑ کر اپنی گردن پر رکھا۔ مجلس میں موجود سب اولیائے کرام نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ شیخ ابوسعید قیلوی کا بیان ہے کہ جب سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ اعلان فرمایا اس وقت آپ کے قلب پر تجلیات الٰہی وارد ہو رہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایک خلعت باطنی بھیجی گئی جسے ملائکہ مقربین کی ایک جماعت نے لا کر اولیائے متقدمین و متاخرین کے جھرمٹ میں آپ کو پہنایا۔ یہ اولیاء جو زندہ تھے اپنے جسموں کے ساتھ اور جو وفات پا گئے تھے اپنی روحوں کے ساتھ اس مجلس میں حاضر تھے۔ اس وقت ملائکہ اور رجال الغیب آپ کی مجلس کے گرداگرد صف در صف ہوا میں اس طرح کھڑے تھے کے آسمان کے کنارے اس سے بھرے نظر آرہے تھے۔ اس وقت روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہیں تھا جس نے اپنی گردن اس فرمان کے آگے نہ جھکائی ہو۔

شیخ مکارم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جس روز سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ فرمایا تھا اس وقت روئے زمین کے تمام اولیاء کرام نے معائنہ کیا کہ آپ کی قطبیت کا جھنڈا آپ کے سامنے گاڑا گیا اور غوثیت عظمٰی کا تاج آپ کے مبارک سر پر رکھا گیا اور آپ تصرف تام کا

خلعت جو شریعت اور حقیقت کے نقش و نگار سے مزین تھا زیب تن کیئے ہوئے یہ اعلان فرما رہے تھے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ تب ان سب نے یہ سن کر ایک ہی آن میں اپنے سر جھکا دیئے اور آپ کے عالیشان مرتبے کا اعتراف کیا۔

شیخ حیات بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم لوگ عرصہ دراز تک سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے سایہ عاطفت میں رہے اور آپ ہی کے دریائے معرفت سے پیالے بھر بھر کے پیئے۔ آپ کا نفس صادق تھا کہ جس سے نور کی شعاعیں آفاق تک پہنچتی تھیں اور اہل اللہ حسب مراتب ان شعاعوں سے مستفید ہوتے تھے۔ جب آپ قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ کہنے پر مامور ہوئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام اولیاء کے دلوں کو ان کی گردنیں جھکانے کی برکت سے منور کر دیا اور ان کے علوم اور احوال میں ترقی عطا فرمائی۔

شیخ لولو الارمنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ اعلان فرمایا تو اس وقت ایک بہت بڑی جماعت ہوا میں اڑتی نظر آئی۔ یہ جماعت آپ کی طرف آ رہی تھی اور حضرت خضر علیہ السلام نے ان کو آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم دیا تھا۔ آپ کے فرمان کے بعد تمام اولیاء کرام نے آپ کو مبارک باد دی' اس کے بعد اولیائے کرام کی طرف سے یہ خطاب سنا گیا۔

" اے بادشاہ و امام وقت و قائم بامر الٰہی وارث کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم' اے وہ شخص کہ آسمان و زمین جس کا

دسترخوان ہے اور تمام اہل زمانہ اس کے عیال اور وہ شخص کہ جس کی دعا سے پانی برستا ہے اور جس کی برکت سے تھنوں میں دودھ اترتا ہے اور جس کے روبرو اولیاء سر جھکائے ہوئے ہیں اور جس کے پاس رجال الغیب کی چالیس صفیں کھڑی ہیں۔ جن کی ہر صف میں ستر ستر مرد ہیں اور جس کی ہتھیلی میں لکھا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد لیا ہے کہ وہ مجھ کو راندۂ درگاہ نہیں کرے گا اور وہ کہ جس کی دس سالہ عمر میں فرشتے اس کے اردگرد پھرتے تھے اور اس کی ولایت کی خبر دیتے تھے۔"

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان اللہ تعالیٰ کے امر سے تھا

شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے اصحاب نے کہا کہ آپ نے کیوں ایسا کیا کہ سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کا قدم مبارک پکڑ کر اپنی گردن پر رکھا؟ فرمایا اس لیئے کہ آپ کو اس فرمان کے جاری کرنے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر ہوا تھا اور آپ کو حکم دیا گیا تھا کہ اولیاء میں سے جو شخص اس کا انکار کرے گا وہ معزول کیا جائے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ سب سے پہلے اس حکم کی تعمیل کروں۔

شیخ ابوالمفاخر عدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر سے دریافت کیا کہ کیا متقدمین اولیاء میں سے کسی نے کہا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر اس امر کے کیا معنی ہیں سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا یہ بات اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ اپنے وقت میں فرد ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ

کیا ہر وقت میں ایک فرد ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ لیکن ان میں سے کسی کو سوائے سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کے اس فرمان کا امر نہیں ہوا۔ میں نے کہا کیا آپ کو اس فرمان کا امر ہوا تھا؟ فرمایا کیوں نہیں۔ تمام اولیاء نے اپنے سروں کو اس حکم ہی کی وجہ سے جھکایا تھا۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ ملائکہ نے آدم علیہ السلام کو حکم کے بغیر سجدہ نہیں کیا۔

فرشتوں کی تصدیق

شیخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوالقاسم بزاز رحمۃ اللہ علیہ نے کہ میں نے بقا بن بطو نہر ملکی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ تو فرشتوں نے کہا اے اللہ کے بندے آپ نے سچ کہا۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق

شیخ ابو محمد حسن رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ شیخ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکثر کشفی طور پر دیکھتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور آپ سے عرض کیا کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے سچ کہا کیوں نہ کہے کہ وہ قطب ہے اور میں اس کا محافظ ہوں۔

(بهجۃ الاسرار - قلائد الجواہر)

تجرید اور تفرید تصوف کی اصطلاح میں دو مرتبے ہیں۔ تجرید میں

انسان ماسوی اللہ سے فارغ ہو جاتا ہے مگر اپنی ہستی سے نہیں اور تفرید میں انسان اپنے آپ سے بھی فارغ ہو جاتا ہے۔ جو ولی اللہ مرتبہ تفرید پر ہوتا ہے اسے فرد کہتے ہیں۔ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ ایسے اولیاء کے بھی سردار ہیں یعنی آپ سید الافراد بھی ہیں۔

اس قول کے بارے میں اولیائے متقدمین کی پیشین گوئیاں

۱... شیخ ابو محمد شبنکی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دن شیخ ابوبکر ابن ہراء کی مجلس میں اولیاء اللہ کے حالات کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ اسی اثناء میں انہوں نے فرمایا کہ عراق میں ایک مرد عجمی عبدالقادر نام خالق و مخلوق دونوں کے نزدیک ذی مرتبہ اور عالی قدر ظاہر ہوں گے اور بغداد میں ان کا مسکن ہو گا اور وہ کہیں گے قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ اور تمام اولیاء اللہ اس بات کو تسلیم کر کے گردنیں جھکا دیں گے اور وہ اپنے وقت میں یگانہ ہوں گے۔

(تحفۃ القادریہ - صفحہ ٦١)

۲... شیخ بقاء ابو مظفر ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ابتدائے زمانہ میں سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ تاج العارفین ابوالوفا کی صحبت میں جایا کرتے تھے۔ جب وہ آنجناب کو دیکھتے تو تعظیماً اٹھ کھڑے ہوتے اور کبھی کبھی آپ کا استقبال بھی کیا کرتے اور حاضرین مجلس کو بھی کہا کرتے کہ ولی اللہ کے لیئے کھڑے ہو جاؤ اور جو نہ اٹھتا اس کو دوبارہ کہتے۔ جب اس بات کو سب دوستوں نے بار بار دیکھا تو ایک روز ایک نے پوچھا اس

جوان کی اس قدر تعظیم کرنے کا کیا سبب ہے؟ تب انہوں نے فرمایا کہ اس جوان کا ایک وقت ہے، جب وہ وقت آئے تب تمام خاص و عام اس کی طرف محتاج ہوں گے اور مجھے معلوم ہے کہ یہ جوان بغداد میں کہے گا قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ اور یہ کلمہ بالکل سچ ہو گا اور تمام اولیائے کرام اپنی گردنیں اس کے قدم کے نیچے رکھیں گے اور وہ ولیوں کا قطب ہو گا اور اگر تم میں سے کوئی اس وقت کو پائے تو ان کی صحبت کو لازم سمجھے۔ (تحفۃ القادریہ - صفحہ ۶۱)

۳ ... شیخ ابو عمران موسیٰ بن ماہین سے منقول ہے کہ ایک روز شیخ عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک منجم سے پوچھا کہ قطب وقت کون ہے؟ اس نے کہا کہ اس وقت ہمارا قطب مکہ میں مخفی ہے اور اولیاء کے سواء اسے کوئی نہیں جانتا اور پھر عراق کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ آخرکار یہاں سے ظاہر ہو گا اور وہ ایک عجمی شریف جوان بغداد میں کلام کرے گا اور خاص و عام اس کی کرامات کو دیکھیں گے اور وہ اپنے وقت کا قطب ہو گا اور کہے گا قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ اور تمام اولیاء اللہ اپنی گردنیں اس کے قدم کے نیچے رکھ دیں گے اور اگر میں اس زمانے میں ہوں تو میں اپنا سر اس کے قدموں کے نیچے رکھوں اور وہ ایسا شخص ہو گا کہ اگر کوئی شخص اس کی کرامات کی تصدیق کرے گا تو بہت فائدہ اٹھائے گا۔ (تحفۃ القادریہ - صفحہ ۶۳)

۴ ... شیخ نجیب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ میں شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھا اور وہیں پر سیدنا عبدالقادر

رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ جب آنجناب وہاں سے تشریف لے گئے تو بعد میں شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اِس جوان کا ایک قدم ہے جو اپنے وقت میں تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر رکھے گا اور اس بات پر مامور ہو گا کہ کہے قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ اور اس کے سامنے سب اپنی گردنیں جھکائیں گے۔

(تحفۃ القادریہ - صفحہ ۶۳)

۵ ... شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جو کہ شام کے جلیل القدر علمائے کرام سے ہیں کہ جب میں تحصیل علم کے لیئے بغداد گیا تو اس وقت بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں ابن سقا میرا رفیق تھا۔ ہم عبادت میں مشغول تھے اور نیک مردوں کی زیارت کیا کرتے تھے اور اس وقت بغداد میں ایک عزیز تھا جس کی نسبت یہ مشہور تھا کہ وہ غوث ہے اور یہ افواہ تھی کہ جب وہ چاہتا ظاہر ہو جاتا اور جب وہ چاہتا غائب ہو جاتا ہے۔ پس میں اور ابن سقا اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جو ابھی جوان تھے اس غوث کی زیارت کو گئے تو راستے میں ابن سقا نے کہا کہ میں غوث سے ایسا سوال کروں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکے گا اور میں نے کہا میں کچھ پوچھوں گا دیکھئے اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ لیکن شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ معاذاللہ میں ہرگز سوال نہیں کروں گا بلکہ ان کے دیدار کی برکت کا منتظر رہوں گا۔ جب ہم اس غوث کے پاس آئے تو اس جگہ پر نہ پایا۔ ایک گھڑی کے بعد اسی جگہ نمودار ہوئے اور غصہ کی نگاہ سے ابن سقا کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے ابن سقا تجھ

پر بڑا افسوس ہے تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے جس کا جواب تیرے زعم میں نہیں دے سکوں گا۔ تیرا یہ مسئلہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ تجھ میں کفر کی آگ شعلہ زن ہے۔ اس کے بعد میری طرف دیکھا اور کہا کہ اے عبداللہ! تو مجھ سے یہ مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے اور یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں اس کی بابت کیا جواب دیتا ہوں تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ تو دنیا میں غرق ہو گا اور اس بے ادبی کے سبب ہو گا جو تو نے میرے ساتھ کی۔ اس کے بعد شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھ کر ان کو اپنے نزدیک بٹھایا اور بہت عزت کی اور کہا کہ آپ نے میرا ادب ملحوظ رکھنے کے سبب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کیا گویا میں آپ کو بغداد میں منبر پر بیٹھے قدمی هذه علٰی رقبة کل ولی اللّٰہ کہتے ہوئے دیکھتا ہوں اور اس وقت کے اولیائے کرام کو آپ کے اجلال اور اکرام کے سبب گردنیں جھکائے دیکھتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اسی وقت غائب ہو گئے۔ (تحفۃ القادریہ - صفحہ ۶۴)

اولیائے متقدمین، ہمعصر اور متاخرین سب اس فرمان عالی کی وسعت میں داخل ہیں

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان قدمی هذه علٰی رقبة کل ولی اللّٰہ یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے کی وسعت میں نہ صرف اولیائے وقت بلکہ اولیائے متقدمین و متاخرین سب ہی آتے ہیں۔

۱۔ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

کتاب "مہر منیر" میں پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جناب غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ان الفاظ کے متعلق یہ تو سب ہی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ بحکم الٰہی کہے تھے مگر وسعت فرمان کے معاملے میں موجودہ دور کے بعض حضرات نے اختلاف کیا ہے' ان کا خیال ہے کہ آپ کا یہ فرمان صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص تھا کیونکہ اولیائے متقدمین میں حضرات صحابہ کرام' تابعین اور تبع تابعین اور اولیائے متاخرین میں امام مہدی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ لیکن اکثریت اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس قول کے تحت آپ کے زمانے کے اولیائے حاضر و غائب کے علاوہ تمام اولیائے متقدمین و متاخرین بھی آتے ہیں۔ اولیاء سے مراد وہ ولی ہیں جو اصحاب و ائمہ اہل بیت وغیرہ کے مختص ناموں سے منسوب نہیں۔

(مہر منیر۔ صفحہ ۱۴۱)

۲۔ مسالک السالکین میں دلیل

سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کے قول قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ میں صحابہ کرام اور ائمہ عظام داخل نہیں ہیں اور "محبوب المعانی" میں ہے کہ جو ولایت ساتھ نبوت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولایت خاص انبیاء کی ہے اور جو ولایت ساتھ خلافت و امارت و امامت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولایت صحابہ کرام و بارہ اماموں کی ہے۔ اگرچہ ولایت میں سب

شریک ہیں مگر عرف میں انبیاء کو انبیاء ' اولیاء کو اولیاء ' صحابہ کو اصحاب اور بارہ اماموں کو ائمہ یا امام کہتے ہیں ولی نہیں کہتے۔ پس حضرت پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک مخالف شرع شریف اور عقل و نقل کے نہیں ہے۔ اس واسطے کہ آپ کے ارشاد میں تخصیص اولیاء اللہ کی ہے۔ صحابہ کرام اور ائمہ کرام کا ذکر نہیں ہے۔

(مسالک السالکین۔ صفحہ ۳۴۱ بحوالہ مقامات دستگیری)

۳۔ شاہ فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

شاہ فقیر اللہ علوی مجددی رحمۃ اللہ علیہ حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے کے بزرگ ہیں۔ آپ کے مکتوبات شریف کے مکتوب نمبر ۴۹ میں لکھا ہے کہ تحقیق یہی ہے کہ حضور غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد قدمی ھذہ علٰی رقبة کل ولی اللّٰه حضور کے زمانے پر محمول نہیں اور آج تک اولیائے کرام کا مقامات کے انتہا تک حضور (غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ) سے استفادہ اس بات کا مؤید ہے۔ اگر اس امر کو حضور رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے مخصوص کریں تو اولیائے کرام کا قیامت تک آپ کی جناب سے فائدہ حاصل کرنا جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ پس کشفی طور پر قطعاً ثابت ہو چکا ہے کہ حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کا قدم مبارک جمیع اولیائے اولین و آخرین کی گردنوں پر ہے۔

(افضلیت غوث اعظم۔ صفحہ ۱۱۹ بحوالہ مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی)

۴۔ خواجہ بہاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حضرت غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ حضور کے زمانے سے مخصوص ہے یا سب زمانوں کے لیئے عام ہے۔ انہوں نے فرمایا حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کی زبان پاک سے کسی زمانے کی تخصیص مفہوم نہیں ہوتی۔

(افضلیت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ۔ صفحہ ۱۰۵ بحوالہ خصائص القادریہ)

۵۔ فقیر نور محمد سروری قادری کے دلائل

فقیر نور محمد سروری قادری فرماتے ہیں کہ حضرت پیر دستگیر رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ ماضی، حال، مستقبل ہر زمانے میں نافذ و جاری ہے اور امت کے سب اولین و آخرین اولیاء کی گردنوں پر آپ کا قدم ہے اور آپ ختم الولایات اور غوث دوام ہیں۔ نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کسی سے اس قسم کا فرمان جاری ہوا۔ اس میں کسی زمانے کی تخصیص نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں ؎

و ولانی علی الاقطاب جمعاً
فحکمی نافذ فی کل حال

"یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے غوث دوام بنا کر تمام اقطاب زمان کا والی

اور سردار بنایا ہے اور میرا یہ حکم زمانہ ماضی، حال اور مستقبل میں نافذ و جاری ہے۔" اولیائے متقدمین اور فقراء کاملین سے طرح طرح کے شطحیات بلند و بالا فخریہ اقوال مشہور ہیں لیکن اس قسم کا عالمگیر صادق و مصدوق فرمان کسی سے صادر نہیں ہوا۔ جس کی تائید و تصدیق اولیائے کاملین اور اکابر عارفین کا ایک جم غفیر کر رہا ہو اور تمام طریقوں کے کامل سالک اور خدا رسیدہ مشائخ بھی حضرت کے اس قول کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں۔

آپ کا یہ فرمان روئے زمین کے تمام زندہ اولیاء زمان کو سنایا گیا اور جو اولیاء کرام دنیا سے گزر گئے ہیں انہیں قبروں کے اندر یہ پیغام پہنچایا گیا اور جو اولیاء ابھی مقام ازل میں ہیں اور اس دنیا میں نہیں آئے ان کی ارواح کو بھی یہ پیغام سنایا گیا۔ غرض سب اولیاء متقدمین اور متاخرین نے آپ کے اس فرمان کو دل و جان سے قبول کیا اور سر آنکھوں پر رکھا اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس فرمان کے بجا لانے میں عجز و نیاز اور تعظیم و تکریم کا اظہار کیا۔

(مخزن الاسرار و سلطان الاوراد صفحہ ۱۴۵ - ۱۳۵)

۶۔ صاحبزادہ سید نصیر الدین گولڑوی کے دلائل

صاحبزادہ سید نصیر الدین گولڑوی فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا یہ ارشاد ہر ولی اللہ کو شامل ہے۔ البتہ حضرات صحابہ کرام اور ائمہ اہل بیت اس سے مستثنیٰ ہیں اس لیئے کہ محاورے میں انہیں ولی اللہ نہیں کہا جاتا۔ حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق اولیائے

متقدمین و متاخرین سب اس میں شامل ہیں۔ اسی طرح مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس فرمان کی اسی وسعت کے قائل ہیں اور متقدمین علماء و مشائخ نے ماقبل اور مابعد کا استثنا نہیں کیا۔ رہا یہ امر کہ روایات میں آتا ہے کہ آپ کے وقت میں سب اولیاء کرام اپنی گردنیں جھکائیں گے تو یہ وسعت فرمان کو مضر نہیں۔ کیونکہ بقول حضرت مجدد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ قطبیت کبریٰ اور غوثیت کبریٰ کا مرکزی مقام قیامت تک آپ کی ذات گرامی سے مختص ہے اور فیوض و برکات کا حصول تمام اولیائے امت کے لیئے آنجناب رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے سے ہے۔ لہٰذا یہ وقت بھی آپ ہی کا ہے اور آپ کے وقت میں یہ ارشاد سب کو شامل ہے۔ آنجناب رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی اس مفہوم کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ۔

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابدا علٰی افق العلٰی لاتغرب

(ترجمہ) پہلوں کے آفتاب غروب ہو گئے مگر ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر چمکتا رہے گا۔"

جب آنجناب رحمۃ اللہ علیہ کا آفتاب پوری آب و تاب سے روشن ہے تو پھر ہر دور ولایت آپ کا ہے۔ لہٰذا ہر دور میں یہ ارشاد سب اولیائے کرام کو شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ چونکہ آنجناب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد بہ امر الٰہی ہے اس میں وقت کا تقید اس کے اطلاق اور حکمت الٰہی کے خلاف ہے۔ اگر وقت کے ساتھ تقید مقصود ہوتا تو ضرور بیان کر دیا جاتا۔

یہی وجہ ہے کہ علمائے محققین نے اولیائے ظاہر و باطن، حاضر و غائب، خفی و جلی سب مراد لیئے ہیں۔ پھر حیات برزخی پر تو سب مسالک حقہ متفق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کیا بعید ہے کہ جس طرح اس نے آن واحد میں روئے زمین کے تمام اولیائے کرام کو یہ ارشاد سنوا دیا اور اطاعت کروا دی اسی طرح متقدمین سے بھی یہی معاملہ فرما دیا ہو۔ نص قرآنی شاہد ہے کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے بہ امر الٰہی اعلان حج فرمایا۔ تمام معتبر تفاسیر میں ہے کہ انہوں نے عرض کیا الٰہی تمام مخلوق تک میری آواز کس طرح پہنچے گی تو اللہ تعالیٰ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ آپ اعلان کریں ابلاغ ہمارا کام ہے چنانچہ مابین السماء والارض سب مخلوق نے یہ اعلان سنا۔ یہاں تک کہ اصلاب آباء اور ارحام امہات میں اس اعلان کو سنا گیا اور خوش نصیب ارواح نے لبیک کہا۔ جب حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ نے مامور ہو کر یہ اعلان کیا تو متقدمین اور متاخرین کو سنوانا عنایت الٰہی سے کیا بعید ہے۔

(نام و نسب، صفحہ ۶۵۷، ۶۶۴)

۷۔ "مظہر جمال مصطفائی" سے دلائل

عالم برزخ میں ہوتے ہوئے معراج کی رات انبیاء علیہم السلام نے بیت المقدس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قبر انور میں نماز پڑھتے دیکھا اور بعض انبیاء آپ سے آسمانوں میں ملے اور گفتگو بھی فرمائی۔ برزخ میں جب یہ افعال ثابت ہیں تو اولیاء کا برزخ میں

گردن خم کرنا اس سے واضح ہے۔ اور جس طرح حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے عالم ارواح میں ہوتے ہوئے معراج کی رات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے نیچے اپنی گردن خم کی اور پیدائش کے وقت آپ کی گردن پر نشان بھی موجود تھا۔ اسی پر اولیاء کرام کا عالم ارواح میں گردن خم کرنا قیاس کیا جاسکتا ہے۔

(مظہر جمال مصطفائی۔ صفحہ ۷۰)

قدم کے معنی

خاتم المفسرین صاحب "روح المعانی" علامہ شہاب الدین آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے "الطراز المذھب" میں فیصلہ کن اور نہایت محققانہ انداز میں خلاصہ بحث نقل کرتے ہوئے فرمایا:

(ترجمہ) جو بات عبد فقیر کے دل میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ قدم اپنے حقیقی معنی پر ہے جس طرح لفظ کے ظاہر سے فوراً پتہ چلتا ہے۔ پھر قدم کے ساتھ "ھذہ" کا کلمہ جس کی وضع ایسے مشار الیہ کے لیئے ہے جو دیکھا جائے اور محسوس ہو' اس معنی کی تائید کرتا ہے اور بیشک شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے یہ فرمایا۔

(نام و نسب' صفحہ ۶۶۸)

قدم کے مجازی معنی کے مطابق قرب اور وصل الٰہی کے لحاظ سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا دیگر اولیاء سے بلند ہونا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہو گا کہ اولیائے اولین' ہمعصر اور آخرین کے مراتب کی جو انتہا ہے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے

مرتبے کی ابتداء ہے۔ (مظہر جمال مصطفائی۔ صفحہ ۷۰)

حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ "حدائق بخشش" میں لکھتے ہیں ۔

کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ
کہ تلوا تاج اہل دل ہے یا غوث

....

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

اولیائے متقدمین، ہمعصر اور متاخرین کے گردن خم کرنے کی تفصیل

۱۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا گردن خم کرنا

"تفریح الخاطر" کی چوبیسویں منقبت میں ہے کہ شیخ موسیٰ نہتوئی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے "مکاشفات جنیدیہ" میں لکھا ہے کہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز جمعہ کا خطبہ پڑھا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تجلی ڈالی جس سے آپ بحر شہود و مکاشفہ میں مستغرق ہو گئے اور فرمایا اس کا قدم میری گردن پر بغیر کسی انکار کے ہے حتیٰ کہ میرے سر پر ہے اور منبر کی ایک سیڑھی اتر آئے۔ استغراق کی کیفیت ختم ہونے اور خطبے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں نے آپ سے ان کلمات کی نسبت دریافت کیا جو آپ

نے خطبے کے وقت کہے تھے۔ آپ نے فرمایا مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے وسط میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے ایک شخص قطب عالم ہو گا جس کا لقب محی الدین اور نام عبدالقادر ہو گا۔ وہ غوث الاعظم ہو گا اور اس کی جائے ولادت جیلان ہو گی اس کو فرمان قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ جاری کرنے کا حکم ہو گا۔ یعنی صحابہ کرام اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے ائمہ کرام کے علاوہ ہر ولی کی گردن پر میرا یہ قدم ہے تو میرے دل میں یہ خیال آیا جب کہ میں اس کا ہم زمان نہیں ہوں تو کیوں اس کے قدم کے آگے اپنی گردن رکھوں تو اللہ تعالٰی کی طرف سے عتاب آیا کہ کس چیز نے تجھ پر یہ امر بھاری بنا دیا ہے۔ وہ تو میرا محبوب ہے اور میرے حبیب کی اولاد سے ہے اور اس کی شان اولیاء میں ایسی ہے جیسے میرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انبیاء کے درمیان ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے یہ کلمہ فرمایا تو تمام اولیاء گردنیں رکھنے اور فرمانبرداری کے لیئے حاضر ہوئے۔ اس لیئے میں نے بھی کہا کہ اس کا قدم میری گردن پر بلکہ میرے سر پر ہے۔ اس لیئے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ دیگر اولیاء سے بڑھ کر ہے۔

۲۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا گردن خم کرنا

"تفریح الخاطر" میں "منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء" کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کی وصیت کی اور فرمایا کہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو میرا سلام کہنا اور میری قمیص پہنچا کر کہنا کہ میری امت کی بخشش کی دعا کریں۔ چنانچہ جب یہ حضرات گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سنایا تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے سجدے میں جا کر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش کی دعا مانگی۔ ندا آئی کہ اپنا سر اٹھا لے کہ میں نے تیری شفاعت سے نصف امت کو بخش دیا اور نصف کو اپنے محبوب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شفاعت سے بخشوں گا جو تیرے بعد پیدا ہو گا۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے پروردگار! تیرا وہ محبوب کون ہے اور کہاں ہے کہ میں اس کی زیارت کروں۔ ندا آئی کہ وہ مقعد صدق عند ملیک مقتدر اور دنٰی فتدلّٰی فکان قاب قوسین اوادنٰی کے مقام پر ہے۔ وہ میرا محبوب ہے اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی محبوب ہے۔ وہ قیامت تک اہل زمین کے لیئے حجت ہو گا اور سوائے صحابہ اور ائمہ کرام کے تمام اولین و آخرین اولیاء کی گردنوں پر اس کا قدم ہو گا اور جو اسے قبول کرے گا میں اس کو دوست رکھوں گا۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے گردن جھکائی اور کہا میں بھی اسے قبول کرتا ہوں۔

۳۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا گردن خم کرنا

" تفریح الخاطر " کی گیارھویں منقبت میں ہے کہ قدوۃ المشائخ حضرت امیر محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب " لطائف الغرائب " میں حضرت نصیرالدین چراغ محمود دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ جب

حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نے بحکم الٰہی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو تمام اولیاء کرام نے اپنی گردنیں جھکا دیں اور اس وقت حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے ایک پہاڑ کی غار میں مجاہدہ کر رہے تھے۔ آپ نے اس امر الٰہی کی صرف اطلاع پا کر جلدی سے تمام اولیاء کرام سے پہلے اپنے سر کو اتنا جھکا دیا کہ زمین سے لگ گیا اور عرض کی بل علی راسی یعنی بلکہ آپ کا قدم میرے سر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس حالت کا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو انکشاف فرمایا تو آپ نے ان کے حق میں اولیائے کرام کے بھرے مجمع میں فرمایا کہ غیاث الدین کا لڑکا اولیائے کرام اور اپنے احباب سے گردن رکھنے میں سبقت لے گیا ہے اور وہ تواضع اور حسن ادب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب بن گیا ہے اور عنقریب اس کو ہندوستان کی حکومت کی باگ ڈور دی جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

"تفریح الخاطر" کی اسی منقبت میں مزید لکھا ہے کہ مولانا جمال الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ "سیر العارفین" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی ایک پہاڑ میں ملاقات ہوئی اور آپ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں ستاون (۵۷) دن رہے۔ اور آپ سے فیوضات اور جمیع باطنی کمالات سے بہرور ہوئے۔

"ملفوظات مہریہ" کے ملفوظ نمبر ۱۴۱ میں لکھا ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سجادہ نشین حضرات کو آنجناب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

قدمی هٰذه علٰی رقبة کل ولی اللّٰه" میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے" اپنے سلسلے کے اکابرین مشائخ مثل خواجہ بزرگ معین الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق گراں گزرتا ہے اس لیئے وہ حضرت محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ کے اس قول مبارک کے متعلق مختلف تاویلیں پیش کرتے ہیں۔ اس سے ان کا منشاء اپنے مشائخ سلسلہ کی تعظیم اور کمال محبت ہے۔ لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے' انصاف کرنا چاہیئے' یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچا ہوا ہے کہ جب یہ کلمہ عالیہ حضور رحمۃ اللہ علیہ سے صادر ہوا تھا اس وقت سعید میں حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ایک پہاڑ پر یادالٰہی میں مشغول تھے آپ نے جب غیب سے یہ کلمہ اپنے گوش ہوش سے سنا تو بہ ادب تمام آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "علٰی راسی و عینی" (میرے سر آنکھوں پر)

مترجم جناب فیض احمد فیض کہتے ہیں کہ بعض حضرات سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اور حضور غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات بلکہ ہمعصر ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں حالانکہ سلسلہ صابریہ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت شیخ محمد اکرم صابری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب " اقتباس الانوار " میں حضور غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات اور استفادہ کو محققانہ انداز میں ثابت کیا ہے۔

(ملفوظات مہریہ - صفحہ ۱۰۴)

۴- حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

سید آدم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ " نکات الاسرار " میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ولیوں کی گردنوں پر غوث پاک

رحمتہ اللہ علیہ کے قدم رکھنے کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا اگر میں اس زمانے میں ہوتا تو خود آپ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھتا اور فخر سے عرض کرتا کہ آپ کا قدم مبارک میری آنکھ کی پتلی پر بھی ہے اس لیئے کہ میرے شیخ حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ ان مشائخ میں سے ہیں جنھوں نے آپ کا قدم مبارک اپنے کندھے پر رکھا۔

(تفریح الخاطر، صفحہ ۴۷)

(یعنی آپ اس زمانے میں ہوتے تو حقیقی گردن خم کرتے)

۵۔ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا گردن خم کرنا

شیخ الاسلام غوث العالم بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے بھی گردن جھکائی تھی؟ فرمایا ہاں، میری روح نے بھی گردن جھکائی تھی۔ اگر میں جسم عنصری کے ساتھ ہوتا تو آپ کا قدم آنکھوں پر لیتا، زہے سعادت ابدی، اس لیئے جناب نے فرمایا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ساتھ ہی ترنم سے پڑھا۔

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابدا علی افق العلی لاتغرب

(ترجمہ) اگلوں کے سورج ڈوب چکے ہیں اور ہمارا سورج ہمیشہ افق اعلیٰ پر رہے گا ڈوبے گا نہیں۔

(افضلیت غوث اعظم۔ صفحہ ۱۳۰ بحوالہ غوث اعظم از قاضی برخوردار چشتی)

۶۔ خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی گردن پر پیر دستگیر کا قدم

خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ جو چشتی طریقے کے بڑے پائے کے بزرگ ہوئے ہیں آپ کی حین حیات میں آپ کے چند ارادتمند آپ کی زیارت کے واسطے تونسہ شریف جا رہے تھے کہ اتفاقاً ایک طالب مرید قادری بھی آپ کی زیارت کے واسطے ان کے ہمراہ روانہ ہوا۔ اثناء گفتگو میں حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ کا مسئلہ چھڑ گیا طالب مرید قادری نے کہا کہ پیر دستگیر کا قدم جملہ اولین و آخرین اولیاء کی گردنوں پر ہے۔ لیکن حضرت تونسوی کے مریدوں نے کہا کہ نہیں آپ کا قدم اپنے زمانے کے اولیاء کی گردن پر ہو سکتا ہے اور وہ اپنے زمانے کے غوث تھے لیکن آج کل حضرت تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے غوث ہیں اور ان کا قدم بھی حضرت پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اس زمانے کے اولیاء کی گردنوں پر ہے اور پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کا قدم ہم اپنے پیر حضرت تونسوی کی گردن پر ہرگز تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ جس وقت وہ لوگ حضرت تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس طالب مرید قادری نے جرات اور جسارت کر کے یہ مسئلہ خواجہ صاحب کے سامنے پیش کیا اور عرض کی کہ آپ کے مرید کہتے ہیں کہ ہمارے پیر کی گردن پر حضرت پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کا قدم نہیں ہے۔ آپ اس بارے کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے اس طالب مرید قادری سے پوچھا کہ حضرت پیر دستگیر رحمتہ اللہ علیہ کا قدم مبارک محض اولیائے کرام کی گردنوں پر ہے یا اس میں عام لوگ بھی شامل ہیں طالب مرید نے عرض کیا کہ نہیں محض اولیاء

کرام کی گردنوں پر ہے عوام اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اس پر حضرت تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے غصے سے فرمایا کہ یہ کم بخت مرید مجھے اولیاء کے زمرے میں شامل نہیں کرتے اگر ولی اللہ سمجھتے تو ضرور میری گردن پر حضرت پیر دستگیر رحمتہ اللہ علیہ کا قدم تسلیم کرتے۔

فقیر نور محمد سروری قادری "مخزن اسرار" کے صفحہ ۱۳۴ - ۱۳۵ پر مزید لکھتے ہیں کہ شب معراج حضرت ختم نبوت کمال شوق اور محبت سے نور ختم ولایت کے قریب آئے جس نے ادب و تعظیم سے اپنا سر جھکا دیا اور حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی زبان حق ترجمان سے یوں گوہر افشاں ہوئے کہ اے میرے حسبی نسبی اور نوری حضوری فرزند آج میرا قدم تیری گردن پر آرہا ہے اور مجھے قرب حق کے انتہائی مقام پر پہنچا رہا ہے کل تیرا قدم میری امت کے تمام اولیاء کے سر کا تاج بنے گا۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے منبر وعظ پر کھڑے ہو کر ایک دن یہی فرمایا قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ ○

خلاصہ مضمون

مصنف کتاب ہذا (نصیرالدین ہاشمی) عرض کرتا ہے کہ سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی ... کے بارے میں تفصیلی مضامین مستند کتابوں کے حوالوں سے پیش کیئے گئے جن کا خلاصہ یہ ہے :

۱... سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے حالت صحو و تمکین میں بغداد

شریف میں منبر پر بیٹھے تقریباً پچاس اولیاء کی موجودگی میں یہ اعلان فرمایا قدمی ھذہ علیٰ رقبۃِ کل ولی اللّٰہ یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

۲ ... یہ فرمان آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے جاری کیا اور سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تائید فرمائی اور فرشتوں نے تصدیق کی۔

۳ ... آپ کا قدم مبارک اولیائے متقدمین' اولیائے ہمعصر اور اولیائے متاخرین سب کی گردنوں پر ہے۔ البتہ صحابہ کرام اور ائمہ عظام اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۴ ... اولیائے متقدمین میں سے کسی کو بھی اس طرح کا فرمان جاری کرنے کا اذن حق تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوا۔ صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے۔ اس لحاظ سے آپ شہنشاہ اولیاء ہیں۔

۵ ... تمام اولیاء کے حق میں قدم کا حقیقی معنیٰ لیا جائے گا۔ آپ کے پیران عظام کے حق میں مجازی معنیٰ لیا جائے گا۔

۶ ... اولیائے متقدمین کو یہ حکم عالم برزخ میں اور اولیائے متاخرین کو عالم ارواح میں سنایا گیا اور سب نے اپنی روحانی باطنی گردنیں خم کر دیں۔

۷ ... جس ولی نے اس فرمان کے آگے گردن خم کرنے سے انکار کیا اس کی ولایت سلب کر لی گئی۔

۸ ... آپ کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن جو بات بزرگوں

سے پہنچی وہ یہ ہے کہ آپ کو قطبیت کبریٰ کا منصب حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے ساتھ ہی عطا ہوگیا اور اب بھی آپ کے پاس ہے اور ہمیشہ آپ کے پاس رہے گا۔ لہٰذا یہ سارا عرصہ آپ ہی کا وقت ہے۔ یعنی امام عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابد تک۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا اگلوں کے سورج ڈوب چکے ہیں لیکن ہمارا سورج افق اعلیٰ پر ہمیشہ چمکتا دمکتا رہے گا ڈوبے گا نہیں۔

بعض بزرگ ابد کے معنی بہت بہت طویل مدت لیتے ہیں اور یہ طویل مدت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور تک ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں ہے آپ فرماتے ہیں۔

”حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک جتنے حضرات ہوئے سب ان کے نائب ہوئے ان کے بعد سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مستقل غوث، حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجے پر فائز ہوئے۔ حضور غوث اعظم بھی ہیں اور سید الافراد بھی۔ حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی علیہ السلام تک سب نائب حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہوں گے پھر مہدی علیہ السلام کو غوثیت کبریٰ عطا ہوگی۔

(ملفوظات مجدد مائۃ حاضرہ حصہ اول ص ۱۱۵، مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور)

چوتھی فصل

معراج غوثیہ کے بیان میں

۱۔ "تفریح الخاطر" سے اقتباس

"تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ" میں لطائف اللطیفہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی روح حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جمال کے مشاہدے کے لیئے بے حد مشتاق ہونے کے باعث اولیاء اللہ کے آخری مقام سے کہیں اوپر پہنچ کر ایک جسم لطیف بن گئی اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہو کر بوقت معراج فیض خصوصی حاصل کیا اور اپنی گردن پر قدم مبارک رکھوانا چاہا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا قدم مبارک اس کی گردن پر رکھا ادھر حق تعالیٰ کی طرف سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ ندا آئی کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں؟ عرض کی اے پروردگار! میں اس کو اپنے عشق و محبت میں سرشار دیکھ رہا ہوں۔ آواز آئی یہ حسنؓ بن علیؓ کی اولاد سے ہے۔ آپ کا بیٹا ہے' میں نے اس کا نام عبدالقادر رکھا ہے اور اس کی مثل مقام ولایت اور مرتبہ معشوقیت میں کوئی ولی نہیں ہے۔ یہ آپ ﷺ کا بیٹا محبوب ازلی اور معشوق سرمدی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حق تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو اپنی خصوصی فیض سے

بہرہ ور کیا اور فرمایا بیٹے ہمیں ایک دوسرے کو دیکھ کر خوشی ہوئی ہے اور تو اللہ کا محبوب ہے اور میرا بھی محبوب ہے اور مرید اور خلیفہ ہے اور میرے قدم تیری گردن پر اور تیرے قدم تمام اولیائے امت کی گردن پر ہیں۔ حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت کے بعد آپ کی گردن مبارک پر قدم مبارک کا نشان دیکھا گیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت تھی۔

۲۔ "مسالک السا لکین" سے اقتباس

"مسالک السا لکین" میں بحوالہ "مناقب غوثیہ" لکھا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ شب معراج سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ کو ولایت مطلقہ محمدی عطا ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وراثت محبوبیت کے لیئے آپ کو اپنا خلیفہ بنایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میرے جدامجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلتہ الاسریٰ میں مع جبرئیل علیہ السلام کے سدرۃ المنتہی تک پہنچے' وہاں سے جبرئیل علیہ السلام رخصت ہوئے تب اللہ تعالیٰ نے میری روح کو بھیجا تاکہ شرف قدم مبارک سے مشرف ہوں۔ میں نے وراثت اعلیٰ اور خلافت کبریٰ حاصل کی اور میرے جدامجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا قدم مبارک میری گردن پر رکھا اور "مقام قاب قوسین اوادنیٰ" تک پہنچ گئے اور فرمایا اے میرے لخت جگر' نوربصر جس طرح آج میرا قدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کل اولیاء کی گردنوں پر ہو گا۔ منقول ہے کہ جب آپ پیدا

ہوئے نشان قدم مبارک سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مثل نشان مہر نبوت کے آپ کے کندھے پر موجود تھا۔

۳۔ "نور الہدیٰ" سے اقتباس

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کتاب "نور الہدیٰ" کے باب ہفتم میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معراج کی رات براق پر سوار ہو کر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ہمراہ حق تعالیٰ کی جانب روانہ ہوئے اور جس وقت سدرۃ المنتہی سے آگے جبرئیلؑ اور براق و رفرف چلنے سے رک گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اکیلے رہ گئے تو حضرت پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک نے "طرفۃ العین" میں حاضر ہو کر اپنی گردن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدم مبارک کے نیچے رکھ دی اور آپ کو مکان اعلیٰ لامکاں میں لے جا کر مقام خاص قرب قاب قوسین تک پہنچا دیا۔ اس طرح حضرت پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک سلطان الفقرا اور نور الہدیٰ کی معشوق صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے نمودار ہوئی اور ادب و تعظیم سے دست بستہ کھڑے ہو کر سر جھکا دیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس مقام نور حضور میں جناب کبریا سے عرض کی کہ یہ نوری زیبا اور خوش نما صورت کس کی ہے جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو رہی ہیں۔ حکم ہوا کہ اے حبیب ﷺ تجھے مبارک ہو یہ صورت سلطان الفقراء حضرت سید محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو آپ کی آل اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حسنی حسینی اولاد میں سے ہے۔ آپ کے

حسبی نسبی اور نوری فرزند ہوں گے۔ آپ کی امت میں سے آپ کے خاص فقر کے وارث اور آپ ﷺ کے لیئے باعث فخر ہوں گے۔

۴۔ "مخزن الاسرار" سے اقتباس

حضرت فقیر نور محمد سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ کتاب "مخزن الاسرار" میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و فضائل کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ جس رات جناب حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو معراج ہوا اس معراج میں تمام انبیاء و مرسلین اور اولیاء متقدمین و متاخرین اور جملہ ملائکہ و مقربین اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے اپنے مخصوص مقام پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ شامل تھے اور معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنے جملہ ظاہری و باطنی اور صوری و معنوی، دنیوی اور اخروی درجات اور ذاتی، صفاتی، اسمائی اور افعالی تجلیات سے سرفراز فرما کر آپ پر اپنی جملہ نعمتوں اور دولتوں کو ختم کر دیا۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ تک براق پر سفر گویا صفاتی سیر تھی جس میں آپ ﷺ کے ہمراہ جملہ انبیاء و مرسلین اور آپ کی امت کے اولیاء متقدمین و متاخرین اور جملہ ملائکہ شامل اور ہمرکاب رہے ہیں اور آپ ﷺ نے ہر نبی اور ہر فرشتے کی ہمراہی اور ملاقات کا ذکر ان مخصوص مقامات پر معراج کی رات احادیث میں صاف طور پر کیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی معراج کی روایتوں میں مختلف جگہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ کو فلاں نبی فلاں آسمان پر ملے اور فلاں فرشتے سے

فلاں مقام پر ملاقات ہوئی اور جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے معراج کی رات جملہ عالم صفات کے مقامات' طبقات و درکات کو عبور کیا اور آپ ﷺ نے سدرۃ المنتہی سے آگے پرواز کا ارادہ کیا تو جبرئیل علیہ السلام آگے پرواز سے رہ گئے اور جب لاہوت لامکان کا غیر مخلوق نوری میدان نمودار ہوا اور رفرف کی روحانی سواریوں نے بھی جواب دے دیا تو اس مقام پر حضرت پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت آپ کے مناقب و حالات کی کتابوں میں مستند روایات سے یہ بات مذکور ہے کہ اس مقام پر جب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بغیر رفیق کے تن تنہا اور بغیر سواری کے اکیلے رہ گئے تو اس وقت پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت نے ظاہر ہو کر روحانی باطنی رفیق اور نوری سواری کا کام دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مقام قرب قاب قوسین اوادنیٰ تک پہنچا دیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شرف دیدار اور آیات کبریٰ کے ذاتی انوار اور اسرار سے سرفراز فرمایا۔ اس باطنی روحانی واقعہ کو بہت اہل کشف بزرگان دین اور اولیائے مقربین نے اپنی کتابوں میں بیان فرمایا اور سوائے بعض علماء کے اکثر نے اس کی تصدیق فرمائی ہے۔

خلاصہ مضمون

مصنف کتاب ہذا (نصیرالدین ہاشمی) عرض کرتا ہے کہ خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی منقبت میں جو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی شان اقدس میں لکھی ہے اس بات کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے فرمایا ۔

در شرع بغایت پرکاری چالاک چو جعفر طیاری
بر عرش معلیٰ سیاری اے واقف راز اوادنیٰ

چونکہ بعض حضرات اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں تامل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر یہ بات ہوتی تو حدیث پاک میں اس کا ذکر ہوتا۔ لہٰذا اس فصل میں اولیائے کاملین کے مضامین اس موضوع پر جمع کیئے گئے ہیں۔ دراصل سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات جو بڑی بڑی نشانیاں یعنی آیات کبریٰ ملاحظہ و مشاہدہ فرمائیں وہ سب صحابہ سے بیان نہیں فرمائیں بلکہ جن باتوں کی ضرورت محسوس فرمائی اظہار فرما دیں اور بہت سی باتیں پوشیدہ رکھیں کسی مصلحت کے تحت ۔ صاحب کشف اولیائے کرام نے اپنے کشف صریح میں اس واقعہ کو مشاہدہ فرمایا اور اس کا تذکرہ فرمایا۔

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے قصائد شریف کے بعض اشعار میں اسی واقعہ کی طرف نشاندہی فرمائی ہے ۔

انا کنت فی العلیا بنور محمد
وفی قاب قوسین اجتماع الاحبة

(ترجمہ) میں بلندیوں میں نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور قاب قوسین میں پیاروں کا ملاپ تھا۔

علی الدرة البیضاء کان اجتماعنا
وفی قاب قوسین اجتماع الاحبة

(ترجمہ) سفید موتی کے سامنے ہمارا اجتماع تھا اور قاب قوسین میں پیاروں کا ملاپ تھا۔

(پیاروں سے ملاپ سے مراد اللہ تعالیٰ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ)

(مظہر جمال۔ مصطفائی صفحہ ۱۱۷، ۱۲۳)

واضح ہو کہ معراج کی رات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی گردن پیش کرنے کا واقعہ کتاب الاقتباس الانوار میں حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ فرق کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ جس سے اس واقعے کی مزید تائید ہوتی ہے۔

(اقتباس الانوار صفحہ ۱۹۰)

پانچویں فصل

آپکے مشرب محمدیؐ اور قدم نبی ﷺ پر ہونے کے بیان میں

وکل ولی لہ قدم وانی ☆ علیٰ قدم النبی بدر الکمال

۱۔ سید محمد ذوقی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

حضرت سید محمد ذوقی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "سر دلبراں" میں تحریر فرمایا ہے کہ جملہ انبیاء کی روحانیت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی روحانیت سے اخذ فیضان کیا ہے۔ اولیاء اللہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں اور انبیاء ہی سے اقتباس فیض کرتے ہیں۔ جس ولی کو جس نبی سے فیض حاصل ہوتا ہے اس کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں ولی فلان نبی کے قدم پر ہے۔

ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے

ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے۔ مثلاً کسی ولی کو ولایت ابراہیمی، کسی کو ولایت یوسفی، کسی کو ولایت موسوی اور کسی کو ولایت عیسوی حاصل ہوتی ہے۔ منتخب اولیاء اللہ بوجہ اپنی جامعیت کے ولایت محمدی سے نوازے جاتے ہیں۔ آفتاب حقیقت محمدی کا سایہ مثل سایہ آفتاب ہر قرن (زمانے) میں گھٹتا بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ زمانہ رسالت سید عالم صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم میں سمت الراس پر آیا اور غایت نور ظہور کے باعث اس نے اپنے سائے کو بھی غائب پایا۔ آفتاب وحدت حقیقی اس وقت سمت الراس تجلی ذات سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تاباں ہوا اور آپ کو تمام و کمال اپنے ہی نور ذات و صفات سے منور فرما کر ظلمت امکانیہ سے محفوظ کر دیا۔ آسمان نبوت کے نصف النہار پر یعنی نقطہ اعتدالی درمیانی کے بلند ترین مقام پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاباں و درخشاں ہیں بجانب مشرق تمام دیگر انبیاء علیہم السلام اور بجانب مغرب تمام اولیاء اللہ متمکن ہیں۔ ہر ولی جو مغرب میں ہے اپنے محاذ مشرقی کے نبی کے مشرب پر ہے۔ اس نبی کے قلب پر اس ولی کا قلب اور اس نبی کے قدم پر اس ولی کا قدم ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہیں

انبیاء میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقرب ترین نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور اولیاء میں اقرب ترین ولی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ہر اعتبار سے مقابل ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہیں۔ اور ختم ولایت محمدی حضرت مہدی رضی اللہ عنہ پر ہے۔ اور وہ ہر اعتبار سے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل ہوں گے۔ (انتہی کلام سید محمد ذوقی شاہ)

۲۔ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو مدرسے میں منبر پر کھڑے

ہو کر فرماتے سنا ہر ایک ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جدامجد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں جہاں قدم رکھا میں نے بھی وہاں وہاں قدم رکھا سوائے نبوت کے قدم کے، کیونکہ وہاں کسی کی رسائی نہیں۔ آپ نے اس لطیف مضمون کو ان اشعار میں بیان فرمایا ؎

وکل ولی له قدم وانی
علٰی قدم النبی بدر الکمال

(تحفۃ القادریہ ۔ صفحہ ۵۲)

۳۔ شاہ سلیمان پھلواری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

حضرت شاہ سلیمان پھلواری چشتی رحمۃ اللہ علیہ ماضی قریب میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے ایک بہت بڑے بزرگ نامور عالم اور محقق ہوئے ہیں۔ آپ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مشہور قصیدے کے شعر ؎

وکل ولی له قدم وانی
علٰی قدم النبی بدر الکمال

کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر ہوں جو ماہتاب کمال ہیں بالکل صحیح و برحق اور اظہار واقعہ ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ امامت و ولایت کمالات رسالت سے مستفیض ہیں۔ تمام انبیاء کرام نفس

رسالت، بسیط میں یکساں ہیں۔ لا نفرق بین احد من رسلہ مگر ہر رسول ایک صفت کامل سے مخصوص اور ایک شان خاص میں ممتاز ہوتا ہے اور اس میں اس کو فضیلت ہوتی ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علٰی بعض اسی طرح نفس ولایت بسیط میں تمام اولیاء یکساں ہیں اس لیئے کہتے ہیں الاولیاء کنفس واحدۃ کہ اولیاء نفس واحدہ ہوتے ہیں مگر کمال قرب میں ان کو امتیاز خاص حاصل ہوتا ہے اور اس سے ان کے مدارج قائم ہوتے ہیں۔ مگر ہر کمال قرب کسی نبی کے کمال کا انعکاس و ظل ہے۔ پس جس نبی کی شان کمال کا بروز ان میں ہوتا ہے۔ وہ ان کے قدم پر ہوتے ہیں اور اسی مشرب کے کہلاتے ہیں۔

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ میں خلت ابراھیمی کا بروز ہوا اور وہ ابراھیمی قدم پر ہوئے اور ابراھیمی مشرب کہلائے۔ پس سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ قدم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھے اور محمدیؐ مشرب کہلائے۔ دین محمدیؐ نے ان سے نئی زندگانی پائی۔ اس لیئے وہ محی الدین کے لقب سے ممتاز ہوئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل سے ان کے خوارق عادات و کرامات کا غلغلہ ہوا اور جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت عامہ تھی کافۃ للناس بشیراً و نذیراً "تمام انسانوں کے لیئے بشیر و نذیر" اسی طرح شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کی ولایت بھی احاطت عامہ ہے اور وہ غوث الثقلین، قطب الاقطاب ہوئے اور ان کی ولایت وسطوت و جبروت تمامی دنیائے ولایت پر مسلم ہوئی۔

ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی نظیر ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظیر، عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ہارون علیہ السلام کی اور علی ابن ابی طالب میری نظیر ہیں اور جس کو یہ پسند ہو کہ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھے تو وہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

(کنزالاعمال ۔ صفحہ ۶ / ۱۹۳)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ بھی نظیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی محمدی مشرب ہیں اور علیٰ قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ آپ نے خود ارشاد فرمایا اور چونکہ آپ کی ولایت کا فیض تاقیام قیامت باقی رہے گا جس کو آنجناب رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں ؎

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابداً علیٰ افق العلیٰ لاتغرب

(ترجمہ) پہلوں کے آفتاب غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب بلند افق پر ہمیشہ رہے گا کبھی غروب نہیں ہو گا۔

اے عزیز! تم اس زمانے تک کی سیرو تواریخ اولیاء پڑھ جاؤ تو دیکھو گے کہ کتنے طریقے پیدا ہوئے، پھر ان کا زور و شور ہوا مگر ظاہر میں اب اس کا اثر مسدود ہو گیا۔ بخلاف ہمارے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے طریقے کے کہ وہ تمام طرق اولیاء میں سما گیا۔ اور ہر طریقے میں اس کی زندگی اور ہر شجر میں اس کی تازگی ہے۔ ہندوستان کے موجود طرق و سلاسل کو ہی دیکھ لو کوئی طریقہ اس کی آمیزش سے خالی نہیں۔ والحمدللہ علیٰ ذالک۔

(جواہر غوثیہ - صفحہ ۱۳۱ بحوالہ شمس المعارف' ملفوظات شاہ سلیمان پھلواری چشتی)

۴- شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا انہیں قتل کر دیا جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی مانند ہیں جنہوں نے فرمایا تھا کہ فمن تبعنی فانہ منی و من عصانی فانک غفور رحیم اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت نوح علیہ السلام کی مانند ہیں جنہوں نے کہا تھا لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا ○

(مدارج النبوت)

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ زہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثل ہیں۔

(ترمذی شریف)

یعنی ان انبیاء کے قدموں پر ہیں یا ان کے مشرب پر ہیں جن کی یہ مثل ہیں۔

فقیر نور محمد سروری قادری کا بیان

" مخزن الاسرار " میں فقیر نور محمد سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ باطن میں ہر سالک اور ہر ولی کا قدم کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور اس

کی ولایت اس نبی کی نبوت کے ظل اور پرتو سے ہوا کرتی ہے اور وہی اس ولی کا خاص مسلک و مشرب ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض ولی داودی مشرب ہوتے ہیں کہ وہ سرود و سماع سنتے رہتے ہیں اور اس سے ان کے سلوک میں ترقی ہوتی رہتی ہے اور بعض اولیاء اللہ صاحب روزہ و خانقاہ اہل تسخیر جن و انس صاحب رجوعات خلق شہرت پذیر مشرب سلیمانی رکھتے ہیں۔ بعض صاحب تجرید و تفرید، اہل ترک و توکل بے خانماں دن رات سیر و سفر والے عیسوی مشرب درویش ہوتے ہیں۔ غرض باطن میں بے شمار مسلک و مشرب ہیں اور ہر سالک و ہر ولی کا ایک خاص مسلک اور مخصوص مشرب کسی کے قدم پر ہوتا ہے۔ اور جو ولی اور سالک ابتدا سے جس نبی کے قدم پر ہوتا ہے اس نبی کا نور اس کا مبداء فیض ہوتا ہے اور آخر تک اس نبی کے مسلک اور مشرب پر رہتا ہے اور باطن میں اس نبی کے رنگ سے رنگا ہوا ہوتا ہے اور اس کی صفات سے متصف اور اس کے اخلاق سے متخلق ہوتا ہے اور اس نبی کا منبع انوار اس کا مرجع و معاد ہوتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت موسیٰؑ کے قدم پر ہیں

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مکتوبات کے دفتر اول مکتوب نمبر ۱۳۱ جو آپ نے خواجہ محمد ہاشم کی طرف لکھا تحریر فرماتے ہیں کہ میرا قدم حضرت موسیٰ کے قدم پر ہے۔

کسی ولی کا مشرب و قدم ناقابل تبدیل ہے

ایک دوسرے مکتوب میں جو ملا محمد صدیق کو لکھا اس میں تحریر فرماتے ہیں کہ "طالب کو ولایت موسوی سے ولایت محمدیؐ میں منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی کسی ولی کا مسلک اور مشرب ناقابل تبدیل ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کی طرف ایک نئی صفت سے متجلی ہوا اس واسطے اختلاف رنگ واقع ہوا ہے۔ ہر پھول کا رنگ اور خوشبو جدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ دو مختلف انسانوں کی طرف ایک صفت سے متجلی ہوا ہے اور نہ کسی ایک انسان کی طرف دو مختلف صفات سے ظہور فرما ہوا ہے۔ پس ہر سالک اور ولی کا مسلک و مشرب الگ الگ ہے۔ ہر مشرب کی شان اور نشان علیحدہ ہے۔ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا قدم اپنے جد پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پر ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور آفتاب عالمتاب کی طرح ذاتی ہے اور باقی تمام انبیاء کا نور مثل اقمار صفاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت ذاتی محض دیدار کے وقت جلوہ گر ہوتی ہے اور دیدار کے برداشت کی طاقت اور توفیق محض ذاتی نور کو ہو سکتی ہے۔ اقمار صفات اور نجوم اسماء آفتاب ذات کی تجلی کے وقت گم اور مفقود ہو جاتے ہیں۔ اس لیئے سوائے سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی نبی کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ذاتی اور حقیقی دنیا میں حاصل نہیں ہو سکا اور آپ کی امت کے ان اولیاء کاملین کو

آپ کے طفیل دیدار اور رویت کا مرتبہ حاصل ہوا ہے جن کا قدم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر ہے اور جو مکمل طور پر فنا فی الرسول اور بقا باالرسول ہو چکے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی فقر سے سرفراز ہو چکے ہیں۔

(مخزن الاسرار۔ صفحہ ۱۰۷)

خلاصہ مضمون

مصنف کتاب ہذا (نصیرالدین ہاشمی) عرض کرتا ہے یہ بات واضح رہے کہ کسی صحابی کا کسی ولی سے موازنہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہاں صحابہ کا آپس میں فرق مراتب اور اس طرح اولیاء کا آپس میں فرق مراتب عیاں ہے۔ اس ولی کا مرتبہ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشرب و قدم پر ہے اس سے بڑھ کر ہے جو کسی اور نبی کے مشرب و قدم پر ہے۔ البتہ یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ کوئی ولی اگر سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشرب و قدم پر ہے تو وہ اس صحابی سے مرتبے میں بڑھ کر ہے جو کسی اور نبی کے مشرب و قدم پر ہے۔

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے قصیدہ غوثیہ میں فرمایا ہے ؎

و کل ولی له قدم و انی
علٰی قدم النبی بدر الکمال

(ترجمہ) یعنی ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور بیشک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر ہوں۔ جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں۔

پس ان اولیاء کی فضیلت جو سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدم پر ہیں ان اولیاء پر ظاہر و عیاں ہے جو دیگر انبیاء کرام کے قدموں پر ہیں۔ یونہی جو اولیاء سیدعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدم مبارک پر ہیں ان میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ سیدعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مرتبہ دیگر انبیاء پر۔ پس آپ کا مرتبہ ان اولیاء پر جو دیگر انبیاء کے قدموں پر ہیں بدرجہ کمال اعلیٰ ہے۔ لہٰذا آپ تمام اولیاء کے شہنشاہ ہوئے جیسا کہ سیدعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام انبیاء کے شہنشاہ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے ؎

غوث اعظم درمیان اولیاء
چون محمد ﷺ درمیان انبیاء

ایک اور شعر میں فرمایا ؎

اوست در جملہ اولیاء ممتاز
چون محمد ﷺ در انبیاء ممتاز

چھٹی فصل

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر فضائل کے بیان میں

ا۔ مقام محمود میں جگہ عطا ہونا

جب بروز میثاق صفوف ارواح انبیائے کرام و اولیائے عظام اور جمیع خاص و عام تین صفوں میں اس طرح مرتب ہوئیں کہ صف اول میں انبیاء و مرسلین، صف دوم میں اولیائے کاملین، صف سوئم میں عامہ مخلوقین۔ اس وقت روح پرفتوح حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی کی بمقتضائے شرافت ابدی و نجابت سرمدی اور بلندی حوصلہ کے صف دوم میں سے منتقل ہو کر بار بار صف اول میں جا کھڑی ہوتی تھی اور کارکنان قضا و قدر صف اول سے لا کر صف دوم میں کھڑی کرتے تھے مگر وہ اس میں قرار نہ پکڑتی تھی آخرکار ملائکہ نے اس کیفیت کو جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور عرض کیا، آپ نے تبسم فرما کر اس روح مطہر کو صف دوم میں درمیان صدیقین و محبوبین کے داخل کیا اور فرمایا اے لخت جگر نور بصر آج تیری جگہ بحکم خدا صف اولیاء میں مقرر ہے کل قیامت کے دن تیری جگہ مقام محمود میں خاص میرے قرب میں ہو گی۔

(مسالک السالکین۔ صفحہ ۳۳۸)

۲- عرش پر پرواز

منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں سدرۃ المنتہی سے متصل ایک بارگاہ عالی دیکھی کہ لا تدرکہ الابصار سے آراستہ اور تجلیات قدس سے پیراستہ تھی۔ اس میں دو مرغ خوش پیکر ایک سبز اور دوسرا سفید موجود تھے۔ مرغ سبز پرواز کر کے عرش پر جاتا اور پھر اپنے مقام پر واپس آجاتا تھا۔ میں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ یہ دونوں مرغ کون ہیں۔ ارشاد ہوا کہ مرغ سفید بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور مرغ سبز سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہے اور ان دونوں کا ظہور آپ کی امت میں ہو گا۔

(مسالک السالکین - صفحہ ۳۴۸)

۳- مقام عاشقی و معشوقی کا عطا ہونا

"مسالک السالکین" میں "مناقب غوثیہ" کے حوالے سے لکھا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ایام طفولیت میں ہاتف غیبی کی آواز سنی کہ اے عبدالقادر! مقام عاشقی و معشوقی میں سے جو تجھے مرغوب ہو اس کی درخواست کر۔ آپ نے اس حال کو اپنی والدہ ماجدہ پر ظاہر کیا۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا تو مقام معشوقی کی درخواست کر۔ آپ نے عرض کیا اے والدہ ماجدہ مہربان بندے کی کیا مجال کہ ایسی نعمت اور دولت کبریٰ کی طلب میں جسارت کرے جو کچھ وہ دے اس کی عین عنایت ہے۔ بندے کو سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہیں۔ یہ تقریر دلپذیر آپ کی والدہ کو بہت پسند آئی اور

فرمانے لگیں اے فرزند ارجمند عجب نہیں کہ تجھے دونوں نعمتیں عطا ہوں۔
پس ندا آئی کہ ہم نے تجھے دونوں نعمتیں عطا فرمائیں۔
(مسالک السالکین ۔ صفحہ ۳۳۹)

۴۔ مرتبہ قادریت کا عطا ہونا

منقول ہے کہ فرمایا سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے کہ میں نے
ایک بار عالم مراقبہ میں اپنے پروردگار کو دیکھا ارشاد ہوا اے محبوب مرغوب
تجھ کو جو مرتبہ مطلوب ہو اس کی درخواست کر۔ میں نے عرض کیا یا الٰہی جو
مرتبے اعلیٰ و افضل تھے وہ مجھ سے پہلے تقسیم ہو گئے۔ نبوت سرور انبیاء کو'
ولایت شیر خدا کو' شہادت سیدالشہداء کو۔ اب کونسا مرتبہ باقی ہے جس کی
درخواست کروں۔ ارشاد ہوا ہم نے مرتبہ قادریت تجھ کو عنایت کیا اور تمام
عالم پر متصرف بنایا اور تمام عارفان و سالکان اور واصلان و محبان کا تجھے شہنشاہ
بنایا۔
(مسالک السالکین ۔ صفحہ ۳۳۹)

۵۔ خلعت غوثیہ کا عطا ہونا

منقول ہے کہ فرمایا سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے کہ میں نے
ایک شب عالم خواب میں دیکھا کہ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم تخت مرصع پر
سوار تشریف لائے اور مجھے نہایت الفت و محبت سے اپنے پاس بٹھایا اور میری
پیشانی پر بوسہ دیا اور جسم اطہر سے پیراہن مبارک اتار کر مجھ کو پہنایا اور فرمایا
کہ یہ خلعت غوثیہ ہے اقطاب پر' ابدال پر اور اوتاد پر۔
(مسالک السالکین ۔ صفحہ ۳۳۹)

۶- قوت غوثیہ کا مقام

شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت قطب عالم غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا مقام مع اللہ ' فی اللہ اور باللہ تھا جس کے آگے بڑی بڑی قوتیں بیکار تھیں۔ حضرت محبوب سبحانی اولیائے متقدمین سے سبقت لے کر ایسے مقام پر پہنچے جہاں تنزل ممکن نہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی تحقیق و تدقیق کے باعث آپ کو ایک بڑے مقام پر پہنچا دیا۔

(مسالک السالکین ۔ صفحہ ۳۴۱)

۷- سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خضرؑ

منقول ہے کہ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک چند قدم ہوا میں اڑ کر فرمایا کہ اے اسرائیلی ٹھہر جا اور محمدیؐ کی بات سنتا جا۔ جب آپ اپنی جگہ واپس تشریف لائے تو لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ابوالعباس خضرؑ ہماری مجلس سے تیزی سے گزر رہے تھے تو میں نے ان کو آواز دی کہ محمدیؐ کا وعظ بھی سنتے جائیں۔ اس کے بعد حضرت خضرؑ کی یہ کیفیت ہو گئی تھی کہ جس ولی سے بھی ملاقات ہوتی تو آپ اس سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہونے اور وعظ سننے کی نصیحت فرماتے اور یہ بھی فرماتے کہ جو کوئی اپنی کامیابی دین اور دنیا میں چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس وعظ میں ہمیشہ شریک ہو۔

(اخبار الاخیار ۔ صفحہ ۳۹)

منقول ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے پاس (تکمیل مجاہدات کے بعد) ابوالعباس خضرؑ آئے تاکہ میرا امتحان لیں جس طرح دیگر اولیائے کرام کا امتحان لیا کرتے تھے۔ اس بات کو مجھ پر منکشف کر دیا گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہ رہ سکیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ آپ اسرائیلی ہیں اور میں محمدیؐ ہوں۔ اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہیں تو میں بھی حاضر ہوں آپ بھی موجود اور یہ معرفت کی گیند ہے اور یہ میدان۔

(قلائد الجواہر۔ صفحہ ۴۷)

شیخ ابو محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے ابوالعباس خضرؑ سے سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا وہ اس وقت کے فرد احباب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کبھی کسی ولی کو مرتبہ عالی عطا نہیں فرماتا جب تک آنجناب رحمۃ اللہ علیہ کو منظور نہ ہو۔ کسی مقرب ولی اللہ کو اس وقت تک بزرگی نہیں دی جاسکتی جب تک وہ آپ کی بزرگی کا اعتراف نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس وقت تک ولی نہیں بناتا جب تک اس کے سینے میں غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کا ادب بدرجہ اتم موجود نہ ہو۔

شیخ ابومدین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ تین سال ہوئے میں حضرت خضرؑ سے ملا تھا۔ میں نے ان سے مشرق و مغرب کے مشائخ کے متعلق پوچھا اور سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق بھی دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ صدیقوں کے امام، عارفوں پر حجت اور معرفت کی روح ہیں۔

آپ کی شان اولیاء اللہ میں عجیب ہے۔ آپ میں اور خلق میں سوائے نفس واحد کے کوئی چیز مشترک نہیں اور تمام اولیاء کے مراتب اس نفس سے وراء ہیں اور میں اولیاء کے مراتب آپ ہی کے اشارے سے تصدیق کرتا ہوں۔ شیخ ابومدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضرؑ کو آپ کے سوا کسی کے حق میں ایسے کلمات کہتے ہوئے نہیں سنا۔

(حیات المعظم۔ صفحہ ۱۱۸)

۸۔ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ

منقول ہے کہ جب ندائے منادی غیب عالم ارواح میں پہنچی تو سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی روح پاک نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ اے احکم الحاکمین تیرا فرمان واجب ہے مگر سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو بایزید پر کونسی فضیلت اور ترجیح ہے۔ ارشاد ہوا کہ دو فضیلتیں ہیں ایک یہ کہ وہ فرزند دلبند سرورعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے دوسرے یہ کہ تو فارغ مشغول ہے اور وہ مشغول فارغ اور تو عاشق ہے اور وہ معشوق ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت سلطان العارفین نے گردن جھکا دی اور کہا سمعنا و اطعنا یعنی ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

(مسالک السالکین۔ صفحہ ۳۴۱)

۹۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب واقعہ

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سبحان اللہ قطب الاقطاب (سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ) کی شان مبارک کا کیا کہنا۔ حضرت شیخ

عبدالحق محدث دہلوی جو جید عالم بھی تھے جب انہوں نے کتاب "فتوح الغیب" تالیف محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح لکھنے کا مصمم ارادہ کیا تو ان کے دل میں ایسی دہشت پیدا ہوئی کہ قلم اٹھانے کی جرات نہ رہی تاآنکہ پاپیادہ لاہور حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس غرض کے لیئے حاضر ہوئے کہ وہ برزخی طور پر جناب سلطان اولیاء و جان اصفیا سے شرح لکھنے کی اجازت طلب فرما کر انہیں سرفراز فرما دیں۔ چونکہ شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ محبت اور تعلق برزخی میں یگانہ اور وحید الدہر گزرے ہیں انہوں نے اجازت حاصل کر کے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو مشرف فرمایا۔

(ملفوظات مہریہ ۔ صفحہ ۱۰۵)

۱۰۔ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ اولیائے متقدمین اور سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے پیران عظام میں سے ہیں۔ شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ میں آنحضرت (سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ) کے ہمراہ خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیئے گیا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا السلام علیک یا شیخ معروف عبرتنا بلدرجة یعنی اے شیخ معروف آپ ہم سے ایک درجہ بڑھے ہوئے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد پھر ان کی زیارت کے لیئے گئے اور میں بھی ہمراہ تھا' پھر فرمایا السلام علیک یا شیخ معروف غیرناک بلدرجتین یعنی اے شیخ معروف ہم آپ سے

دو درجے بڑھ گئے ہیں۔ قبر سے آواز آئی علیک السلام یا سید اھل زمان یعنی سلام ہو آپ پر اے زمانے کے سردار۔

(تحفۃ القادریہ ۔ صفحہ ۵۵)

۱۱۔ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ حماد وباس رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالقادر بن عبداللہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہم شیخ حماد وباس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھے تھے اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ بھی اس جگہ تشریف رکھتے تھے۔ آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عظیم کلام فرمایا۔ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت ملائمت سے کہا کہ اے عبدالقادر ! آپ نے عظیم اور عجیب کلام کیا۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں حق تعالیٰ نے آپ سے مکر نہ کیا ہو۔ تو آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کے سینے پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا آپ دل کی آنکھ سے دیکھیں کہ میرے ہاتھ پر کیا لکھا ہوا ہے۔ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ شیخ عبدالقادر نے اللہ تعالیٰ سے ستر (۷۰) بار عہد لیا ہے کہ وہ آپ سے مکر نہیں کرے گا۔ (یعنی راندۂ درگاہ نہیں کرے گا) اور پھر فرمایا اب کوئی خوف نہیں' یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(تحفۃ القادریہ ۔ صفحہ ۶۰)

شیخ ابوالنجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے شیخ حماد وباس رحمۃ اللہ علیہ کی بابت خبر دی کہ لوگ ان کے پاس سے رات کے وقت شہد کی مکھی کی سی آواز سنا کرتے تھے اس بات کا ذکر کسی نے

حضرت شیخ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں کیا مگر ابھی آپ کی شہرت نہ ہوئی تھی۔ ایک دفعہ آپ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور اس بارے دریافت کیا۔ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے بارہ ہزار مرید ہیں میں ہر رات ان کو یاد کرتا ہوں اور ان کی حاجتیں اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں اور جو کوئی ان سے گناہ میں مبتلا ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ اسے اسی مہینے میں توبہ نصیب کرے یا اس دنیا سے اٹھا لے تاکہ دیر تک گناہوں میں مبتلا نہ رہے۔ پس شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ مجھ کو اپنی بارگاہ میں مرتبہ دے تو میں اس بات کی درخواست کروں کہ میرے مرید قیامت تک بغیر توبہ کے نہ مریں اور میں اس بات میں ان کا ضامن ہوں گا۔ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا مشاہدہ کرایا ہے۔ (جو بات آپ نے کہی)

(تحفۃ القادریہ۔ صفحہ ۴۰)

۱۲۔ آپ کو دیکھنے والے کیلئے خوشخبری

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ سہروردیہ کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ آپ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی تمام عبادتوں میں اور جملہ طاعتوں اور کل نیک عملوں میں سے ایک چیز پر بڑا بھاری بھروسہ اور اعتماد ہے کہ وہ انشاء اللہ میری اخروی نجات کا باعث بن جائے گی اور وہ بات یہ ہے کہ حضرت پیر محبوب سبحانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس شخص کے لیئے

(ایمان کی) خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور آپ کی خدمت میں رہا ہوں اور میرے شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی میں حضرت پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا۔ لہٰذا میں حضور کے فرمان حق ترجمان کی بشارت میں شامل ہوں اور انشاء اللہ زمرۂ اہل طوبیٰ میں شامل ہوں۔

(مخزن الاسرار ۔ صفحہ ۱۶۱)

۱۳۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کیمیا اثر

شیخ نجم الدین تفلیسی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اپنے پیرو مرشد شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ نے مجھے چالیس روز کے چلے اور خلوت میں بٹھایا۔ خلوت کی آخری رات میں نے واقعہ میں دیکھا کہ میرے شیخ ایک اونچے پہاڑ پر بیٹھے ہیں اور آپ کے پاس جواہرات کے انبار اور ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور اس پہاڑ کے نیچے سے لوگ آپ کے پاس آرہے ہیں اور آپ کے پاس ایک پیمانہ ہے جس سے آپ بھر بھر کر آنے والے لوگوں کو جواہرات تقسیم کر رہے ہیں اور وہ جواہرات کے ڈھیر ختم ہونے میں نہیں آتے۔ پھر میں آخری رات خلوت سے نکل کر آپ کی خدمت میں آیا کہ آپ کو اس واقعے کی اطلاع دوں۔ تو آپ نے میری زبان کھولنے سے

پیشتر فرمایا کہ اے نجم الدین جو سب کچھ تم نے رات کو دیکھا اور ان کے علاوہ اور بھی اس قسم کی بیشمار نعمتیں ہیں وہ ہمیں اپنے شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک نظر کیمیا اثر سے حاصل ہوئی ہیں۔

(مخزن الاسرار ۔ صفحہ ۱۶۰)

۱۴۔ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کا آپ کی تعریف بیان کرنا

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "اخبار الاخیار" میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو مخلوق کے سامنے ظاہر فرمایا، آپ کی مقبولیت تامہ عوام و خواص کے قلوب میں ڈال دی اور آپ کو قطبیت کبریٰ اور ولایت عظیمہ کا مرتبہ عطا فرمایا حتیٰ کہ چہار دانگ عالم کے تمام فقہا، علماء، طلباء اور فقراء کی توجہ آپ کے آستانے کی طرف ہو گئی۔ حکمت اور دانائی کے چشمے آپ کی زبان سے جاری ہو گئے اور عالم ملکوت سے عالم دنیا تک آپ کے کمال و جلال کا شہرہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے علامات قدرت و امارت دلائل خصوصیت اور براہین کرامت آفتاب نصف النہار سے زیادہ واضح اور ظاہر فرمائے اور بخشش کے خزانوں کی کنجیاں اور تصرفات وجود کی لگامیں آپ کے قبضہ اقتدار اور دست اختیار کے سپرد فرما دیں۔ تمام مخلوق کے دلوں کو آپ کی عظمت و ہیبت کے سامنے سرنگوں کر دیا اور اس وقت کے تمام اولیاء کو آپ کے سایہ قدم اور دائرۂ حکم میں دے دیا کیونکہ آپ منجانب اللہ اس پر مامور تھے جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں۔ قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ یعنی میرا قدم ہر ولی کی گردن پر

ہے۔ اور تمام اولیاء حاضر و غائب' قریب و بعید اور ظاہر و باطن سب کے سب آپ کے مطیع و فرمانبردار اس وجہ سے ہو گئے کہ انہیں راندہ درگاہ ہونے کا خوف اور زیادتی مراتب کا شوق اس پر مجبور کرتا تھا۔ چنانچہ آپ کی ذات گرامی قطب وقت' سلطان الوجود' امام الصدیقین' حجتہ العارفین' روح معرفت قلب حقیقت' خلیفتہ اللہ فی الارض' وارث کتاب' نائب رسول' سلطان الطریق اور متصرف فی الوجود تھی۔

وہ مشائخ و اقطاب وقت بلکہ بعض مشائخ متقدمین جنھوں نے کشف و الہام کے ذریعے آپ کے وجود مبارک کی خبر دی وہ بھی آپ کی تعظیم و تکریم بلندی مرتبہ عظمت شان کے معترف ہونے کے ساتھ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری اور آپ کے قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ کی سچائی کا یقین کرنے اور آپ کو منجانب اللہ مامور سمجھنے میں اتنا آگے تھے جس سے زیادہ کا تصور ممکن نہیں۔

(اخبار الاخیار۔ صفحہ ۴۴' ۴۵)

۱۵۔ آپ کا کمال اتباع نبوی ﷺ

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے اس قول کی تفسیر میں کہ خضنا فی بحر لم یقف علی ساحلہ الانبیاء "ہم نے اس دریا میں غوطہ لگایا جس کے کنارے پر انبیاء علیہم السلام کو کھڑا ہونا نصیب نہ ہوا۔" فرمایا کہ کتب عقائد میں مذکور ہے ولا یبلغ ولی درجۃ الانبیاء قط "کوئی ولی نبی کے درجے کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔" آپ کا قول اس کے منافی نہیں۔ بلکہ اس کا معنی یہ

ہے کہ ہم کو اتباع ذات محمدی ﷺ حاصل ہونے کا شرف مزید عنایت ہوا ہے جو انبیاء علیہم السلام کو نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کو اپنی اپنی شرع کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے اور اس شرع کے مطابق منکرات کے قلع قمع ہی میں مصروف رہے۔ ذات محمدی ﷺ کی اتباع کا شرف صرف ہمیں ہی حاصل ہے۔ یہاں وہم پیدا ہوتا ہے کہ لفظ انبیاء میں آنے والے نبی یعنی مسیح علیہ السلام بھی شامل ہیں جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع سے مشرف ہوں گے۔ لہٰذا توجیہ مذکور درست نہ ہوئی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت سیدنا و سندنا غوث صمدانی محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے اس قول میں آنے والے متبع نبی کو جو آخرزمان میں بہ صورت افراد امت محمدی ﷺ نزول فرمائیں گے شامل نہیں کیا کیونکہ لم یقف بہ صیغہ ماضی انکار فرمایا ہے۔ نہ انکار مستقبل جس کا معنی یہ ہوگا کہ زمانہ گذشتہ میں کوئی نبی اس بحر اتباع محمدی ﷺ سے مشرف نہیں ہو سکا۔ لہٰذا حضرت مسیحؑ کا بعد میں مشرف ہونا اس ارشاد گرامی کے منافی نہیں۔

(ملفوظات مہریہ - صفحہ ۱۰۶)

۱۶- مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی ترقی کا راز

حضرت مجدد الف ثانی شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے قطب ارشاد کی خلعت سے نوازا گیا تھا اور مقام قطبیت سرور دین و دنیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نوازش خصوصی سے ملا تھا۔ مجھے اس منصب پر صرف حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ لطف وکرم سے پہنچایا گیا تھا۔ کچھ

عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کی عنایات کی مزید توجہ ہوئی اور مجھے اس مقام سے بھی فوقیت دی گئی اور مقام اصل ممتزج پر پہنچا دیا گیا۔ یہاں آ کر فنا و بقا کی دولت میسر آئی جس طرح مجھے سابقہ مقامات سے اٹھا کر ان مقامات اصل پر ترقی دے کر اصل الاصل کے بلند منصب پر فائز کیا گیا تھا اس منصب پر پہنچنے کے لیئے مجھے حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کی روحانیت نے بڑا سہارا دیا اور ان کی قوت تصرف نے ان تمام مقامات سے گزار کر اصل الاصل کے منصب پر پہنچا دیا۔ پھر مجھے دنیا کی طرف واپس کر دیا گیا جس طرح مجھے مختلف مقامات پر فائز کرنے کے بعد ایک اہم کام کے لیئے واپس بھیجا جاتا رہا۔

(مبدء و معاد۔ صفحہ ۱۷)

۱۷۔ طالبوں کو واصل باللہ اور مجلس محمدیؐ میں داخل کرنا

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیر و مرشد ایسا ہونا چاہیئے جیسے کہ میرے پیر شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے ہزارہا طالبوں اور مریدوں کو ایک ہی نظر میں ۔بعضوں کو غرق معرفت الااللہ کر دیا اور ۔بعضوں کو مشرف حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کر دیا۔ ایسا گنج بخش پیر ہونا چاہیئے جو بے رنج ایک ہی نظر سے ذکراللہ سے نفس کو چاک اور روح کو پاک کر دے۔ موافق رحمٰن ہو اور مخالف شیطان ہو۔ اگر کسی کو مشکل پیش آئے تو شیخ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ کی طرف رجوع کرے اور کہے "احضروا یا مالک الارواح المقدس والحی الحق شاہ عبدالقادر جیلانی حاضر شود" اور تین بار کلمہ طیبہ کی ضرب دل پر لگائے تو اسی دم حضرت پیر صاحب

حاضر ہو کر کام کو سرانجام فرمائیں گے۔ قدرت سبحانی محبوب ربانی حضرت پیر دستگیر شاہ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پانچ ہزار طالبوں اور مریدوں کو ہر روز یعنی تین ہزار کو معرفت و مشاہدے میں اور روحانیت الااللہ میں غرق کرتے ہیں اور دو ہزار کو مجلس محمدی ﷺ میں داخلے کا شرف عطا کرتے ہیں۔

(شمس العارفین۔ مصنف حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ ۴)

۱۸۔ قطبیت کبریٰ

اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک طریقہ نبوت ہے اور اس طریقے سے انبیاء بغیر کسی وسیلے کے اللہ تعالیٰ کو پہنچ جاتے ہیں اور یہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات گرامی پر ختم ہو چکا ہے اور دوسرا طریقہ ولایت ہے اور اس طریقے پر چلنے والے اللہ تعالیٰ کو بالواسطہ پہنچتے ہیں اور یہ اقطاب و اوتاد، ابدال، نجباء اور عامتہ الاولیاء ہیں اور اس طریقے میں واسطہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور یہ منصب عالی آپ کی ذات گرامی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں قدم نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر انور پر ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ و امام حسین رضی اللہ عنہ بھی اس مقام میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پیدا ہونے سے قبل بھی یہ مقام حاصل تھا جیسا کہ بعد میں حاصل ہوا۔ اور جس شخص کو یہ فیض پہنچتا ہے انہی کی وساطت سے پہنچتا ہے کیونکہ اس طریقے کا مبداء و منتہا اور اس مقام کے دائرے کا مرکز ان کے ساتھ متعلق ہے۔ اور جب حضرت

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو یہ منصب حسنین کریمین کے حوالے کر دیا گیا۔ ان کے بعد ترتیب وار اماموں کو یہ منصب ملتا رہا۔ ائمہ کرام میں سے ہر ایک کے زمانے میں لوگوں کو ان کی وساطت سے فیوض پہنچتے رہے اور یہ ان کے لیئے ملجا و ماویٰ بنے رہے اور جب سلطان الاولیاء برہان الاصفیاء غوث الارض و السماء غوث الکل محی الدین ابی محمد سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی باری آئی تو یہ منصب آپ کے حوالے کر دیا گیا اور آپ کے علاوہ کسی کو یہ منصب عالی نہیں ملا۔ اور اقطاب، نجباء اولیاء کو آپ کے زمانے میں بھی آپ کی وساطت سے فیض پہنچتا رہا اور ہمیشہ آپ ہی کی وساطت سے یہ فیض پہنچتا رہے گا اور آپ نے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے ۔

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابدًا علی افق العلی لاتغرب

(ترجمہ) یعنی ہمارے اگلوں کے سورج ڈوب چکے ہیں لیکن ہمارا سورج ہمیشہ ہمیشہ بلندی کے آسمان پر رہے گا غروب نہیں ہو گا۔

(تفریح الخاطر۔ صفحہ ۶۵ بحوالہ مکتوبات شریف شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ)

پس معلوم ہوا کہ بارھویں امام کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد یہ منصب سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو عطا کر دیا گیا لہٰذا آپ کو یہ مقام آپ کی پیدائش سے قبل حاصل تھا (جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حاصل تھا) کیونکہ صحابہ اور ائمہ کے استثناء کے ساتھ آپ کی ذات اقدس مرکز دائرۂ اولیائے اولین و آخرین ہے۔

۱۹۔ قطب الارشاد دائمی

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ "تفسیر مظہری" میں آیت کریمہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ "چونکہ وہ ولایت میں قطب الارشاد ہیں ان سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر ان کے بیٹوں (حسنین کریمین) سے امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ تک اور (سلسلہ قطب الارشاد کے) آخری فرد حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ اولین و آخرین میں سے کوئی ایک فرد بھی ان (قطب الارشاد) کے واسطے کے بغیر مقام ولایت تک نہیں پہنچا۔ جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔"

اسی طرح آیت کریمہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "میں کہتا ہوں کہ گذشتہ اقوام سے زیادہ اس امت کے مبلغین و مرشدین کی ہدایت میں اثر ہے کہ لوگوں کو کھینچ کر خدا کی طرف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب الارشاد اور شاہ ولایت تھے۔

گذشتہ امتوں میں سے کوئی بھی شخص آپ کی روحانی وساطت کے بغیر درجہ ولایت تک نہیں پہنچ سکا۔ پھر آپ کی اولاد میں سے ائمہ کرام اس منصب پر فائز ہوئے جن کا سلسلہ امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ تک مسلسل پہنچا اس لیئے حضرت شیخ نے فرمایا و وقتی قبل قلبی قد صفالی "آپ اس منصب پر قیامت تک فائز رہیں

گے " اس لیئے آپ نے فرمایا ۔

افلت شموس الاولین و شمسنا
أبداً علیٰ افق العلیٰ لاتغرب

(ترجمہ) یعنی ہمارے اگلوں کے سورج ڈوب چکے ہیں لیکن ہمارا سورج ہمیشہ ہمیشہ بلندی کے آسمان پر رہے گا غروب نہیں ہو گا۔

اسی طرح آیت کریمہ کیف تکفرون و انتم تتلی علیکم آیات اللہ و فیکم رسولہ' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ائمہ اہل بیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں " رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اہل بیت کو پکڑے رہنے کا اس لیئے مشورہ دیا کہ اہل بیت ہی ولایت کے سلسلے میں راہنمائی کے قطب ہیں۔ اگلوں اور پچھلوں میں سے کوئی بھی ان کے وسیلے کے بغیر درجہ ولایت تک نہیں پہنچ سکتا۔ ان میں سے اول نمبر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں پھر آپ کے صاحبزادگان ہیں یہ سلسلہ امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ تک آتا ہے اور آخری نمبر حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔"

(جواہر غوثیہ ۔ صفحہ نمبر ۱۵۴ تا ۱۵۶ بحوالہ تفسیر مظہری جلد ۲)

۲۰ ۔ مظہر ذات الٰہی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب " ہمعات " میں فرمایا ہے کہ اولیائے امت اور ارباب سلاسل میں سے راہ جذب کی تکمیل

کے بعد جو نسبت اویسیہ کی طرف زیادہ مائل اور اس مرتبے پر بدرجہ اتم فائز ہوئے ہیں وہ حضرت سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ اسی لیئے مشائخ نے کہا ہے کہ وہ اپنی قبر شریف میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔ آپ اپنی کتاب "تفہیمات" میں لکھتے ہیں کہ سلسلہ قادریہ، نقشبندیہ اور چشتیہ کی الگ الگ خاصیت سمجھی گئی ہے۔ سلسلہ قادریہ میں اگرچہ تعلیم بظاہر شیخ ہی سے ہوتی ہے تاہم یہ سلسلہ طریقہ اویسیہ روحانیہ کا مظہر ہے اس سلسلے میں مشائخ کے ساتھ تعلق اور مشائخ کی توجہ طالب کی طرف اس قدر ہوتی ہے کہ دوسرے سلاسل میں نہیں پائی جاتی اور یہ امر ظاہر و عیاں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو عالم میں اثر و نفوذ کا ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اس لیئے انہیں وصال کے بعد ملا اعلیٰ کی ہیئت حاصل ہو گئی ہے اور ان میں وہ وجود منعکس ہو گیا ہے جو تمام عالم میں جاری و ساری ہے۔ لہٰذا ان کے طریقہ (سلسلہ قادریہ) میں بھی ایک خاص روح اور زندگی پیدا ہو گئی ہے۔ (ہمعات)

۲۱۔ مظہر ذات مصطفائی

ایک مرتبہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے سیدنا شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب قضائے حاجت کو بیٹھتے تھے تو فضلات کو زمین نگل جاتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک عطر کی طرح خوشبودار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکھی نہ بیٹھتی تھی۔ یہ چیزیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ

خاص تھیں لیکن ہم یہ خصوصیات آپ میں بھی دیکھتے ہیں تو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبدالقادر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات میں فنا ہو کر بقا بالنبیؐ کا مرتبہ حاصل کر چکا ہے۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی وجود ہے عبدالقادر کا نہیں۔ اس طرح پھر سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بادل سایہ کیئے رہتے تھے تو آپ پر سایہ کرنے میں کونسی چیز مانع ہے۔ فرمایا میں نے خود ترک کیا ہوا ہے تاکہ لوگ نبی گمان نہ کرنے لگ جائیں۔

(تفریح الخاطر۔ صفحہ ۸۰)

۲۲۔ آپ کی روح کی لطافت

"ملفوظات مہریہ" کے ملفوظ نمبر ۸۵ میں حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو لطافت دوسرے اولیاء اللہ کی ارواح کو حاصل ہے وہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے بدن مبارک کو حاصل ہے گویا آپ کا بدن مبارک دوسروں کی روحوں کے مرتبے میں ہے۔

(ملفوظات مہریہ)

۲۳۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ وراء الوراء

قاضی شہاب الدین جونپوری رحمۃ اللہ علیہ ملفوظ قطب الابرار حضرت شاہ بدیع الدین مدار میں لکھتے ہیں کہ بعد صحابہ کرام اور ائمہ عظام کے کوئی قطب یا ولی سوائے حضرت قطب العالم غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ

وراء الوراء کو نہیں پہنچا اور وراء الوراء وہ مرتبہ عالی ہے کہ ولایت میں اس سے بالا کوئی مرتبہ نہیں ہے اور حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ اس مرتبہ عالی میں مثل شہنشاہ کے ہیں۔ مثل ان کے کوئی ولی آج تک نہ پیدا ہوا اور نہ قیامت تک ہو گا۔

(شریف التواریخ۔ صفحہ ٦٦٦)

٢٤۔ ولایت کی مہر

"رسالتہ الاولیاء" میں ہے کہ جب کوئی شخص منصب ولایت پر منسوب ہوتا ہے تو پہلے بحکم ایزدی حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر کیا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیج دیتے ہیں۔ آپ اس کو اگر لائق ولائیت پاتے ہیں تو اس کا نام دفتر اولیاء میں درج کرتے ہیں اور یہ دستور آپ کے عہد غوثیت مہد سے جاری ہے اور تاقیامت جاری رہے گا۔

(شریف التواریخ۔ صفحہ ٦٦٦)

٢٥۔ تصرف بعد از وصال

حضرت شیخ ابوالبرکات بن صخر بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اولیائے زمانہ میں سے ہر ایک کے ساتھ اس بات کا عہد تھا کہ وہ ظاہر یا باطن میں بغیر اجازت آپ کے کچھ تصرف نہ کر سکیں گے۔ آپ کو حضرت قدس میں ہمکلام ہونے کا مرتبہ حاصل تھا۔ آپ ان اولیائے کرام میں سے ہیں جن کو حیات و ممات دونوں میں تصرف تام حاصل ہے۔ مؤلف کتاب "شریف

التواریخ": اس کے فائدے میں میں لکھتے ہیں کہ جماہیر علماء و فقراء اس بات پر متفق ہیں کہ جو اولیاء اللہ صاحب تصرف تام ہوئے ہیں ان سے تصرفات و خوارق عادات جس طرح کہ زندگی میں صادر ہوتے ہیں اسی طرح بعد وفات کے بھی ظہور میں آتے ہیں۔

(شریف التواریخ)

۲۶- ہر شئے پر غالب و متصرف ہونا

" فتاویٰ مہریہ " میں حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رئیس المکاشفین شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ (محی الدین ابن عربی) " فتوحات " کے باب ۷۳ میں بعد ذکر اقسام اولیاء اللہ لکھتے ہیں کہ اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہ تعالیٰ کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے اور پر زور دعاوی کرتا ہے مگر اس کا دعویٰ اور اس کا بول بالا سچا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی حکم اس کا بھی عدل و انصاف سے ہوتا ہے اس مقام کے صاحب بغداد میں عالی جناب شیخ عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ گویا اس آیت وھوالقاھر فوق عبادہ کا مظہر تھے۔ اس باب ۷۳ میں لکھتے ہیں کہ محمد اوانی المعروف بہ ابن قائد افراد میں سے تھے۔ اولیاء افراد وہ ہوتے ہیں کہ جو خضرؑ کی طرح دائرہ قطب سے خارج ہوں۔ عالی جناب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ محمد اوانی مذکور کے بارے میں فرمایا کرتے تھے یہ اولیاء افراد سے ہے اور یہ محمد اوانی غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب اور خدام سے تھے۔

(فتاویٰ مہریہ - صفحہ ۴۷)

۲۷۔ حضرت ابوالوفا کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرنا

شیخ ابوالحسن علی الہیتی رحمۃ اللہ علیہ اور ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دن تاج العارفین ابوالوفا رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ان کی مجلس وعظ میں آئے اور اس وقت وہ جوان تھے اور اول اول بغداد میں آئے تھے۔ تاج العارفین ابوالوفاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس جوان کو مجلس سے باہر لے جاؤ اور وعظ میں مشغول ہو گئے۔ سیدنا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ پھر تشریف لائے تو تاج العارفین نے منبر سے اتر کر آپ کو گلے لگایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دے کر فرمایا کہ لوگو! خدا کے ولی کے لیئے اٹھو۔ میں نے اس جوان کو باہر جانے کا حکم دیا تھا تو اس سے اس کی اہانت مقصود نہ تھی بلکہ میری مراد یہ تھی کہ تم اس سے واقف ہو جاؤ۔ اور مجھے اپنے معبود کی عزت کی قسم ہے کہ میں اس کے سر پر ایک ایسا نور دیکھتا ہوں جس کی شعاعیں مشرق اور مغرب سے بھی گزر گئی ہیں۔ اس کے بعد فرمایا اے عبدالقادر! آج ہمارا وقت ہے پھر تمہارا وقت ہو گا اور ہر ایک مرغ آواز دے کر چپ ہو جاتا ہے مگر تمہارا مرغ قیامت تک آواز دیتا رہے گا۔ اتنا کہہ کر اپنا پیالہ اور پیراہن اور تسبیح اور عصا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو دیا اور جب مجلس ختم ہوئی تو منبر سے اتر کر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اے شیخ عبدالقادر! تم پر ایک وقت آئے گا اس وقت مجھے یاد رکھنا اور اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ اس بوڑھے کو فراموش نہ کرنا۔

(تحفۃ القادریہ ۔ صفحہ ۶۲)

۲۸۔ حنبلی مذہب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض

"تفریح الخاطر" میں ہے کہ ایک رات سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا کہ سیدؑعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رونق افروز ہیں اور آپ ﷺ کے پاس امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی داڑھی پکڑے کھڑے ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے بیٹے محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایئے کہ اس بوڑھے کی حمایت کرے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا اے عبدالقادر! ان کی درخواست پوری کرو۔ تب آپ نے ارشاد نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے ان کی التماس قبول فرمائی اور فجر کی نماز حنبلی مصلے پر پڑھائی۔ ایک مرتبہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر گئے تو امام صاحب قبر انور سے نکلے اور ایک قمیص عنایت کی اور آپ سے معانقہ کیا اور فرمایا اے عبدالقادر! بیشک میں علم شریعت و حقیقت علم حال اور فعل میں تم سے احتیاج رکھتا ہوں۔

۲۹۔ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابراہیم بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ منصور نے اپنی حیثیت سے بلند دعویٰ کیا اور اپنی طاقت سے اونچی اڑان کی جس کے نتیجہ میں شریعت کی قینچی نے ان کے پروں کو کاٹ دیا گیا۔ یہ لغزش ان سے ایسے وقت میں ہوئی جبکہ انہیں کوئی سنبھالنے والا نہ تھا۔ اگر

میں اس وقت میں ہوتا تو ضرور ان کو سنبھال لیتا۔ جس طرح میں اس وقت اپنے فیض یافتہ مرید اور متوسل کی لغزش کرنے والی سواری کو سنبھالتا ہوں اور تاحشر سنبھالتا رہوں گا۔

(قلائد الجواہر۔ صفحہ ۶۰)

شیخ منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے ولی ہونے میں کوئی اختلاف نہیں البتہ مشاہدہ میں حق کا دیدار کر کے اناالحق کا نعرہ بلند کیا جس کے سبب شریعت کی حد نافذ کی گئی۔

۳۰۔ "محی الدین" اور "بازاشہب" کے القاب

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے لقب محی الدین ہونے کے متعلق آپ خود فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز میں سفر سے بغداد آرہا تھا کہ ایک نہایت لاغر اور نحیف بیمار پر میرا گزر ہوا۔ اس نے کہا السلام علیک یا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ! میں نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا مجھے اٹھاؤ۔ میں نے اٹھا کر بٹھا دیا تو اچانک اس کا چہرہ بارونق اور موٹا تازہ ہو گیا۔ میں حیران ہوا تو کہنے لگا تعجب کی بات نہیں میں آپ کے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ہوں جو مردہ ہو رہا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے مجھے نئی زندگی عطا فرمائی ہے آپ "محی الدین" ہیں۔ چنانچہ جب میں بغداد کی جامع مسجد کے حدود میں داخل ہوا تو ایک شخص نے "یاسیدی محی الدین" کے الفاظ سے پکارا۔ نماز جمعہ ختم ہوئی تو لوگ دوڑے ہوئے میری طرف آئے اور یا محی الدین یا محی الدین پکارتے ہوئے میرے ہاتھ چومنے لگے۔ حالانکہ اس سے پہلے

مجھے کبھی کسی نے اس لقب سے نہیں پکارا تھا۔

(تحفۃ القادریہ ۔ صفحہ ۲۹)

حضرت سلیمان داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک روز لوگوں نے حضرت شیخ عقیل رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ذکر کیا کہ ایک عجمی شریف جوان سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں بہت مشہور ہے۔ آپ نے فرمایا آسمان پر اس سے بھی زیادہ رفیع القدر ہے اور فرشتوں میں "بازاشہب" کے نام سے مشہور ہے۔

(تحفۃ القادریہ ۔ صفحہ ۳۰)

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے قصائد شریفہ میں بعض اشعار میں "محی الدین" اور "بازاشہب" کے القاب کا ذکر فرمایا ہے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

۱ ... میں بلبل ہوں خوشیوں کا جس نے اپنے چمن کو خوشیوں سے بھر دیا اور بلندی میں "بازاشہب" ہوں۔

۲ ... میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور "محی الدین" میرا لقب ہے اور میری عظمت کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

۳ ... میں قادری حسنی عبدالقادر ہوں اور میں شجرہ عالیہ میں "محی الدین" کے لقب سے پکارا جاتا ہوں۔

۴ ... میں وقت کا قادری عبدالقادر ہوں میری کنیت "محی الدین" ہے۔ دراصل میں جیلانی ہوں۔

۵ ... میں تمام مشائخ کے درمیان ایسا ہوں جیسا پرندوں میں شہباز۔

مردان خدا سے کون ہے بتلاؤ جو میری مثل ہے۔

(مظہر جمال مصطفائی۔ صفحہ ۳۸)

۳۱۔ "غوث اعظم" کا خطاب

"رسالۃ الغوث الاعظم" سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جسے "الفیوضات الربانیہ فی الماثر قادریہ" میں شامل کیا گیا ہے۔ جسے سید اسمٰعیل بن محمد سعید قادری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور دارالعلوم حدیث' بیروت لبنان سے شائع ہوئی ہے۔ اسے مجتبائی پریس دہلی نے بھی شائع کیا ہے اور حضرت خواجہ محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالے کی جو شرح لکھی جو "جواہر العشاق" کے نام سے موسوم ہے۔ اس رسالے میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے تقریباً باسٹھ (۶۲) الہامات قلبند فرمائے ہیں اور ہر الہام میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو "یاغوث الاعظم" کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے' جس سے آپ کی عظمت و بزرگی ظاہر ہوتی ہے اور یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سب سے بڑا فریاد رس ہو کر یہ خطاب اپنے ایک محبوب بندے کو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت دستگیری ذاتی ہے جبکہ سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی یہ صفت عطائی ہے گویا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفت قادریت اور غوثیت کے مظہر کامل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے صرف خطاب ہی عطا نہیں فرمایا بلکہ اس کا مصداق بھی بنایا اور مخلوق کی فریاد رسی کے لیئے جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ بھی عطا فرمائیں جیسے علم غیب اور تصرف و قدرت وغیرہ تاکہ دستگیری اور فریاد رسی کی تکمیل ہو سکے۔ بڑے

بڑے اولیاء کرام نے آپ سے فریاد رسی اور دستگیری حاصل کی ہے۔ "تحفۃ القادریہ" کے دسویں باب میں جس کا عنوان "حاجات کے طلب کرنے میں آپ کو وسیلہ بنانے کا بیان" ہے حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے واقعات لکھے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ شیخ عمر بزاز رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا جو شخص مجھے سختی میں یاد کرے میں اس کی بلا کو دور کر دیتا ہوں اور جو مصیبت میں مجھ سے مدد طلب کرے تو میں اس کی مصیبت رفع کرتا ہوں اور جو کوئی کسی حاجت میں خدائے بزرگ و برتر کے حضور مجھے وسیلہ بنائے تو میں اس کی حاجت روا کر دیتا ہوں۔ اور جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور سورۂ کافرون گیارہ گیارہ بار پڑھے اور پھر گیارہ بار سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے اور سلام کہے اور پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت کو یاد کرے تو بیشک اس کی حاجت پوری ہوگی۔

(تحفۃ القادریہ ۔ صفحہ ۵۰)

سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے قصائد شریفہ میں بھی فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھے مصیبت میں پکارے میں اس کی مدد کرتا ہوں خواہ وہ چڑھتے ہوئے دریا تلے ہو یا دوش ہوا پر ہو۔

۳۲۔ سلطان الفقر

ہر ولی اپنی خاص صفت باطنی میں صاحب کمال ہوتا ہے۔ کوئی زہد میں، کوئی توکل میں، کوئی صدق و صفا میں، کوئی تسلیم و رضا میں، کوئی صبر و شکر میں، کوئی جود و سخا میں۔ لیکن فقر ایسا خاص باطنی کمال ہے جس کے آگے تمام مراتب و مدارج و کمالات پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اسی واسطے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس وقت میں باطنی دنیا کے مراتب و مدارج طے کرتا ہوا چلا تو زہد کے دروازے پر پہنچا اس پر بہت ہجوم دیکھا، پھر توکل کے دروازے پر پہنچا، وہاں بھی بہت ہجوم تھا۔ پھر صبر، تسلیم و رضا کے دروازوں پر پہنچا، ہر ایک پر ہجوم تھا۔ جب میں فقر کے دروازے پر پہنچا تو اس کو خالی پایا اور میں اس میں داخل ہو گیا۔

تاج الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ "کشف المحجوب" میں فرماتے ہیں کہ "فقیر وہ ہے نہ اسباب دنیوی کی موجودگی سے غنی ہو اور نہ اس کے نہ ہونے سے محتاج ہو۔ اور اسباب کا ہونا نہ ہونا اس کے فقر میں یکساں ہو۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقر کی ترازو کے پلڑے میں دونوں جہان مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہیں رکھتے۔"

اللہ تعالیٰ نے ایک الہام میں سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا کہ اے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ میری مراد فقر سے یہ نہیں کہ کسی کے پاس کچھ نہ ہو بلکہ میری مراد فقر سے یہ ہے کہ فقیر صاحب امر ہو۔ کسی چیز کو کہے "کن" یعنی (ہو جا) تو وہ ہو جائے۔

(رسالہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ)

سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نور ذات نے نقاب میم احمدی پہن کر صورت احمدی اختیار کی اور کثرت جذبات و ارادے سے سات بار اپنی ذات میں جنبش کھائی جس سے سات ارواح فقر باصفا فنا فی اللہ اور بقاباللہ تصور ذات میں محو' سر تا پا مغز بلا پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال قبل بحر جمال میں مستغرق شجر مراۃ الیقین پر پیدا ہوئیں۔ وہ سلطان الفقراء اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ایک روح خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی' ایک روح خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی' ایک روح میرے شیخ حقیقت الحق حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی' ایک روح حضرت پیر عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی اور ایک روح ذات یاھو فقیر باھو رحمۃ اللہ علیہ کی' دو ارواح دیگر اولیاء کی ہیں۔

(رسالہ روحی از سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ)

☆☆☆☆☆☆☆

الحمدللہ اس کتاب کی تصنیف ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۹۹ء کو مکمل ہوئی۔

ماخذ

۱ ... " بهجة الاسرار و معدن الانوار " شیخ نورالدین بن یوسف شطنونی۔ (اللہ والے کی قومی دکان، کشمیری بازار لاہو)

۲ ... " قلائدالجواہر " شیخ محمد یحییٰ قادنی۔ ترجمہ، مولانا زبیر افضل عثمانی۔ (مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

۳ ... " تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر " شیخ عبدالقادر ابن محی الدین اربلی۔ (سنی دارالاشاعت علوم رضویہ، فیصل آباد)

۴ ... " تحفة القادریه " حضرت شاہ ابوالمعالی۔ (اللہ والے کی قومی دکان، کشمیری بازار لاہور)

۵ ... " اخبار الاخیار " شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ (مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی)

۶ ... " سیرت غوث الثقلین " جناب ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری کوٹلوی۔ (قادری کتب خانہ، سیالکوٹ)

۷ ... " تذکرہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ " جناب طالب ہاشمی۔ (شعاع ادب، لاہور)

۸ ... " مدارج النبوت " شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ (مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی)

۹ ... " الوفا " عبدالرحمٰن بن جوزی۔ (فرید بک اسٹال، لاہور)

۱۰ ... " تفسیر نعیمی " مفتی احمد یار خان نعیمی۔ (ادارہ اسلامیات، لاہور)

۱۱ ... " مظہر جمال مصطفائی " سید نصیرالدین ہاشمی قادری برکاتی۔ (ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور)

۱۲ ... " حیات المعظم " صوفی غلام محمد قادری۔ (مطبع کراچی)

۱۳ ... " مظہرانوار مصطفائی " میاں عبدالغفور قادری سروری ۔ (مطبع لاہور)

۱۴ ... " شریف التواریخ " سید شریف احمد شرافت نوشاہی (ادارہ معارف نوشاہیہ ' گجرات)

۱۵ ... " مسالک السا لکین فی تذکرۃ الواصلین " مرزا محمد عبدالستار بیگ سہسرامی۔ (منبع فیض ' آگرہ)

۱۶ ... " جواہر البحار " علامہ یوسف ابن اسمٰعیل نبھانی۔ (مکتبہ حامدیہ ' لاہور)

۱۷ ... " نور الہدیٰ " حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ (کلاچی ' ڈیرہ اسمٰعیل خان)

۱۸ ... " مخزن الاسرار و سلطان الاوراد " فقیر نور محمد سروری قادری (کلاچی ' ڈیرہ اسمٰعیل خان)

۱۹ ... " افضلیت غوث اعظم " ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی (دارالفیض ' گنج بخش روڈ لاہور)

۲۰ ... " جواہر غوثیہ " محمد الیاس اعظمی (ذوالنورین پبلشرز ' لاہور)

۲۱ ... " مہر منیر ۔ فتاویٰ مہریہ ۔ ملفوظات مہریہ " مولانا فیض احمد فیض (گولڑا شریف ' اسلام آباد)

۲۲ ... " نام و نسب " صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر گولڑوی (گولڑا شریف ' اسلام آباد)

۲۳ ... " رسالہ روحی " حضرت سلطان باھوؒ (نوری بکڈپو ' لاہور)

۲۴ ... " مبدء و معاد " شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ (مکتبہ نبویہ ' لاہور)

۲۵ ... " سر دلبراں " سید محمد ذوقی شاہ (محفل ذوقیہ ' کراچی)

۲۶ ... " کتاب الشفاء " حضرتؒ قاضی عیاضؒ ۔ (مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور۔)

۲۷ ... " قصیدہ بردہ شریف " امام شرف الدین بوصیریؒ ۔ (مکتبہ خیر کثیر ' کراچی۔)

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی
یادگار تصانیف

تفسیر ضیاء القرآن (۵ جلد)
فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
اہل دل کے لیے ایک نایاب تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن
قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر
لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

سیرت صلی اللہ علیہ وسلم پر معرکۃ الآرا کتاب
ضیاء النبی (۷ جلد)
درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے
معمور تصنیف

مقالات

قصیدہ اطیب النغم
خوبصورت نعتیہ قصیدہ کی پُرسوز
اور دلآویز شرح

مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور دیگر سلاسل
کے معمولات اور اوراد و وظائف کا مجموعہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

فون:
- گنج بخش روڈ لاہور 7221953-7220479
  فیکس: 7238010
- ۹۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 7225085-7247350
- ۱۴۔ انفال سنٹر اردو بازار کراچی 2630411-2212011
  فیکس: 2210212